ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

مجلسِ احرارِ اسلام
عزم وہمت، جرأت واستقامت کے ۸۱ سال
(۱۹۲۹ء ـــ ۲۰۱۰ء)

۱۲ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ ـــ دسمبر ۲۰۱۰ء

سازشِ قتلِ حسین رضی اللہ عنہ

پس منظر، پیش منظر

قانون توہینِ رسالت اور گستاخ آسیہ

آگ سے بچ جایئے، آگ نہ کھایئے!

چناب نگر کو قادیانی ریاست بنانے کی تیاری

مرزائی سربراہوں کی رنگین زندگیاں اور اُن کی خوفناک اموات

نورِ ہدایت

ارشادگرامی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ

ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے

★ ابن زیاد کے ہاتھ پر یزید کی بیعت؟ تو خدا کی قسم! یہ بات میری موت کے بعد ہی ممکن ہے۔ ہاں! اگر باعزت طریقہ سے معاملہ فہمی مقصود ہے تو پھر مدینہ کو واپسی یا سرحد پر چلے جانے کے علاوہ تیسری صورت یہ ہے۔

★ مجھے یزید کے پاس جانے دو تاکہ میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دوں۔ پھر وہ میرے متعلق جو مناسب سمجھے گا خود فیصلہ کرے گا۔ (البدایہ لابن کثیر ج ۸،ص ۷۰)

......اور یا میں اپنا ہاتھ یزید بن معاویہؓ کے ہاتھ میں دے دوں تو وہ میرے اور اپنے بارے میں جو مناسب ہو، رائے قائم کرے گا۔ (تاریخ الامم والملوک۔ للطبری ج ٦،ص ٢٣٥)

★ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے پختہ روایت ہے۔ آپ نے کمانڈر کوفہ عمرو بن سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میری تین باتوں میں سے ایک پسند کرلو:

(۱) یا میں اس جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سے آیا ہوں

(۲) یا یہ کہ میں اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ پر رکھ دوں جبکہ وہ میرے چچا کا بیٹا ہے تو وہ میرے متعلق اپنی رائے خود قائم کرے گا۔

(۳) یا پھر مجھے مسلمانوں کی سرحدات میں سے کسی سرحد کی طرف روانہ کردو تو میں وہیں کا باشندہ بن جاؤں گا۔ پھر جو نفع اور آرام وہاں کے لوگوں کو حاصل ہوگا، وہی مجھے بھی مل جائے گا اور جو نقصان اور تکلیف وہاں کے لوگوں کو ہوگی وہی مجھے پہنچے گی۔

(بحوالہ: الشافی مع التلخیص ص ۴۷۱ طبع ایران۔ تصنیف السید ابی القاسم علی بن الحسین بن موسیٰ بن محمد بن موسیٰ بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن زین العابدین علی الاوسط بن السبط سیدنا الحسین بن سیدنا علی بن ابی طالب علیہم الرضوان)

★ اے کاش! یہ شرائط نامہ طے ہو جاتا تو امت کو مظلومیٔ حسین رضی اللہ عنہ کا روزِ غم دیکھنا نصیب نہ ہوتا اور نہ ہی...... یزید کے لیے سبّ وشتم اور لعن وطعن کا دروازہ کھلتا۔ بہر حال جناب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا قول وعمل ہمارے لیے ایک دائمی درسِ عبرت وغیرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شہیدِ کربلا رضی اللہ عنہ کی سچی پیروی نصیب فرمائیں۔ آمین!

ماہنامہ

نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

جلد 21 شمارہ 12 محرم 1431ھ — دسمبر 2010ء

Regd.M.NO.32, I.S.S.N.1811-5411

بانی: سید الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی: ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

تشکیل

دل کی بات:	قانون توہین رسالت اور ہمارے حکمران	مدیر	2
شذرہ:	قانون توہین رسالت اور گستاخ آسیہ	عبداللطیف خالد چیمہ	4
دین و دانش:	آگ سے بچ جائیے، آگ نہ کھائیے	ابوطلحہ حسان	8
تاریخ و تحقیق:	شہادت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ	مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	10
،،	سانحۂ قتل حسینؓ، پس منظر پیش منظر	،،	14
،،	شاہ است حسین بادشاہ است حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)	،،	17
،،	سیدنا حسین ابن علی سلام اللہ و رضوانہ علیہما	مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ	18
الاستفتاء:	یزید پر لعنت کا مسئلہ، علماء احناف و دیوبند کی نظر میں علامہ عبدالعزیز پرہاروی، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی بلند شہریؒ، مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، حضرت مفتی محمد عبدالستارؒ، حضرت مفتی عبداللہ ملتانیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ		22
شاعری:	نعت: (پروفیسر خالد شبیر احمد) نظم: منشور مجلس احرار اسلام (پروفیسر خالد شبیر احمد) گیت: (میجر (ر) محمد سعید اختر		30
افکار:	بابری مسجد کا فیصلہ، انصاف کی دھجیاں	ابوحمزہ	33
،،	چناب نگر کو قادیانی ریاست بنانے کی تیاریاں	سیف اللہ خالد	37
مطالعۂ قادیانیت:	مرزائی سربراہوں کی رنگین زندگیاں اور اُن کی خوفناک اموات	سید منیر بخاری	40
طنز و مزاح:	زبان میری ہے بات اُن کی	ساغر اقبالی	45
اخبار الاحرار:	مجلس احرار اسلام کی سرگرمیاں	ادارہ	46
اشاریہ:	ماہنامہ نقیب ختم نبوت ۲۰۱۰ء	محمد یوسف شاد	54

فیضانِ نظر

حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

حضرت پیرجی ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم

مدیر مسئول

سید محمد کفیل بخاری

kafeel.bukhari@gmail.com

رفقائے فکر

عبداللطیف خالد چیمہ • پروفیسر خالد شبیر احمد

مولانا محمد مغیرہ • محمد عمر فاروق

قاری محمد یوسف احرار • میاں محمد اویس

سید صبیح الحسن ہمدانی

sabeeh.hamdani@gmail.com

سید عطاء المنان بخاری

atabukhari@gmail.com

تزئین

الیاس نبیل، حافظ محمد نعمان سنجرانی

سرکولیشن منیجر

محمد یوسف شاد 0300-7345095

زرِ تعاون سالانہ

اندرون ملک ——— -/200 روپے

بیرون ملک ——— -/1500 روپے

فی شمارہ ——— -/20 روپے

ترسیل زر بنام: ماہنامہ نقیب ختم نبوت

بذریعہ آن لائن اکاؤنٹ نمبر: 1-5278-100

بینک کوڈ 0278 یو بی ایل چوک مہربان ملتان

رابطہ: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

☎061-4511961

www.ahrar.org.pk

majlisahrar@hotmail.com

majlisahrar@yahoo.com

تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت کی مبلغ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

مقام اشاعت: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل نو پرنٹرز

Dar-e-Bani Hashim, Mehrban Colony, Multan.(Pakistan)

دل کی بات مدیر

قانونِ توہینِ رسالت اور ہمارے حکمران

تمام انبیاء ورسل کا احترام اوران کے برحق ہونے پرایمان ہر مسلمان کا عقیدہ ہے اس عقیدے کی بنیاد قرآن، حدیث اور سنت ہے اس لیے کوئی مسلمان کسی نبی ورسول کی توہین نہیں کرسکتا۔ اور نہ ہی کسی کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اجازت دے سکتا ہے۔

قانونِ توہینِ رسالت سپریم کورٹ، فیڈرل شریعت کورٹ، اور قومی اسمبلی کے فیصلوں کے تحت پاکستان کے آئین کا حصہ بنا۔ ایک عرصہ سے اس قانون کو ختم کرنے یا غیر مؤثر کرنے کی سازشیں ہورہی ہیں اور اس کے لیے نہایت سطحی اور گھٹیا باتیں بطور دلیل کے پیش کی جارہی ہیں۔ دراصل اس قانون کو ختم کرانے یا غیر مؤثر کرنے کے پس منظر میں یہودی اور عیسائی ہیں۔ یورپ و امریکہ باقاعدہ حکومتی سطح پر اس قانون کو آئینِ پاکستان سے ختم کرانے کے لیے مسلسل دباؤ ڈال رہے ہیں...... ہمارے حکمران دیگر قومی مسائل کی طرح اس حساس ترین مسئلے پر بھی امریکی و یورپی طاقت کے خوف کا شکار ہیں۔ حالیہ دنوں میں ننکانہ کی ایک عیسائی خاتون آسیہ پر توہینِ رسالت کے جرم میں سزائے موت کے فیصلے کے بعد شور و غل ہوا۔ یہ ایک عدالتی فیصلہ ہے مجرمہ نے دورانِ تفتیش دوبارا اعترافِ جرم کیا ہے۔ علاوہ ازیں تفتیش اور عدالتی کارروائی کے مرحلوں سے جرم ثابت ہوا ہے۔ اصولاً اس فیصلے کے ردّ و قبول میں بھی آئینی طریقہ ہی اختیار کرنا چاہیے۔ مجرمہ ہائی کورٹ اور پھر سپریم کورٹ میں اس فیصلے کے خلاف اپیل کرسکتی ہے۔ صدر یا وزیر اعظم کو اس فیصلے کو تبدیل یا ختم کرنے کا اختیار ہی نہیں۔

قادیانیوں کے بانی مرزا قادیانی ملعون نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ اپنی کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں۔ قانونِ توہینِ رسالت کی زد میں سب سے پہلے وہی آتے ہیں اسی لیے وہ اس قانون کو ختم کرانا چاہتے ہیں۔ یہی حال این جی اوز کا ہے یہ سب امریکہ و یورپ کا مال کھاتے ہیں اور انھی کے مفادات کے لیے کام کرتے ہیں۔ حکومت کو بیرونی دباؤ ہر گز قبول نہیں کرنا چاہیے۔

یہ ہر گز امتیازی قانون نہیں ہے اور نہ ہی اس کی وجہ سے پاکستان میں رہنے والی اقلیتیں خوف کا شکار ہیں۔ قانون تو کوئی بھی ہو اس کے تحت سزا کا خوف ہی جرم کو روکتا ہے۔ قرآن و حدیث کے علاوہ تورات و انجیل میں بھی انبیاء بنی اسرائیل اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی توہین پر موت کی سزا ہے۔ یہ ایک پروپیگنڈہ ہے جس کا مرکز تل ابیب، واشنگٹن اور لندن ہے۔ ہمارے نام نہاد دانشور اس کا شکار ہو کر زبان درازیاں کررہے ہیں۔ اصل مسئلہ قانون کا نفاذ ہے۔ اس کے لیے بہتر سے بہتر طریقہ وضع کرکے اور اس پر عملدرآمد کرکے معاشرے کو پرامن بنایا جاسکتا ہے۔ یہاں صرف قانونِ توہینِ

رسالت کو ہدف بنا کر تنقید کی جا رہی ہے۔ حالانکہ چوری، ڈکیتی، قتل، اغوا، زنا اور دیگر جرائم کے جھوٹے الزامات لگا کر ہزاروں بے گناہوں پر ظلم ہو رہا ہے اس پر کوئی تنقید نہیں کرتا۔ اس سے بڑی جہالت کیا ہوگی کہ کسی قانون کو اس کے غلط استعمال کی بنیاد پر ختم کر دیا جائے۔ اگر یہی معیار ہے تو پھر کیا ملک کا آئین بھی ختم کر دیا جائے؟ یہ بات انتہائی لغو ہے کہ جھوٹے الزام کی بنیاد پر کسی بھی شخص کو توہینِ رسالت کا مجرم بنایا جا سکتا ہے۔

ناقدین کے تحفظات ان کے اپنے نہیں بلکہ یورپیئن ایجنڈے سے مستعار ہیں۔ لاقانونیت، مذہبی جنونیت اور معاشرتی بگاڑ کا سبب قانونِ توہینِ رسالت نہیں بلکہ یہ قانون اِن قباحتوں کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ یورپ میں سیدنا مسیح علیہ السلام کی توہین قابلِ سزا جرم ہونے پر انھیں کیوں اعتراض نہیں؟ وہاں لاقانونیت اور معاشرتی بگاڑ کا سبب توہینِ عیسیٰ علیہ السلام کا قانون کیوں نہیں؟

قانونِ توہینِ رسالت باقی رہنا چاہیے۔ چودہ سو سال سے اس بات پر امت کا اجماع ہے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں توہینِ رسالت کے جرم میں دس سے زائد افراد کو آپ کے حکم پر قتل کیا گیا۔

کعب بن اشرف یہودی کو محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ ایک گستاخ کو حضرت زبیر نے، ایک گستاخ عورت کو سیدنا خالد بن ولید نے اور ایک شخص نے اپنے والد کو توہین رسالت کے ارتکاب پر قتل کیا۔ اس قانون کے عملی نفاذ کو بہتر بنانے اور ظلم و ناانصافی کے کسی متوقع سانحے کو روکنے کے لیے علماء کی رہنمائی میں طریقۂ کار میں تبدیلی ہو سکتی ہے سزا ختم نہیں کی جا سکتی۔

قانونِ توہینِ رسالت کو ضیاء الحق مرحوم کے آمرانہ ذہن کی اختراع قرار دینا دجل و فریب، جھوٹ اور دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ ضیاء الحق کے خلاف تو فیڈرل شریعت کورٹ میں ممتاز قانون دان محمد اسمٰعیل قریشی نے رٹ دائر کی اور شریعت کورٹ کے فیصلے کو قومی اسمبلی نے ۱۹۸۴ء میں آئینی ترمیم کے ذریعے قانونی شکل دے کر منظور کیا۔ ضیاء الحق کی اسمبلی میں موجودہ وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی اور وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی بھی تھے۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے ارکان بھی تھے۔ بلکہ پیپلز پارٹی کے ارکان سب سے زیادہ تھے انھوں نے اس وقت تو اعتراض نہ کیا۔ اب کیوں کر رہے ہیں؟ یہ قانون پاکستان ہی نہیں دنیا بھر کے مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کا مسئلہ ہے۔ اسے چھیڑا گیا تو ملک کی بنیادیں ہل جائیں گی۔

تفتیش کے طریقۂ کار کو بہتر بنا کر اور قانون پر صحیح معنوں میں عمل درآمد کر کے بے گناہ لوگوں کو بچایا جا سکتا ہے۔ لیکن ملعونہ آسیہ بے گناہ نہیں۔ گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے ایک سزا یافتہ مجرمہ کے پاس خود جا کر جس طرح اس کی حوصلہ افزائی اور وکالت کی ہے اس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔

ہمارے حکمران پاکستان کی بیٹی عافیہ صدیقی کو تو امریکی جیل سے رہا نہیں کرا سکے لیکن ملعونہ آسیہ کو رہا کر کے امریکہ بھجوانے کے لیے بے تاب ہیں ان کے اس طرزِ عمل کو کسی طرح بھی درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔

قانونِ توہینِ رسالت اور گستاخ آسیہ

عبداللطیف خالد چیمہ *

متحدہ ہندوستان میں غازی علم الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کی شہادت کے بعد ۱۹۲۷ء میں برطانوی حکمرانوں نے تعزیراتِ ہند میں دفعہ ۲۹۵۔الف کا اضافہ کیا جس کی تشریح کرتے ہوئے چودھری محمد شفیع باجوہ نے شرح مجموعہ تعزیراتِ پاکستان میں یوں تحریر کیا ہے کہ ''یہ دفعہ ۱۹۲۷ء میں ایجاد کی گئی تا کہ کسی مذہب کے بانی پر توہین آمیز حملہ کیا جائے تو ایسا کرنے والے کو سزا دی جاسکے، اِس سے پہلے اِس قسم کے اشخاص کے خلاف دفعہ ۱۵۳۔الف استعمال ہُوا کرتی تھی مگر ہائی کورٹ کے ایک فیصلہ کی رو سے یہ طریقہ غلط قرار پایا'' پاکستان شریعتِ محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نفاذ کے مقدس نام پر معرضِ وجود میں آیا، تقسیمِ ملک کے بعد جب اِسلامائزیشن کا مطالبہ سامنے آنے لگا تو یہ عذر پیش کیا جانے لگا کہ دینی طبقات کسی ایک فارمولے پر متفق نہیں چنانچہ (۱۹۵۱ء۔۱۹۵۳ء) دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اور شیعہ سمیت تمام مکاتبِ فکر نے ۲۳ نکاتی متفقہ دستوری خاکہ مرتب کر کے حکمرانوں کے بہانوں کا معقول سدِّ باب کر دیا تحریک مقدس تحفظ ختمِ نبوت کے نتیجہ میں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ نے لاہوری و قادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تو قادیانیوں نے نہ صرف اِس فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا بلکہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت اور شانِ رسالت میں بے ادبی اور گستاخیوں کے کئی طریقے ایجاد کیے۔ قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ممالک اسلام اور پاکستان کے خلاف منفی پراپگنڈہ کر کے اپنا مول ڈلوانے لگے۔ تاریخ کے ریکارڈ پر متعدد شہادتیں موجود ہیں کہ قادیانیوں نے عیسائیوں کو اقلیتوں کے حقوق کے نام پر کس طرح استعمال کیا اور بعض مواقع پر عیسائی مسلم فسادات کس طرح کروائے گئے۔ یہ مستقل اور الگ موضوع ہے لیکن امر واقع یہ ہے کہ تعزیراتِ ہند اور تعزیراتِ پاکستان میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو سزا درج تھی حالات و واقعات نے ثابت کر دیا کہ وہ ناکافی ثابت ہوئی۔ ایسے واقعات کی ایک لمبی فہرست ہے کہ کسی بد بخت شخص نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی اور لوگوں نے پکڑ لیا اور ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ اس کو جہنم رسید کر دیا گیا۔ اِس لئے اِس قسم کے واقعات کو روکنے اور قانون کی بالادستی قائم کرنے کے لیے ۱۹۸۴ء میں تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵۔سی کا اضافہ کیا گیا جو درج ذیل ہے۔

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اہانت آمیز کلمات کا استعمال'' جو شخص الفاظ کے ذریعے خواہ زبان

* سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

سے ادا کئے جائیں یا تحریر میں لائے گئے ہوں یا دکھلائی دینے والی تمثیل کے ذریعے یا بلا واسطہ یا بالواسطہ تہمت یا طعن یا چوٹ کے ذریعہ نبی کریم (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی بے حرمتی کرتا ہے، اس کو موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔''

پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت نے اکتوبر ۱۹۹۰ء میں اپنے فیصلے میں صدر پاکستان کو ہدایت کی کہ وہ ۳۰/اپریل ۱۹۹۱ء تک اس قانون کے سُقم کو دور کریں اور ''یا عمر قید'' کے الفاظ ختم کریں اور اگر یہ کہ تاریخ مقررہ تک ایسا نہ کیا گیا تو پھر اس کے بعد یہ الفاظ منسوخ تصور ہوں گے اور صرف سزائے موت کا قانون بن جائے گا۔ مقررہ تاریخ تک اس طرح نہ ہوسکا چنانچہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کی رو سے یہ الفاظ کالعدم ہوگئے۔ قانون ساز ایوان کو خیال آیا کہ اس قانون کی اصلاح کی ضرورت ہے چنانچہ ۲/جون ۱۹۹۲ء کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قرارداد منظور کی کہ توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم کو سزائے موت دی جائے۔

صدر ضیاء الحق مرحوم کے دورِ اقتدار میں بننے والے اس قانون کو غیر مؤثر یا ختم کرنے کے لئے تمام حکمرانوں اور تمام ادوار میں طبع آزمائی کی گئی۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ نے معمولی فرق کے ساتھ ہر ممکن طریقہ اختیار کیا۔ پرویز مشرف کے دور میں آخری حدوں کو چھوا گیا، حدود آرڈیننس کو تو ختم کر دیا گیا لیکن ۲۹۵۔سی پر تجربات ہوتے رہے اور قانون کے غلط استعمال کو ایکسپلائٹ کیا گیا۔ کہنے والے یہ نہیں سوچتے یا پھر ان کی سوچوں پر کڑے پہرے بٹھا دیے گئے ہیں، کہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ ۳۰۲ سمیت اکثر قوانین غلط بھی استعمال ہوئے کبھی ایسا بھی ہوا کہ کسی نے کہا ہو کہ قتل کے مقدمات میں لوگ ایف آئی آر میں غلط نام درج کروا دیتے ہیں لہٰذا دفعہ ۳۰۲ کا ہی خاتمہ کر دیا جائے۔

تازہ صورتحال یہ ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایک مسیحی خاتون آسیہ بی بی زوجہ عاشق مسیح ساکن چک نمبر ۳، اٹانوالی، ضلع ننکانہ صاحب نے ۱۴/جون ۲۰۰۹ء کو گاؤں کی عورتوں کے روبرو کہا کہ

> ''آپ مسلمانوں کے (نعوذ باللہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہیں؟ نقل کفر کفر نہ باشد، وہ وفات سے ایک ماہ قبل چارپائی پر بیمار پڑے رہے اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے منہ اور کانوں میں کیڑے پڑ گئے تھے اور تمہارے نبی نے حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے محض مال کی خاطر شادی کی اور مال لوٹنے کے بعد اُنہیں گھر سے نکال دیا۔ قرآن پاک سے متعلق کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے بلکہ خود بنائی گئی کتاب ہے''

ملزمہ آسیہ بی بی دیگر عورتوں کے ساتھ فالسہ توڑ رہی تھی گاؤں کی عورتوں نے یہ ساری باتیں گاؤں کے لوگوں کو بتائیں ۱۹/جون ۲۰۰۹ء کو گاؤں کے افراد نے ملزمہ آسیہ مسیح سے پوچھا تو اُس نے اس بات کا اقرار کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی توہین کی ہے اُسی دن ۱۹/جون ۲۰۰۹ء کو آسیہ مسیح کے خلاف مقدمہ نمبر ۳۲۶/۰۹ زیر دفعہ ۲۹۵۔سی، ت۔پ تھانہ صدر ننکانہ صاحب درج ہوا۔ اسی روز پولیس نے آسیہ مسیح کو گرفتار کر لیا، اِس مقدمہ کی تفتیش ایس پی انوسٹی گیشن شیخوپورہ محمد امین بخاری نے کی جس میں آسیہ مسیح کو گنہگار قرار دیا گیا۔ مقدمہ کا چالان بعدالت محمد نوید اقبال ایڈیشنل سیشن جج بھجوایا گیا، تقریباً ڈیڑھ سال تک مقدمہ عدالت مذکورہ میں زیر سماعت رہا۔ مستغیث مقدمہ نے

اپنے تمام گواہان عدالت میں پیش کیے، استغاثہ کی شہادت کے بعد آسیہ مسیح کو صفائی کا پورا موقع دیا گیا لیکن ملزمہ صفائی میں کوئی شہادت پیش نہ کرسکی۔ جرم ثابت ہونے پر عدالت نے ۸ر نومبر ۲۰۱۰ء کو سزائے موت اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی اور ملزمہ کو سات دن کے اندر اندر عدالت عالیہ میں اپیل دائر کرنے کا حق دیا۔

۱۶ر نومبر کو وفاقی وزیر اقلیتی امور شہباز بھٹی نے کہا کہ حکومت نے قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کا تہیہ کرلیا ہے۔ ۲۰ر نومبر کو گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے مجرمہ آسیہ مسیح کے ساتھ ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں پریس کانفرنس کی اور مجرمہ کو یقین دلایا کہ صدر پاکستان آصف علی زرداری سے اس کی سزا معاف کروائیں گے گورنر نے یہ بھی کہا کہ آسیہ مسیح بے گناہ ہے۔ اِس ساری صورتحال میں وفاقی وزیر اقلیتی امور اِنتہائی سرگرم نظر آئے۔ سوال یہ ہے کہ آسیہ نے جرم کیا، ڈی پی او کے حکم پر پرچہ درج ہوا، عدالتی پراسیس پورا ہوا۔ فیصلے کے خلاف عدالتِ عالیہ میں جانا ملزمہ کا قانونی حق ہے۔ ہائی کورٹ کے بعد سپریم کورٹ اور پھر اپیل کا ایک پورا طریق کار ہے۔ گورنر نے کس قانون کے تحت اور کس حیثیت سے قانون کو بائی پاس کیا۔ گورنر پنجاب نے اپنے منصب کے لئے جو حلف اٹھایا تھا کیا یہ اُس کی پاسداری ہے؟ کیا ملک وملت سے یہ غداری نہیں؟ ایسا تو دیکھا نہ سنا کہ عدالتی پراسیس مکمل ہونے کے بعد سزا ہوئی اور قانونی مراحل طے ہونے کے بعد صدر نے معافی دی ہو لیکن یہاں تو گورنر جیل میں خود ملزمہ کی درخواست ٹائپ کروا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ بے گناہ ہے۔ کیا یہ نظامِ عدل کی توہین نہیں؟ پنجاب حکومت کا کہنا ہے کہ ”وزیراعلیٰ پنجاب نے محکمہ داخلہ کی جانب سے آسیہ مسیح کی سزا معاف کرنے کے حوالے سے ریفرنس تیار کرنے کی منظوری نہیں دی اور گورنر سلمان تاثیر کو ایسا کوئی آئینی اختیار حاصل نہیں کہ وہ صدر زرداری سے آسیہ مسیح کی سزا معاف کرنے کی درخواست کریں“ لیکن گورنر بہادر تو ارشاد فرمارہے ہیں کہ ”میں نے پورا کیس سٹڈی کیا ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ وہ توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرتکب ہوئی“۔ آئینی ماہرین کہتے ہیں کہ آئین کے آرٹیکل نمبر ۱۰۵ کے تحت گورنر، کابینہ یا وزیراعلیٰ کی ہدایات کے بغیر ایسا نہیں کرسکتے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قانونی پوزیشن یہ ہے کہ صدر کو آئین کے آرٹیکل نمبر ۴۵ کے تحت عدالتی سزا معاف یا معطل کرنے کے اختیارات حاصل ہیں لیکن وہ وزیراعظم کی ایڈوائس کے بغیر ایسا نہیں کرسکتے۔ یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہے گورنر اِس قانون کو کالا قانون کہہ رہے ہیں۔ گورنر کو یاد ہوگا کہ گزشتہ سال فیصل آباد ٹیکسٹائل یونیورسٹی میں ایک طالب علم نے اِنہی وجوہ کی بنا پر ان سے اپنی ڈگری لینے سے انکار کرکے سب کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا تھا۔ اطلاعات کے مطابق ننکانہ صاحب اور شیخوپورہ سے احتجاج آگے بڑھ رہا ہے۔ ایک ٹی وی چینل کی ٹیم نے وقوعہ والے مقام کا ۲۴ر نومبر کو دورہ کیا، آسیہ مسیح کے بقیہ عزیز واقارب معمول کی زندگی گزار رہے ہیں جبکہ پراپگنڈہ اِس کے برعکس ہے۔

”مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے اپنے ردِعمل میں کہا ہے کہ شیخوپورہ جیل میں آسیہ مسیح سے ملاقات کے موقع پر جو کچھ گورنر پنجاب نے کہا کہ وہ حکومتی پالیسی نظر آرہی ہے اِس طرح حکومت اور گورنر پنجاب

۲۹۵۔سی کی ملزمہ کی پشت پناہی کر کے خود توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور توہین عدالت کے مرتکب ہوئے ہیں۔عدالت سے سزا پانے کے بعد اس کو بے گناہ قرار دے کر قانون آئین اور عدالتوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہے اور اپنی رائے کو قانون کہا جا رہا ہے۔ماورائے آئین اور ماورائے عدالت اقدامات کئے جا رہے ہیں،اس سے قانون اپنے ہاتھ میں لینے کا رجحان بڑھے گا اور لاقانونیت کا راج ہوگا جبکہ حکمران اور خصوصاً گورنر پنجاب اس کا موجب بن رہے ہیں، کیا ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے حوالے سے بھی حکمرانوں اور سیاستدانوں کو کوئی تشویش ہے کہ نہیں اور یقیناً نہیں تو اس کی اصل وجوہ کیا ہیں۔اسلامی سزاؤں کا مذاق اڑانا اور اسلامی سزاؤں کے خلاف ہرزہ سرائی کرنا پیپلز پارٹی کا پرانا وطیرہ ہے۔حکمرانوں کو اپنے اوپر تنقید گوارہ نہیں لیکن مُحسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب رسالت وختمِ نبوت پر تنقید کا حق مانگا جا رہا ہے۔یہ کون سی انسانیت کی خدمت ہے''۔

۲۱رنومبر کو آسیہ مسیح کو پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت اسے خفیہ طور پر اسلام آباد پہنچایا گیا اور منصوبہ بندی کے تحت اس کو پوری فیملی سمیت بیرون ملک بھجوانے کے انتظامات آخری مرحلے میں ہیں۔

اِس صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ ''جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی پر آسیہ مسیح کو عدالت کی طرف سے سزائے موت سنائے جانے کے بعد گورنر پنجاب سلمان تاثیر کا جو ردِّ عمل سامنے آیا ہے وہ اس ایمانی اور نازک مسئلہ پر اسلامیان پاکستان کے جذبات واحساسات کے منافی ہونے کے ساتھ ساتھ گورنر پنجاب کے اس حلف کی بھی خلاف ورزی ہے جس حلف کی بنیاد پر وہ گورنر پنجاب بنے۔آسیہ مسیح کو ایک مغربی ملک میں سیاسی پناہ دیئے جانے کی پیش کش سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اِس سلسلہ میں گورنر پنجاب کی مداخلت کس کے اشارے پر ہوئی؟

آخری اطلاعات کے مطابق آسیہ مسیح اور اس کی فیملی کے سرکاری انتظامات کے تحت پاسپورٹس ارجنٹ بنیادوں پر بن رہے ہیں امیگریشن کی تیاری ہو رہی ہے اِن حالات میں حکومت ملک کو انارکی کی طرف لے جا رہی ہے ۲۶،۲۷رنومبر کو متعدد دینی جماعتیں احتجاج کریں گی۔متحدہ تحریکِ ختمِ نبوت کی مرکزی رابطہ کمیٹی نے اپنا مشترکہ اجلاس یکم دسمبر کو لاہور میں طلب کرلیا ہے۔ضرورت اِس امر کی ہے کہ ملکی سطح پر پرامن احتجاج کے لئے تمام دینی وسیاسی جماعتیں مشترکہ لائحہ عمل طے کریں۔

یہ خبر بھی آئی ہے کہ مرکز سراجیہ لاہور پر پولیس نے دھاوا بولا، چھاپہ مارا، تحفظ ختمِ نبوت اور ردِقادیانیت پر طبع شدہ لٹریچر کے بنڈل پولیس اٹھا کر لے گئی اِس قسم کی گھمبیر صورتحال متقاضی ہے کہ دینی جماعتیں صورتحال کا حقیقی بنیادوں پر جائزہ لیں اور نئی صف بندی کی تیاری کریں ورنہ دشمن بڑے خطرناک وار کی تیاری کر رہا ہے۔

آگ سے بچ جایئے! آگ نہ کھایئے

ابوطلحہ عثمان ایم اے

تین بہن بھائی یتیم بچے اوران کی بیوہ ماں بلبلا رہے تھے۔ بچوں کے چچا نے ان کے سر چھپانے کے کچے مکان پر قبضہ کرلیا تھا۔ دوسری برادری اور مقامی وڈیروں نے اسے سمجھایا مگر یتیم بچوں کوان کے سر چھپانے کی جگہ واپس لے کر نہ دے سکے۔ باپ ایک طویل عرصہ بیمار رہ کر داعیٔ اجل کو لبیک کہہ چکا تھا۔ اس کی وفات پر اور تیجے اور چالیسویں کے ختم پر چچانے دیگیں پکوا کر برادری کی دعوت کی تھی اب وہ کہہ رہا تھا میں نے اپنا خرچہ تو واپس لینا ہے۔

بیوہ قرآن پاک پڑھنا اور پڑھانا جانتی تھی۔ اس نے اسی مکرم پیشے کو اپنا لیا۔ گاؤں کے بچے بچیاں پہلے بھی قرآن پڑھنے اس کے پاس آتے تھے۔ تکمیل قرآن پر کوئی کچھ دے دیتا اللہ کی عطا سمجھ کر وہ لے لیتی۔ بچوں کو فاقوں کا پتا نہ چلنے دیتی، خود چاہے جتنے فاقے آجاتے۔

ایک سال کی طویل بیماری پر مزدور کی ساری بچت بھی خرچ ہو چکی تھی اور اب تو گھر میں استعمال ہونے والی کئی ضروری چیزیں مثلاً چار پائیاں، برتن، صندوق بھی بیچے جا رہے تھے۔ اس نے اپنی آپ بیتی مختصر کر کے سنائی۔

میں سوچ میں پڑ گیا، کیا ختم، درود، تیجا، ساتا، داسا، چالیسواں اتنی ہی ضروری چیزیں ہیں۔ کیا یہ شرع محمدی کا حصہ ہیں کیا؟

ام المؤمنین خیر النساء سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات پر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تقریبات منعقد کی تھیں۔ کیا ''اَفْضَلُ بَنَاتِیُ سَیِّدۃ زینب'' بنت النبی۔ احسن الزوجان سیدہ رقیہ اور چھوٹی بیٹی سیدہ ام کلثوم کی وفات پر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم اور تیجے اور چالیسے کیے تھے؟

عزوۂ احد کے مقدس ۷۰ شہداء پر کیا ۷۰ گھروں میں ماتم ہوا تھا، ختم و درود کی محفلیں ہوئی تھیں، سید الشہداء حضرت حمزہ کی شہادت پر کیا تیجا چالیسا ہوا تھا؟ سیدنا عمر فاروق اعظم، سیدنا ذی النورین عثمان غنی اور امیر المؤمنین سیدنا علی اوران کے بعد سیدنا حسن کی وفات اور سیدنا حسین کی مظلومانہ شہادت پر کیا دیگیں پکوائی گئی تھیں؟

ام الحسنین سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر کیا سیدنا علی رضی اللہ نے تیجا ساتا کیا ختم دلوائے تھے؟ کیا یہ ختم درود نبی اور اصحاب نبی اور آل نبی علیہم السلام کی سنت ہیں؟ اگر واقعی ایسا ہے تو ہم جان وجگر سنت پر قربان کرنے کو ہمہ وقت تیار ہیں۔ آیا یہ ساری رسوم ورواج ہم نے ہندوؤں اور ایرانیوں سے تو نہیں لیے؟

گھر کا بیٹا فوت ہوتا ہے تو جس کے قبضے میں جو آتا ہے تو وہ اسے اپنا سمجھتا ہے، ناک رکھنے کے لیے پہلے دن پھر تیجے کے ختم پر دیگیں۔ مرحوم کے ترکہ سے پکتی ہیں۔ بڑے بھائی کو پگڑی باندھی جاتی ہے۔ پھر اسے پوچھنے والا کوئی نہیں

ہوتا۔ یتیم نابالغ بچوں بچیوں کی نانِ شبینہ کی کسے فکر؟

بس وہ مرنے والے کا غم کھاتے رہیں۔ خون کے آنسو پیتے رہیں۔ مر جائیں گے تو ان کا بھی تیجا چالیسا کرادیا جائے گا۔ بیوہ کیسے یتیموں کا پیٹ پالے۔ خود تو بھوکی رہ لے گی۔ بچوں کے آنسو تو اس سے برداشت ہی نہیں ہوتے مگر ترکہ ہڑپ کرنے والوں کو اس کی کیا فکر! بہنیں بھی خاموش کہ اگر ترکہ میں سے حصہ مانگ لیا تو ساری زندگی بھائی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔ جب کہ بہنوں کے لیے بھائیوں کو دیکھ لینا ہی بڑی کائنات ہوتی ہے۔ بہنوں کو یہ معلوم ہے۔ وہ خود ہی رات کو رو دھو کر اگلی صبح اعلان کر دیتی ہیں ''ہم نے اپنا حصہ بھائیوں کو معاف کر دیا ہے۔'' جی ہاں! ''آسن قبراں تے پوسن خبراں'' اپنے پیٹوں میں یتیموں کا مال آگ ہی تو ہے۔ (القرآن)

یہ دیگیں پکوانے والے تو جائیداد پر بھی قبضہ کر چکے ہیں، اب تعزیت کے نام پر آنے والوں سے نیوتہ بھاجی بھی لیں گے کہ یہ بھی ہمارے مشرک ہندو آباء کا غیر متروک ترکہ ہے مگر یہ جو دیگیں کھانے والے ہیں یہ گناہ بے لذت میں کیوں شامل ہو رہے ہیں؟ کیا تمام ورثاء نے خوشدلی سے ترکہ میں سے دیگیں پکوائی ہیں؟

ترکہ کی تقسیم سے پہلے تو مرنے والے کی جیب میں پڑی الائچی بھی استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ اور کیا نابالغوں سے بھی اجازت لی گئی ہے؟ نابالغ یتیم بچوں بچیوں کی اجازت کا تو اللہ رسول نے اعتبار ہی نہیں کیا۔ صاف فرمایا ہے ''یَاکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَاراً'' یتیموں کا مال نہیں، وہ لوگ جہنم کی آگ کھا رہے ہیں۔ ایصال ثواب سے کوئی منع نہیں کرتا مگر اپنے ذاتی مال سے کیجیے۔ جب تک ترکہ تقسیم نہ ہوا سے منہ نہ لگایئے۔ آگ سے بچ جایئے۔

مسافرانِ آخرت

☆ اسلام آباد میں ہمارے کرم فرما محترم عبداللطیف الفت صاحب کے بھائی جناب چودھری عبدالحمید (رحمہ اللہ) گزشتہ ماہ انتقال فرما گئے۔

☆ مجلس احرارِ اسلام گڑھا موڑ (وہاڑی) کے کارکن حافظ گوہر علی اور جناب احمد علی صاحب کی خالہ محترمہ گزشتہ ماہ انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

قارئین سے ایصال ثواب و دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

دعاء صحت

☆ جانشینِ امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ سیّدہ اُمّ محمد معاویہ بخاری علیل ہیں۔

☆ بنت امیرِ شریعت سیدہ اُمّ کفیل بخاری علیل ہیں۔

☆ مجلس احرارِ اسلام جلال پور پیروالہ کے ناظم محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی کی دختر اور نواسہ محمد طلحہ شدید علیل ہیں۔

احباب وقارئین سے دعاء صحت کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

افادات: مولانا سید ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ
مرتب: سید محمد کفیل بخاری

شہادتِ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ

سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کی انقلاب انگیز شہادت تاریخ اسلام کا ایک مسلّمہ اور مصدقہ واقعہ ہے۔جس کے منفی اثرات سے اُمت قیامت تک کے لیے دو دھڑوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی۔ان میں عقائد اور دین کے متعلق اتنا زبردست اختلاف اور بُعد پیدا ہو چکا ہے۔جس کا ختم ہونا تو اب عملاً غیر ممکن ہے' اور کم ہونا بھی مشکل ترین معاملہ ہے۔ساتھ ہی یہ بھی قطعی اور یقینی امر ہے کہ آپ کی شہادت کا دردناک حادثۂ فاجعہ امیر یزید کے عہد خلافت اور عبیداللہ ابن زیاد کی گورنری کے دور میں محرم ۶۱ ہجری کے اندر پیش آیا۔لیکن یہ مسئلہ کہ حُکامِ کوفہ کے ساتھ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی آخری گفتگو کے مطابق آپ کے اِرادہ میں کوفہ کے عوام کے حیرت انگیز سیاسی انقلاب کے باعث دمشق جا کر براہِ راست امیر یزید کے ساتھ اپنا معاملہ طے کرنے کا جو تغیر پیدا ہوا تھا' اس کے بعد بھی آپ کی فطرت ونسبت کے خلاف اور متضاد مطالبہ منوانے کا بہانہ بنالیا گیا۔نتیجتاً آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نسبی اور روحانی تعلق کی بنا پر اپنی خداداد غیرت وحمیت اور عزیمت وشجاعت کا بے مثال مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف اپنی ہی جان قربان کردی، بلکہ اپنے بھائیوں، بیٹوں اور بھتیجوں کو بھی شہید ہوتے ہوئے دیکھ کر خون کے گھونٹ پیئے اور اپنے دینی مؤقف پر کوہِ استقلال بن کر آخری سانس تک ثابت قدم رہے۔جب آپ کے آفت ومصیبت اور درد وغم چشیدہ بقیہ اہلِ خانہ دمشق پہنچائے گئے تو حادثۂ کربلا کی تفصیلی روداد سن کر اور اس کے نتیجہ میں اس عظیم خاندان کے تباہ شدہ افراد کی حالت زار دیکھ کر امیر یزید نے قتلِ حسین کے حکم اور اس پر رضا مندی سے علانیہ برأت ظاہر کی تو اسی دور میں آپ کی شہادت کے حقیقی اور خفیہ اسباب ومحرکات کے متعلق ایک عجیب ذہنی مخمصہ پیدا ہوا اور کچھ عرصہ بعد ایک مستقل اختلاف کی شکل اختیار کر گیا۔حال آنکہ بہ ظاہر بالکل واضح اور یقینی طور پر معلوم ومسلّم ہے کہ آپ نے اپنے برادرِ بزرگ امام خامس وخلیفۂ راشد سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے امام سادس وخلیفۂ عادل وراشد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کا معاہدہ قبول کر کے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی تک صبر وتحمل کا ثبوت دیا اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی زندگی میں امیر یزید کی جانشینی کی جو بیعت لے چکے تھے اُسے بھی برداشت کرتے رہے۔لیکن سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ کے تمام دینی اور سیاسی عزائم مکمل طور پر ظاہر ہو گئے اور

آپ نے اپنی عقل وفراست کے مطابق کوفہ وغیرہ کے حالات کا جائزہ لے کر وہاں پر موجود اپنے حامیوں کی دعوت قبول کر لی اور یزید کے خلاف انقلابِ حکومت وخلافت کے لیے بغیر کسی ظاہری ساز وسامان کے محض اہل کوفہ کی یقین دہانیوں پر اعتبار کر کے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ اور وہاں سے کوفہ کے لیے مع اہل وعیال واعزّ ہ واقارب رختِ سفر باندھ لیا۔لیکن صد افسوس کہ حالات ان کے اندازہ وخیالات اور عزائم ومقاصد کے بالکل برعکس پلٹا کھا گئے اور آپ نہایت بے کسی وبے چارگی کی حالت میں انتہائی بے جگری سے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے جان کی بازی لگا کر جنت کو سدھار گئے۔فَاِ نَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنُ

اس حادثہ کے پس منظر اور حقیقی اسباب ومحرّ کات کے متعلق شروع سے جو دو ذہنی پیدا ہو گئی تھی۔اس نے بعد میں صدیوں تک بڑی شدت سے تاریخ پر اثر ڈالا' جو روایات کے اختلاف کے باعث اب تک سیرت وتاریخ کے ہر طالب علم کے لیے زبردست فکری خلجان اور ایسے حادثہ کے تجزیہ کے وقت سخت پریشانی کا موجب بنا رہتا ہے۔چنانچہ عالم اسلام کی معروف ترین اور جلیل القدر شخصیت، حجۃ الاسلام امام ''محمد غزالی'' رحمۃ اللہ علیہ سے امیر یزید کے اسلام واعمال اور قتلِ حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں یزید کی ذمہ داری اور اس کے لیے دعاء مغفرت وغیرہ جیسے اہم اور خطرناک ترین مسئلہ کے متعلق ان کے ہم زمانہ ایک شافعی فقیہ ''عماد الدین ابو الحسن الکیاھراسی'' متوفی ۵۰۳ ہجری نے استفہام کیا تو امام موصوف نے شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں مشہور عوامی تصور کی تردید کرتے ہوئے حسبِ ذیل حیرت انگیز جواب دیا جو مشہور مؤرخ علاّمہ ''ابن خلکان'' نے اپنی معروف کتاب ''وفیاتُ الاعیان'' میں نقل کیا ہے۔امام غزالیؒ امیر یزید کے اسلام کی تائید وتصدیق کے بعد قتلِ حسین رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:

وَمَن زَعَمَ أَنَّ یَزِیْدَاَمَرَبِقَتْلِ الحُسَینِ أَورَضِیَ بِہٖ......فَیَنْبَغِی أَن یُّعْلَمَ بِہٖ غایَۃَالْحَمَاقَۃِ،فَاِ نَّ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْأَکَابِرِوَالْوُزَرَآءِ والسَّلَاطِینِ فی عَصرِہٖ لَوأَرَادَأَن یَّعْلَمَ حَقِیقَۃَ مِنَ الّذی اَمَرَبِقَتلِہٖ......وَمَنِ الّذی رَضِیَ بِہٖ......وَمَنِ الّذی کَرِھَہ'لَمْ یَقدِرُ عَلیٰ ذٰلِکَ......وَأَنْ کَانَ الّذی قَدْقُتِلَ فِی جِوَارِہٖ وَزَمَانِہٖ وَھُوَیُشَاھِدُ،فَکَیْفَ لَو کَانَ فِی بَلَدٍ بَعِیْدٍ......وَزَمَنٍ قَدِیمٍ قَدِانْقَضیٰ......فَکَیْفَ یُعلَمُ ذٰلِکَ فِیمَاانْقَضیٰ عَلَیہِ قَرِیْبٌ مِنْ أَرْبَعِمِائَۃِ سَنَۃٍ فِی مَکَانٍ بَعِیْدٍ......وَقَدْ تَطَرَّقَ التَّعَصُّبُ فِی الْوَاقِعَۃِ فَکَثُرَتْ فِیْھَا الْأَحَادِیْثُ مِنَ الجَوَانِبِ فَھٰذا لاَمْرُ لَا یُعْلَمُ حَقِیْقَتُہ'اَصْلاً،وَاِذَا لَمْ یُعْرَفْ......وَجَبَ اِحْسَانُ الظَّنِّ بِکُلِّ مُسْلِمٍ(الی آخرہٖ)

(وَفَیَا تُ الاعْیَان''لِأَبْنِ خلِکَان''۔ج ۱ ،ص ۴۶۵،طبع مصر)

''جو شخص یہ گمان رکھتا ہو کہ یزید نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا تھا یا وہ آپ کے قتل پر راضی تھا؟ تو جاننا چاہیے کہ ایسا شخص پرلے درجہ کا احمق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے اکابر اور وزراء اور سلاطین جو اپنے اپنے زمانہ میں قتل ہوئے۔ اگر کوئی شخص اس بات کی حقیقت معلوم کرنا چاہے کہ اس کے قتل کا حکم کس نے دیا تھا اور کون اس پر راضی تھا؟ اور کس نے اس فعل کو ناپسند کیا؟ تو وہ آدمی اس کی حقیقت معلوم کرنے پر ہرگز قادر نہیں ہو سکے گا اگرچہ یہ قتل اس کے پڑوس میں اور اس کے زمانہ میں اور اس کی موجودگی میں ہی کیوں نہ ہوا ہو۔ تو پھر اس واقعہ کی اصل حقیقت تک کیسے رسائی ہو سکتی ہے جو دور کے شہر میں اور قدیم زمانہ میں ہوا ہو......؟ تو پھر اس واقعۂ کربلاء کی اصل حقیقت کا کیسے پتا چل سکتا ہے؟ جس پر (امام غزالیؒ کے زمانہ تک) چار سو برس کی طویل مدّت دور دراز مقام میں گزر چکی ہو......اور پھر یہ بھی مسلّم ہو کہ اس واقعہ کے بارہ میں (روافض کی طرف سے) تعصب کا راستہ اختیار کیا گیا ہو......جس کی وجہ سے مختلف فرقہ جات کی طرف سے اس کے متعلق بہ کثرت روایات بیان کی گئی ہوں۔ اور جب حقیقت حال تعصب اور مخلوط و متفرق روایات کے باعث معلوم نہیں ہو سکتی تو پھر ہر مسلمان کے متعلق جب تک قرائن موجود ہوں تو اس کے ساتھ حسنِ ظن رکھنا واجب ہے۔''

(اداریہ ''الاحرار'' لاہور محرم ۱۴۱۸ھ مطابق اگست ۱۹۸۸ء شمارہ ۹/۱۰ جلد ۱۸)

یزید ابن معاویہؓ کے متعلق سیدنا حسینؓ کا تأثر:

ایک صاحب نے سوال کیا ہے کہ یزید سے متعلق کیا تأثر ہے؟ یزید کے متعلق میرا تو کوئی تأثر نہیں۔ البتہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا تأثر یہ ہے کہ وہ اسے مسلمان سمجھتے تھے اور فرماتے تھے: ''اگر وہ میری بات سن کر مان لے تو میں اس کی ''بیعت'' کرنے کو تیار ہوں۔'' لہٰذا میرا اپنا کوئی تأثر نہیں نہ میں نے یزید کو دیکھا' نہ اس کے پیچھے نماز پڑھی۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے بڑے بھائی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سمیت، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیعت کے بعد دمشق جا کر اس کے ساتھ نمازیں بھی پڑھیں اور اکٹھے کھانا بھی کھایا۔ یزید ان کے ہاتھ بھی دھلاتا تھا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سامنے بیٹھے ہوتے تھے۔ پھر ۵۲ھ کے ذوالقعدہ میں قسطنطنیہ کے میدان میں قائد لشکر ہونے کی وجہ سے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے پیچھے نمازیں بھی پڑھیں۔ اس غزوہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ عبداللہ ابن عمر بھی تھے اور عبداللہ ابن زبیر بھی تھے، عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی تھے اور بہت سے جلیل القدر صحابہ بھی تھے۔ ان سب نے ۵۲ھ کے معرکۂ قسطنطنیہ میں فوجی کمانڈر یزید کے پیچھے نمازیں پڑھیں اور جب اسی میدان میں میزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو شرعی ضابطہ اور مسنون عمل کے مطابق امیر جیش یزید نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا۔ تمام صحابہ سمیت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے بھی یزید کی قیادت میں شرکتِ جہاد کی طرح اس کی امامت میں نماز جنازہ بھی ادا کی تھی۔ بہرکیف وہ کلمہ گو تھا، مسلمان تھا۔ کریکٹر ہم نے نہیں دیکھا۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اس کو یہ نہیں کہا جو

لوگ کہتے ہیں، یا کچھ مولوی اور ذاکر کہتے ہیں۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم میں اپنے اپنے باپ کی وجہ سے اختلاف ہے۔ وہ دونوں لڑے تھے، اب ہم دونوں کی لڑائی ختم ہو سکتی ہے۔ وہ میری شرائط مان لے، مجھ سے گفتگو کر لے تو اَضَعُ یَدِی فِی یَدِہٖ میں اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینے ''بیعت'' کرنے کو بھی تیار ہوں!'' اس وقت کوفہ کا گورنر عبیداللہ ابن زیاد تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی محترمہ ام البنین رحمۃ اللہ علیہا کے بھائی اور کربلا میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے علم بردار، اور وفادار وفداء کار رماں سے سوتیلے بھائی جناب عباس کے حقیقی ماموں حضرت ذوالجوشن ضبائی صحابی رضی اللہ عنہ کا بیٹا شمر جو بدبختی سے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا مخالف و دشمن اور ابن زیاد کا مشیر و معاون خصوصی بنا ہوا تھا اور بعد میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں میں شامل ہو کر جہنم کا خریدار بن گیا تھا۔ اس شمر کے بھڑکانے سے ابن زیاد سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی تین بہترین شرائط ماننے سے منکر ہوا۔ نفسانیت و شیطنت کی تکمیل اور اپنے حسد و بغض کی تسکین کے لیے یزید کے حقیقی منشاء اور حکم کے خلاف سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے اپنے ہاتھ پر غیر مشروط بیعت کے مطالبہ پر اڑ گیا۔ اس نے کہا کہ میں یزید کا نمائندہ ہوں۔ اس لیے بجائے دمشق جا کر یزید سے خود معاملہ طے کرنے کے یہیں میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔ تو اس پر جواباً سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَاللّٰہِ لَنْ یَّکُوْنَ ھٰذَا۔ اِلَّا بَعْدَ الْمَوْتِ ''یہ نہیں ہو سکتا'، تیری یہ حیثیت نہیں ہے کہ ''لونڈی بچے اور ذلیل لوگ''، مجھ سے غلط مطالبہ کر کے غیر مشروط بیعت لیں یہ بات میرے جیتے جی اور چپ چاپ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ ہاں! میرے مرنے اور قتل ہو جانے کے بعد تم میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لے کر سمجھ لو کہ میں نے بیعت کر لی ہے؟ تو یہ ہو سکتا ہے۔ تم اس سے میری گفتگو کراؤ، وہ میری بات اور شروط مان لے۔ ورنہ یزید کی خاطر تمہارے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوں۔'' اس واقعہ کا حاصل تو سارا اتنا ہی ہے باقی سب لفاظی، سبائیوں رافضیوں کی عجمی ڈرامائی داستان ہے اور کچھ نہیں!

[اقتباس خطاب: جام پور ۲۴ ررجب المرجب ۱۴۱۰ھ ۲۹ رمئی ۱۹۸۱ء]

[مطبوعہ: ''الاحرار'' ش ۱، ۲۔ ج ۱۰، رمضان ۱۴۱۰ھ۔ اپریل ۱۹۹۰ء]

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

خطاب: جانشینِ امیر شریعت، امامِ اہلِ سنت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری قدس سرہٗ
ضبطِ تحریر و ترتیب: ڈاکٹر عبدالقہار قاسمی (لاہور)

سازشِ قتلِ حسینؓ، پس منظر، پیش منظر

''آپ پڑھیے ابنِ کثیر، ابنِ جریر کو! آپ کی آنکھیں کھلیں گی، میں ایسے نہیں کہہ رہا، میں نے ۱۹۴۸ء سے لے کر ۱۹۶۲ء تک نہ شہادتِ حسین بیان کی ہے، نہ حضرت علیؓ اور حسنؓ و حسینؓ کی مکمل سیرت بیان کی ہے۔ جب تک پڑھ نہیں لیا' زَبان نہیں کھولی۔ اب بھی دعویٰ نہیں کہ جو میں سمجھا ہوں سب کچھ صحیح ہے لیکن یہ ضرور کہہ سکتا ہوں میں طالب علم ہوں اس موضوع کا' الحمدللہ! ہر آدمی مجھے اس مسئلے میں نہ روک سکتا ہے، نہ خاموش کرا سکتا ہے، نہ میں ہر ایک آدمی کو حجت سمجھتا ہوں۔ جس کا جی چاہے بات کر لے۔ تقریباً اٹھارہ برس میں نے صرف اس موضوع کو پڑھنے اور سمجھنے میں گزارے ہیں۔ شہادت حسینؓ میری سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ صحابہؓ موجود ہیں اور حسینؓ کیوں ذبح ہو گئے؟ ۔صحابہ موجود ہیں عثمانؓ کیسے قتل ہو گئے؟ گھر میں لٹا کر بکرے کی طرح ذبح کر دیا گیا اور یہ نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کوئی مدد نہیں! ایک آدمی پاس نہیں پھٹکا۔ اس پر اگر غور نہیں کریں گے تو سمجھ میں کیسے آئے گا؟ پس منظر سمجھنے کے لیے بڑی دور جانا پڑا۔ جنگِ جمل اور صفّین، قتلِ عثمانؓ، خلافتِ علیؓ کو سمجھا تو قتلِ عثمانؓ و حسینؓ خود بخود سمجھ میں آ گئے۔ اب بھی کہتا ہوں کہ قتلِ حسینؓ کو سمجھنا ہے تو قتلِ عثمانؓ کو سمجھو اور اگر قتلِ عثمانؓ کو سمجھنا ہے تو ابولولو فیروز، ایرانی بدمعاش، اور مجوسی لفنگا جس نے پناہ کے نام پر مسجدِ نبوی کے پڑوس میں سازش کا مرکز بنایا، جس نے ہرمزان کو ساتھ ملایا، جفینہ کو ساتھ ملایا، سازشی ٹولہ اکٹھا ہوا۔ حضرت علیؓ و عباسؓ کے کہنے پر فاروقِ اعظمؓ نے ان کو مدینے میں پناہ دی تھی۔ انہوں نے اس پناہ سے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ یہ سیاسی جرائم پیشہ ٹولہ تھا۔ اس نے وہی کچھ کیا جو ایران کے مجوسیوں کو کرنا چاہیے تھا۔ سازش ہوئی، دو دھارے نوکیلے خنجر سے عمرؓ کی انتڑیاں کٹیں، زخم مندمل نہ ہو سکا اور تیسرے دن انتقال ہو گیا۔ وہی سازش بڑھی، ابنِ سباء کے روپ میں آئی، عثمانؓ کی گردن اتری۔ فتنہ ختم نہیں ہوا۔ وہ سازش مزید آگے بڑھی۔ علیؓ کے سر مبارک پر، معاویہؓ کے کولہے پر اور خارجہ بن حذیفہؓ کی گردن پر ایک ہی رات میں سحر کے وقت تلوار پڑی۔ علیؓ و خارجہؓ شہید ہو گئے معاویہؓ بچ گئے۔ یہی تلوار آگے چلی، اسی میں حسنؓ کو معزول ہونا پڑا۔ یہی سازش آگے بڑھی' حسینؓ اور ان کے بچوں کے لاشے کربلا کے میدان میں تڑپے ہیں۔ سازش یہود اور مجوس کی ہے، صحابہؓ کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ جب تک سازش کی ابتدا سے نہیں چلو گے' سراغ نہیں ملے گا کہ حسینؓ کیوں ذبح ہو

گئے؟ مذاق ہے کوئی؟ حد ہوگئی، پوچھنے والا کوئی نہیں! ہم بھی سوچتے ہیں آخر۔ ہمارے باپ کو جیل میں روٹیاں پہنچانے والے موجود تھے، حسینؓ کو پانی کا گلاس دینے والا کوئی نہیں تھا؟''

اقتباسِ خطاب: سالانہ جلسہ جامعہ رشیدیہ ساہی وال

زیرِ صدارت: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوری قدس سرہٗ

۲۵ر دسمبر ۱۹۸۲ء

ایک مرتبہ ۱۹۸۲ء میں ملتان میں خطبہ جمعہ کے موقع پر فرمایا!

تاریخ تو چلی ہے صحابہ کرامؓ کے وجود سے، میلی کیسے ہوگئی؟ ان کا دامن پاک ہے لہٰذا تاریخ گندی نہیں ہوسکتی اور اگر گندگی آئی ہے تو اُن میں نہیں تھی، کسی شیطان نے گندگی ڈالی ہے۔ اُن شیطانوں کا نام میں ہمیشہ بتاتا ہوں، یہ یاد رکھنا۔ میں خدانخواستہ کسی تکبر کی بنا پر دعویٰ نہیں کرتا۔ طبیعت، فطرت، مزاج، معمول اور مسلک کی بنا پر کہتا ہوں کہ میری طرح تمہیں یہ فہرستیں کوئی نہیں سنائے گا۔ علماء کی کمی نہیں، خطیبوں کی کمی نہیں، فصیحوں بلیغوں کی کمی نہیں لیکن مزاج کی کمی تو ہوسکتی ہے۔ طبیعت کا خوف تو ہوسکتا ہے۔ کیا کمی ہے بولنے والوں کی؟ لیکن ۱۹۶۲ء سے جب مجھ فقیر اور گنہگار نے حضرت امیرِ معاویہؓ کے یومِ وفات پر بیان کرنا شروع کیا تو کہاں تھے وہ فصیح و بلیغ؟ کہاں تھے بیان کرنے والے؟ یہ صاحبِ سجّادہ و مسجد کہاں تھے؟ یہ منبر ومحراب کے وارث کہاں تھے؟ نہ دیوبندی بولتا تھا، نہ کوئی بریلوی، نہ کوئی اہلِ حدیث۔ سب منہ میں گھنگھنیاں ڈال کے بیٹھے ہوئے تھے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کئی کروڑ گالیاں میں نے کھائیں' ماں بہن کی۔ صرف ملتان کے رافضیوں نے جتنی گالیاں مجھے بکی ہیں۔ میرے خیال میں دنیا کے کسی بہت بڑے خوش نصیب کو اتنی گالیاں نہیں پڑی ہوں گی۔ میں ہی وہ خوش نصیب ہوں جسے ایک صحابی کا نام لینے پر کروڑوں گالیاں پڑیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ چوری، ڈکیتی اور بدمعاشی کے جرم میں گالیاں نہیں کھائیں بلکہ وہ گالیاں صرف ایک صحابیؓ کا نام لینے پر کھائیں۔ میرے مکان کو آگ لگی، فائرنگ ہوئی، ۹ چوریاں ہوئیں، میرے ساتھیوں کو زمین پر سر پکڑ پکڑ کر رگڑا گیا۔ وہ نوجوان زندہ ہیں جنھوں نے دفاعِ معاویہؓ کے نام پر ماریں کھائی ہیں، جیلوں میں گئے۔ میں خود جیل میں گیا۔ کون سا ظلم ہے جو نہیں ہوا؟ لیکن ۶۲ء سے ۸۲ء ہے۔ کتنے سال ہوگئے؟ آج ملک میں چل پھر کے دیکھو اور مجھے بتاؤ معاویہؓ کا نام ملک میں لیا جارہا ہے کہ نہیں؟ یہ نام لیا جاتا رہے گا۔ جب تک اس راستے میں گالیاں نہیں کھاؤ گے، مار نہیں کھاؤ گے، ڈکیتوں چوروں کی زد میں نہیں آؤ گے، کسی حق کو تم اونچا نہیں کرسکتے۔ ایک مسواک کی سنت زندہ کرنے کے لیے بھی کسی جاہل سے جب تک گالیاں نہیں سنو گے تو مسواک کی سنت تازہ نہیں کرسکتے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے کارناموں کو بیان کرنے کا حق کون ادا کرسکتا ہے؟ یہ فخر وتکبر سے نہیں کہتا' اللہ کے شکر کے طور پر کہتا ہوں اگر اللہ نے مجھ سے یہ کام لیا تو میرا اس میں کیا کمال ہے؟ یہ تو اس کا کرم ہے کہ مجھ ناچیز سے کام

لے لیا۔ بڑے بڑے بزرگ موجود تھے۔ میرے گھر پر شکایتیں آئیں۔ ماں تک شکایتیں پہنچائی گئیں۔ میرے بہنوئی بہن کو کہا گیا۔ میرے استاد حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے پاس اپنے دیو بندیوں کا وفد شکایت لے کر پہنچا۔ انہوں نے مجھے یاد فرمایا۔ میں نے سوچا کوئی مسئلے کی بات ہوگی۔ میں کوئی مسئلہ غلط بیان کر بیٹھا ہوں گا۔ وہ تو فقیہ تھے۔ میں پہنچا تو نیم مسکرا کر فرمانے لگے کہ شاہ جی آگئے! میں نے کہا جی حاضر ہوں۔ کہنے لگے بھائی، وہ کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے۔ ہائے! ایسے استاد کہاں سے لائیں؟ جیسے بھائی بھائی سے گفتگو کرتا ہے۔ وہ تو مجھے جوتا بھی مار کر کچھ حکم دیتے تو ان کا حق تھا۔ استاد اور پیرومرشد کا بڑا درجہ ہے ماں باپ کے بعد۔ تو خیر اپنوں کے وفد نے کہا کہ حضرت وہ بخاری کا بیٹا بڑا بگڑا ہوا ہے۔ آپ کا شاگرد ہے، بہت تیز ہوگیا ہے، امیر معاویہؓ کا ڈے بھی منالیا۔ کھڑا ہوکر یزید کا نام بھی لیتا ہے، اس کو ذرا لگام دیجیے۔ گویا یزید کا نام لینے سے ان کا وضو ٹوٹا ہوگا۔ الحمدللہ ہماری تو کبھی نیت بھی خراب نہیں ہوئی۔ وضو کیا ٹوٹے گا۔ ہاں جی! نام لینے سے کیا فرق پڑتا ہے، بھئی تم روز کنجریوں کے نام لیتے ہو تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی، تم روز بھڑووں، ڈومنوں، دلالوں، ڈوم ڈھاڑیوں کا، قوالوں کا، ایکٹروں کا، ایکٹرسوں کا نام لیتے ہو جو بدکاری میں لتھڑے ہوتے ہیں تو تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں صحابیؓ کے ایک بیٹے کا جو گنہ گار بھی تھا، مسلمان بھی تھا، کلمہ گو بھی تھا، اس کی کچھ غلطیاں بھی ہیں، اس کی کچھ اچھائیاں بھی ہیں' اگر میں نے نام لے لیا تو کون سا عرش کا کنارا ہل گیا۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ ہوّا ہے ہوّا، رافضیوں کا قائم کیا ہوا، ہوّا اور رافضیوں کا پھیلایا ہوا وہ جال جس میں غافل و بے پرواسنّی، ایمان کے بارے میں انتہا درجے کا سست اور اپنے انجام سے بالکل بے خبر سنّی، اپنے دشمن سے بے خبر سنّی اس جال میں پھنسا ہوا ہے۔ نہ اس کو دوست کی تمیز ہے نہ دشمن کی خبر۔ مجھے فرمانے لگے کہ بھائی، کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے۔ میں نے کہا جی حکم۔ فرمایا کہ وہ یہ کہتے تھے کہ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید کا نام لیتا ہے۔ میں نے کہا کہ جی پھر آپ نے کیا فرمایا؟ ہائے! اُن کو معلوم تھا کہ میں نے کوئی غلط مسئلہ بیان نہیں کیا۔ کیونکہ جب میں بولتا تھا تو حضرت کے شاگرد، میرے استاد بھائی اور جو بعد میں آنے والے ہیں اُن کے سامنے دانستہ کھل کر مسئلہ بیان کرتا تھا اور کہتا تھا کہ بھائی! حضرت استاد کو بتا دینا کہ آج اس نے یہ کہا ہے۔ اگر غلط ہے تو اصلاح فرمادیں تاکہ اس کو بیان کردوں کہ غلط ہے۔ استاد زندہ ہو تو اپنا علم اس کے سامنے پیش کرنا چاہیے تاکہ وہ سمجھے کہ غلط ہے یا صحیح، تو میں نے فوراً کہا کہ حضرت ایک گزارش کروں؟ فرمایا' ہاں کہو بھائی۔ میں نے کہا کہ آپ کے سامنے میں پہلے بھی نالائق تھا، اب بھی نالائق ہوں۔ آپ کے نالائق ترین شاگردوں میں کہلانے کے قابل بھی نہیں۔ یہ فرمائیں کہ آپ کو اب تک ایسی اطلاع ملی ہے کہ میں نے کوئی غلط مسئلہ بیان کیا ہے؟ فرمایا کہ الحمدللہ ایسا تو اب تک نہیں ہوا۔ میں نے کہا کہ جی بس ’’میری پگ گئی‘‘ (میں سرخرو ہوگیا)۔ مطلب واضح تھا کہ مسئلہ غلط نہیں ہے۔ باقی مصلحت اور چیز ہے مسئلہ اور چیز ہے۔ اگر میں غلط ہوتا تو وہ مجھے فرماتے کہ دیکھو بھائی، تم نے یزید کے بارے میں کیا کہہ دیا؟ حضرت حسین رضی اللہ کے متعلق کیا کہہ دیا؟ الحمدللہ، اللہ نے نہ مرشد کے سامنے شرمندہ کیا، نہ استاد کے سامنے، نہ باپ کے سامنے، نہ اب جو علماء ہیں ان کے سامنے اور اللہ قیامت

کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی شرمندہ نہیں کرے گا، اللہ علیؓ اور حسنؓ وحسینؓ کے سامنے بھی شرمندہ نہ کرے اور ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کے سامنے بھی شرمندہ نہ کرے، امیرِ معاویہؓ کے سامنے بھی شرمندہ نہ کرے۔ سن لو! اگلے سال پھر پتہ نہیں زندگی بھی ہے کہ نہیں، ہمیں یزید کی فکر نہیں۔ ہمیں تو امیرِ معاویہؓ کی فکر ہے۔ یزید صحابی نہیں ہے، ہمیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس لیے ''نَحْنُ لا نُحِبُّہٗ وَ لا نَسُبُّہٗ'' ہم اس سے عشق کرتے ہیں نہ گالیاں دیتے ہیں۔ مسلمان حاکموں میں سے ایک حاکم تھا، بہت سے اچھے کام بھی اس نے کیے، غلط کام بھی کیے۔ انسان جو تھا' معصوم نہیں تھا اور صحابی بھی نہیں تھا۔ ہم پر اس کا اتنا ڈیفنس تو جائز ہوگا جس میں صحابی کی توہین نہ ہوتی ہو اور اگر صحابی پر حرف آتا ہو تو پھر ہم ڈیفنس نہیں کر سکتے پھر معاملہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ صحابہؓ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیں حکم ہے کہ ان کی فکر کرو، ان کا دفاع کرو۔ اگر ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کا دفاع کریں گے تو خدا کی رحمت قیامت کے دن ہمارا دفاع کرے گی۔

(اقتباس خطاب جمعہ، جامع مسجد معاویہ، ملتان ۱۹۸۲ء)

☆☆☆

شاہ ست غنی۔ بادشاہ ست غنی (رضی اللہ عنہ)

سر دادنہ داد دست در دست یہود

بر فلک عدل مہر و ماہ ست غنی
شاہ ست غنی بادشاہ ست غنی
چوں جامع مصحف الہ ست غنی
دین است غنی دیں پناہ ست غنی
ہم زلف علی و خالوئے حسنین
فردوسِ دل و خلدِ نگاہ ست غنی
صدیق وعمر بہرِ دیں سقف وعماد
باب است علی شہر پناہ ست غنی
سرداد نہ داد دست در دست یہود
حقا! کہ نشانِ لا الہ ست غنی

شہیدِ غیرت
مظلومِ کربلا
ریحانۃ النبی

سیدنا حسین ابن علی سلام اللہ علیہم

سیّد عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جماعتِ صحابہؓ......... دانائے سبل، فخر الرسل، مولائے کُل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پروردہ جماعت ہے کہ جن کا حکم، حکم الٰہی، کلام، کلامِ الٰہی اور عمل منتہائے ربیّ ہے۔ مولائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین لاکھ سے متجاوز قدسی صفت صحابہؓ کی جماعت گراں مایہ میں فکر ونظر اور شعور واحساس کا وہ نور منتقل کیا کہ جو قیامت تک امتِ رسول ﷺ کے لیے ہدایت اور حریت کے راستوں کو اجالتا رہے گا۔

نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، نور نظر علی المرتضیٰ، سیدنا حسین سلام اللہ ورضوانہ علیہ بھی اسی جماعتِ صحابہؓ کے فرد فرید اور لُولُوئے لالہ ہیں۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ذات والا صفات میں اسوۂ رسالت کا یہی نورانی عکس نمایاں تر ہے۔ آپ کا اسوہ مقام صحابیت کی عملی تفسیر ہے۔ اور اس سے اس ارشادِ نبوی کی صداقت پر ایمان قوی ہوجاتا ہے کہ جماعت صحابہ کا ہر ہر فرد قیامت تک امت رسول کے لیے ذریعہ ہدایت ہے۔ وہ سب آسمان نبوت کے روشن ستارے ہیں۔ وہ سب مومنین کاملین ہیں۔ صحابہ کے ایمان کی گواہی خود اللہ نے کلام اللہ میں دی۔ منافقت اور ایمان کی راہیں متضاد اور جدا جدا ہیں۔ بعض لوگ منافقت کا روپ دھار کر صحابہ کی جماعت میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی منافقت واضح کر دی۔ حضور نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن منافقین کا نام لے لے کر انہیں اپنی جماعت سے باہر نکال دیا تھا۔ اس فیصلہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی صحابی رسول کے ایمان میں شک کا اظہار بجائے خود منافقت ہے۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ.......! صالح، زاہد، عابد، باکمال، منکسر المزاج، متواضع، شب زندہ دار، تہجد میں اللہ سے گفتگو کرنے والے، اپنے رب کے حضور عجز کا اظہار کر کے طویل سجدے کرنے والے اور قیام طویل میں ایک یا دو پارے نہیں سورۃ بقرا یک رکعت میں پڑھنے والے تھے۔ جنھوں نے بچپن میں نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے پیار کی بہاروں کو لوٹا ہے۔ آپ کی گود میں کھیلے ہیں اور وہ ریحانۃ النبی ہیں...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا.......

''یا اللہ! جو حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرے، میں اس سے محبت کرتا ہوں، جو حسین رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ۔''

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی معیت جسدی اور معیّتِ زمانی حاصل ہے۔ آپ براہِ راست فیضانِ رسول حاصل کرنے کے شرف سے مشرف ہیں۔ آپ کا یہ مقام ومرتبہ اور اجلال واکرام ہی ہماری محبتوں کا مرکز ومحور ہے۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا واقعہ شہادت' منافقین عجم کے سازشی فکر وفلسفہ کا شاخسانہ ہے۔ شہادت حسین رضی اللہ عنہ سے دین کی روح عمل سمجھ میں آ جاتی ہے اور غیرت وحمیت اپنے اوج کمال پر نظر آتی ہے۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے جہاں غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خلعتِ شہادت زیب تن کی، وہاں انھوں نے منافقین عجم کے اس گروہِ خبیث کو بھی ہمیشہ کیلئے رسوا کر دیا جو ان کے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے درپے آزار ہو کر خلافتِ عثمانی پر مہلک وار کر چکا تھا۔

حادثہ کربلا کے پس منظر میں یہودیوں، سبائیوں اور مجوسیوں کی منافقانہ سازشیں کارفرما تھیں۔ خیبر کی شکست، جزیرۃ العرب سے انخلاء اور اپنے اقتدار کے چکنا چور ہونے کے بعد یہودیوں نے امتِ مسلمہ میں انتشار وافتراق کی گہری سازشیں شروع کر دی تھیں اور وہ اسلامی حکومت کے استحکام اور تیزی سے بڑھتی ہوئی فتوحات سے خوفزدہ ہو کر انتقام پر اتر آئے تھے۔ ادھر عجمی مجوسیوں کو اقتدارِ کسریٰ کے ملیامیٹ ہو جانے کے کبھی نہ مندمل ہونے والے زخم چاٹنے کی مصروفیت تھی، انہی دو نمایاں عناصر کو ایک حسبی نسبی یہودی مسٹر عبداللہ ابن سباء جیسا شر دماغ سازشی میسر آیا جس نے شہید مظلوم سیدنا حسینؓ کی شہادت تک مرکزی کردار ادا کیا۔

۶۰ ھ میں جب امیر المؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا سانحہ ارتحال پیش آیا تو کوفہ کے کچھ منافقوں نے سیدنا حسینؓ کو خط لکھا کہ ''حسینؓ! تجھ کو مبارک ہو معاویہ مرگیا!'' سازش اور فساد کا آغاز یہیں سے ہوتا ہے۔ کوفیوں نے سیدنا حسینؓ کو خطوط لکھے، خلافت پر متمکن ہونے کی دعوت دی اور کہا کہ ہمارا کوئی امام نہیں، میدان خالی ہے۔ پھل پک چکا ہے، آیئے! ہم آپ کو امام مانتے ہیں۔ تاریخ کی روایات میں ہے کہ سیدنا حسینؓ کو بارہ ہزار خطوط لکھے گئے۔ آپ نے حالات کا جائزہ لینے کے لیے اپنے چچازاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل کو کوفہ بھیجا۔ پہلے ہزاروں کوفیوں نے ان کی بیعت کی پھر انہیں بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا۔ چنانچہ جب سیدنا حسینؓ مقام ثعلبیہ پر پہنچے اور انہیں معلوم ہوا کہ مسلم بن عقیل کو شہید کر دیا گیا ہے۔ تو آپ نے جناب مسلم بن عقیل کے بیٹوں سے مشورہ کے بعد یزید سے ملاقات کا فیصلہ کر لیا۔ حضرت مسلم بن عقیل کے بیٹے بھی آپ کے ساتھ تھے اور اسی مقام سے کوفہ کی بجائے شام کا سفر شروع کیا۔ ابن زیاد اور شمر جو مسلم بن عقیل کے قتل میں براہِ راست شریک اور ملوث تھے، انھوں نے سمجھ لیا کہ اگر سیدنا حسینؓ 'یزید کے پاس پہنچ گئے تو اصل سازش عیاں ہو جائے گی اور مفاہمت ہو جائے گی۔ چنانچہ انھوں نے آپ کا راستہ روکا اور اپنے ہاتھ پر یزید کی بیعت کا مطالبہ کیا۔ سیدنا حسینؓ نے اس موقع پر ارشاد فرمایا: ''ابن زیاد کے ہاتھ پر یزید کی بیعت؟ یہ میری موت کے بعد ہی ممکن ہے''۔ سیدنا حسینؓ کا یہ فیصلہ عین حق تھا اور غیرت حسینؓ کا یہی تقاضا تھا۔ پھر میدان کربلا میں سیدنا حسینؓ نے جو تین شرائط پیش کیں، اُن پر ائمہ اہل سنت اور ائمہ اہل تشیع متفق ہیں اور دونوں طبقوں کی کتابوں میں موجود ہیں۔ جو ''تاریخ ابن کثیر''، ''تاریخ طبری'' اور شیعہ کی مشہور کتاب ''الشافی'' میں کچھ یوں مرقوم ومرتسم ہیں:

''میری تین باتوں میں سے ایک بات پسند کر لو۔ یا میں اس جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سے آیا ہوں، یا تم میرے

راستے سے ہٹ جاؤ اور مجھے یزید کے پاس جانے دو۔ کہ میں اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ پر رکھ دیتا ہوں، وہ میرا عم زاد ہے۔ پھر وہ میرے متعلق خود اپنی رائے قائم کرلے گا۔ یا پھر مجھے مسلمانوں کی سرحدات میں سے کسی سرحد کی طرف روانہ کردو تو میں وہیں کا باشندہ بن جاؤں گا پھر جو نفع اور آرام وہاں کے لوگوں کو حاصل ہوگا، وہی مجھے بھی مل جائے گا۔ اور جو نقصان اور تکلیف وہاں کے لوگوں کو ہوگی، وہی مجھے بھی پہنچے گی (''الشافی'' ص ۷۱)

یہی وہ تین شرائط ہیں جو اہل سنت کے لیے فیصلے کا معیار ہیں۔ اصل مجرموں کی شناخت کے لیے بھی یہیں سے حقیقی بنیادیں فراہم ہوتی ہیں۔ ان شرائط کے مطالعہ کے بعد کسی قصے، کہانی اور افسانے کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی اور حقائق کھل کر، ابھر کر اور نکھر کر سامنے آجاتے ہیں۔

جو لوگ آج آلِ رسول اور اہل بیت رسول علیہم الرضوان کی محبتوں کا واسطہ دے کر حق و باطل کے خانہ ساز معرکے اٹھا رہے ہیں اور فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں۔ ان کی ساری خرمستیاں' سبائی دولت، اشتری حیلوں، حکیمی تجبر اور مختاری چالوں کا مظہر کامل ہیں۔ یہود و مجوس کی ساری تگ و دو اس نکتہ پر مرتکز ہے کہ تاریخ، ادب، سیاسیات، سماجیات اور اعتقادات کے ہر ہر گوشے میں شرک اور نفاق کے سانچوں میں ڈھلے ہوئے بت کھڑے کر دیئے جائیں ۔میدان جنگ میں عبرتناک شکست اور ذلت آمیز موت سے پے در پے دوچار ہونے والے اعداءِ رسول و اعداءِ اصحاب رسول کے پاس یہی ایک انتقامی حربہ تھا جو پوری قوت سے مسلسل آزمایا گیا اور آزمانے والے وہی تھے کہ فتنہ و سازش اور شرک و نفاق جن کی فطرت وطینت ضمیر وخمیر، سرشت وخصال اور فکر ونہاد کے اجزاءِ ترکیبی ہیں۔ جس کا دردناک مظاہرہ شہادت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی صورت میں ہو چکا تھا۔

''بندگیٔ بوتراب'' کا نعرہ سرزمینِ عجم کو اسی لیے راس اور خوش آیا کہ یہاں صنم پرستی، شاہ پرستی، اور شخصیت پرستی مزاجوں کا حصہ ہو چکی تھی۔ جہاں بندگیٔ طاقت و دولت آئین ہائے کہنہ و نو کے متنِ واحد کا درجہ رکھتی تھی، ایسی رت میں، ایسے ماحول میں اور ایسے موسم میں خبیثانِ عجم، یہود و مجوس کے لیے سازگاری ہی سازگاری تھی۔ چنانچہ ملت ابراہیمی کی عالمگیر وحدت کو پارہ پارہ اور امت محمدیہ کی ابدی شوکت وسطوت کو مجروح و مسخ کرنے کے لئے آلِ رسول علیہم الرضوان کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا اور کربلا مقتلِ آلِ رسول بنادی گئی۔ سبطِ رسول شہید کردیئے گئے اور انہی کے نام پر ایک نیا دین گھڑا گیا ،ایک نیا دھرم متعارف کرایا گیا جس کے پجاری و بیوپاری گزشتہ تیرہ سو سال سے اسلام کے صدر اوّل میں اپنی جانکاہ ہزیمتوں کا انتقام لے رہے ہیں لیکن یہ دین اسلام ہے کہ خون صحابہ اور اسوۂ و آثار اصحابِ رسول علیہم الرضوان اس ناقابل تسخیر قلعہ کی فصیلیں ہو گئی ہیں۔ جب تک دنیا قائم ہے' سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا نام گونجتا رہے گا اور اسلام کی آبیاری کے لئے جان و مال قربان کرنے والوں (صحابہ کرامؓ) کا نام بھی تاابد تابندہ رہے گا۔

حادثۂ کربلا کا تعلق عقائد سے نہیں تاریخ سے ہے۔ عقیدہ کی بنیاد قرآن وسنت ہے۔ بعض لوگوں نے تاریخ کی

بنیاد پر عقیدہ گھڑ لیا ہے۔ جو یقیناً جہالت اور گمراہی ہے۔ تاریخ کی تمام کتابوں میں ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے نہ تو اپنی بیعت کا مطالبہ کیا اور نہ ہی یزید کی خلافت کو کہیں غلط کہا۔ مدینہ، مکہ اور کربلا تک کسی ایک مقام پر آپ کے کسی خطبے میں یزید کے خلاف کوئی چارج شیٹ نہیں۔ کوفہ کے سبائی منافقوں کے خطوط کی بنیاد پر آپ نے اصلاحِ احوال کے لیے سفر کا آغاز کیا۔ آپ کو سفر کوفہ سے روکنے والوں میں سیدنا عبداللہ بن عباس (چچا) سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار (تایا زاد اور یزید کے سسر) سیدنا عبداللہ بن عمر (بھانجے)، سیدنا محمد بن علی حنفیہ (بھائی) سیدنا عبداللہ بن زبیر جیسے آپ کے قریبی رشتہ دار اور عظیم لوگ تھے لیکن آپ نے اپنے فیصلہ میں تبدیلی نہ فرمائی۔ ابن زیاد اور شمر سیدنا حسین کے قتل میں براہِ راست ملوث و مجرم ہیں۔ شہادتِ حسینؓ کے بعد سیدنا زین العابدین اور سیدہ سکینہ، یزید کے گھر رہے۔ یزید نے قسم کھا کر قتلِ حسینؓ سے برأت کا بیان دیا اور سیدنا زین العابدین نے یزید کا بیان صفائی قبول کیا۔ یہاں تک کہ یزید نے انہیں ہدایہ اور مال اسباب دے کر محافظوں کے ساتھ اُن کی خواہش کے مطابق مدینہ منورہ روانہ کیا۔ سیدنا زین العابدین ۹۵ھ تک حیات رہے۔ انھوں نے یزید کی وفات کے بعد بھی ۳۵ سال تک اس کے خلاف ایک جملہ نہیں فرمایا۔ تب تو وہ کسی جبر کا شکار نہیں تھے۔ جبکہ ابن زیاد اور شمر بھی قتل ہو چکے تھے۔ سیدنا زین العابدین حادثۂ کربلا کے عینی شاہد ہیں اور اُن کی کوئی گواہی یزید کے خلاف نہیں۔ جبکہ مذکورہ بالا حضرات یزید کی بیعت پر قائم رہے۔

سانحہ کربلا کے سلسلے میں اہل سنت کا اجماعی موقف یہ ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو ٹھیک اسی طرح دھوکہ دیا گیا جس طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دھوکہ دے کر شہید کیا گیا۔ اس سانحۂ عظیم اور حادثۂ فاجعہ کو سمجھنے اور حقیقی سازشی کرداروں سے آگاہی کے لیے شہادت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے محرکات اور اسباب وعوامل کو جانچنا اور مجرموں کو پہچاننا ضروری ہے۔ اس سازش کا مرکزی کردار یہودی النسل مسٹر عبداللہ ابن سباء منافق تھا۔ اسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حکم پر قتل کیا گیا۔ اسی کی سبائی تحریک کے افراد نے سیدنا علی، سیدنا معاویہ اور سیدنا عمرو بن عاص پر رمضان ۴۰ھ میں بیک وقت فجر کی نماز کے وقت قاتلانہ حملہ کیا۔ سیدنا علی شہید ہوئے۔ سیدنا معاویہ زخمی ہوئے اور عمرو بن عاص بچ گئے کہ اس روز وہ مسجد میں تشریف نہ لائے۔ اُن کی جگہ خارجہ بن حذیفہ نماز پڑھا رہے تھے اور وہ شہید ہو گئے۔

سیدنا حسینؓ نے اپنے خطبہ میں خود فرمایا کہ ''میرے گروہ کے افراد نے مجھے دھوکہ دیا'' سیدنا حسین رضی اللہ عنہ، کوفی دھوکہ بازوں، منافقوں اور سبائی تحریک کی سازش کا شکار ہوئے۔ انھوں نے مکہ سے ثعلبیہ تک کا سفر اصلاحِ احوال کے لیے فرمایا۔ سازش عیاں ہونے پر ثعلبیہ سے کوفہ کی بجائے شام کا رخ اختیار کیا۔ یوں کربلا کا سفر، سفر قصاصِ مسلم بن عقیل ہے۔ کربلا میں آپ نے فرمایا: ''میں اصلاحِ احوال کے لیے آیا ہوں'' پھر تین شرائط مفاہمت کی پیشکش ہیں۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اگر یزید کی بیعت نہیں کی تو یہ ان کا اجتہادی حق تھا۔ بحیثیت صحابی رسول وہ اپنے اجتہاد پر قائم رہنے یا اس سے رجوع کرنے کا حق رکھتے تھے کہ مجتہد دونوں صورتوں میں ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ چنانچہ مکہ، ثعلبیہ اور کربلا تینوں مقامات پر جوں جوں صورتحال آپ پر واضح ہوتی گئی، آپ کا اجتہادی موقف بھی بدلتا رہا۔ اور سازشی کردار بھی واضح ہوتے چلے گئے۔ کربلا میں یقیناً ظلم ہوا۔ اس ظلم میں ملوث سازشی نا قابل معافی ہیں۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور سیدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف برحق ہے۔

یزید پرلعنت کا مسئلہ۔علماء احناف ودیوبند کی نظر میں

علامہ عبدالعزیز فرہاروی حنفیؒ (م ۱۲۳۹ھ)

برصغیر کے معروف عالم ومصنف علامہ عبدالعزیز فرہاروی حنفی یزید پرلعنت کو غلط فعل قرار دیتے ہیں کہ لعن یزید سے روکنے والے اہل سنت کو خارجی قرار دینا قواعد شریعت کے منافی ہے:

لا یجوز لعن کل شخص بفعله فاحط هذا ولاتکن من الذین لایراعون قواعد الشرع ویحکمون بأن من نهی عن لعن یزید فهو من الخوارج.

ترجمہ: کسی شخص کو اس کے کسی فعل کی بناء پر لعنت ملامت کرنا جائز نہیں۔ پس اس بات کو یاد رکھو اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جو قواعد شریعت کا لحاظ نہیں کرتے اور ہر اس شخص پر خارجی ہونے کا فتویٰ لگا دیتے ہیں جو یزید کو لعن طعن کرنے سے روکتا ہے۔ (النبراس، شرح العقائد، ص ۳۳۲)

قطب العالم مولانا رشید احمد گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء):

حدیث صحیح ہے کہ جب کوئی شخص کسی پر لعنت کرتا ہے، اگر وہ شخص قابل لعن ہے تو لعن اس پر پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے پر رجوع کرتی ہے۔ پس جب تک کسی کا کفر پر مرنا متحقق نہ ہوجائے، اس پر لعنت نہیں کرنا چاہیے کہ اپنے اوپر عود لعنت کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا یزید کے وہ افعال ناشائستہ ہر چند موجب لعن کے ہیں، مگر جس کو محقق اخبار اور قرائن سے معلوم ہوگیا کہ وہ ان مفاسد سے راضی وخوش تھا اور ان کو مستحسن اور جائز جانتا تھا اور بدون توبہ کے مرگیا تو وہ لعن کے جواز کے قائل ہیں اور مسئلہ یوں ہی ہے۔

اور جو علماء اس میں تردد رکھتے ہیں کہ اوّل میں وہ مومن تھا۔ اس کے بعد ان افعال کا وہ مرتکب تھا یا نہ تھا اور ثابت ہوا یا نہ ہوا، تحقیق نہیں ہوا۔ پس بدون تحقیق اس امر کے لعن جائز نہیں۔ لہٰذا وہ فریق علماء کا بوجہ حدیث منع لعن مسلم کے لعن سے منع کرتے ہیں اور یہ مسئلہ بھی حق ہے۔

پس جواز لعن اور عدم جواز کا مدار تاریخ پر ہے اور ہم مقلدین کو احتیاط سکوت میں ہے۔ کیونکہ اگر لعن جائز ہے تو لعن نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں لعن، نہ فرض ہے، نہ واجب، نہ سنت محض مباح ہے اور جو وہ محل نہیں تو خود مبتلا ہونا معصیت کا اچھا نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (رشید احمد) [مولانا رشید احمد گنگوہی، فتاویٰ رشیدیہ، کتاب ایمان اور کفر کے مسائل، ص ۳۵۰]

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ (م ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء):

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی یزید کے بارے میں فرماتے ہیں:

یزید کو متعدد معارک جہاد میں بھیجنے اور جزائر بحر ابیض اور بلادہائے ایشیائے کوچک کے فتح کرنے حتیٰ کہ خود استنبول (قسطنطنیہ) پر بری افواج سے حملہ کرنے وغیرہ میں آزمایا جاچکا تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ معارک عظیمہ میں یزید نے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے۔ خود یزید کے متعلق بھی تاریخی روایات مبالغہ اور آپس کے تخالف سے خالی نہیں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام حسین احمد مدنی، جلد اوّل، ص ۲۴۲۔۲۵۲، بہعد)

مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری (مہاجر مدنی) رحمۃ اللہ علیہ

(خلیفۂ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ)

بہت سے لوگ روافض سے متاثر ہو کر یزید پر لعنت کرتے ہیں۔ بھلا اہل سنت کو روافض سے متاثر ہونے کی کیا ضرورت؟ ان کو اسلامی اصول پر چلنا چاہیے۔ روافض کے مذہب کی تو بنیاد ہی اس پر ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہیں اور یزید اور اس کے لشکر پر لعنت کریں' قرآن کی تحریف کے قائل ہوں اور متعہ کیا کریں۔ اور جب اہل سنت میں پھنس جائیں تو تقیہ کے داؤ پیچ کو استعمال کر کے اپنے عقیدہ کے خلاف سب کچھ کہہ دیں۔ بھلا اہل سنت ان کی کیا ریس کر سکتے ہیں۔ اہل سنت اپنے اصول پر قائم رہیں جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ ان ہی اصول میں سے یہ ہے کہ لعنت صرف اس پر کی جاسکتی ہے جس کا کفر پر مرنا یقینی ہو۔ یزید اور اس کے اعوان و انصار کا کفر پر مرنا کیسے یقینی ہو گیا جس کی وجہ سے لعنت جائز ہو جائے؟

حضرت امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اوّل یہ سوال اٹھایا ہے کہ یزید پر لعنت جائز ہے یا نہیں؟ اس کی وجہ سے کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے یا قتل کا حکم دینے والا ہے۔ پھر اس کا جواب دیا ہے کہ یزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا یا اس کا حکم دیا یہ بالکل ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا یزید پر لعنت کرنا تو درکنار یہ کہنا بھی جائز نہیں کہ اس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا یا قتل کرنے کا حکم دیا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ کسی مسلمان کو گناہِ کبیرہ کی طرف بغیر تحقیق کے منسوب کرنا جائز نہیں۔ نیز امام غزالیؒ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ مخصوص کر کے یعنی نام لے کر افراد و اشخاص پر لعنت کرنا بڑا خطرہ ہے۔ اس سے پرہیز لازم ہے اور جس پر لعنت کرنا جائز ہو' اس پر لعنت کرنے سے سکوت اختیار کرنا کوئی گناہ اور مؤاخذہ کی چیز نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص ابلیس پر لعنت نہ کرے' اس میں کوئی خطرہ نہیں۔ چہ جائیکہ دوسروں پر لعنت کرنے سے خاموشی اختیار کرنے میں کچھ حرج ہو۔ پھر فرمایا **فالاشتغال بذکر اللّٰہ اولیٰ فان لم یکن ففی السکوت سلامۃ** یعنی خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا اولیٰ اور افضل ہے۔ اگر ذکر اللہ میں مشغول نہ ہو تو پھر خاموشی میں سلامتی ہے (کیونکہ لعنت نہ کرنے میں کوئی خطرہ نہیں اور نام لے کر کسی پر لعنت کر دی تو یہ پُر خطر ہے کیونکہ وہ لعنت کا مستحق نہ ہوا تو لعنت کرنے والے پر لعنت لوٹ آئے گی۔ پھر کسی حدیث میں مستحقِ لعنت پر لعنت کرنے کا کوئی ثواب وارد

نہیں ہوا۔اس لیے لعنت کے الفاظ زبان پر لانے سے کوئی فائدہ نہیں)۔

(''زبان کی حفاظت'' مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری رحمۃ اللہ علیہ)

حسب الحکم: حضرتِ اقدس، حجۃ الخلف ،بقیۃ السلف ، برکتہ العصر، مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: ''مکتبہ خلیل'' یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ص ۷۵، ۷۶/ ناشر: ''دارالاشاعت'' اردو بازار کراچی۔ص ۷۲، ۷۳

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

یزید کا شراب پینا یا زنا کرنا کسی بھی قابل اعتماد روایت سے ثابت نہیں ہے۔زنا کی روایت تو میں نے کسی بھی تاریخ میں نہیں دیکھی۔کسی نے جو شیعہ راوی ہے یزید کا شراب پینا وغیرہ بیان کیا ہے، لیکن کسی مستند روایت میں اس کا ذکر نہیں۔اگر یزید کھلم کھلا شرابی ہوتا تو حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی اتنی بڑی جماعت اس کے ساتھ قسطنطنیہ کے جہاد میں نہ جاتی۔اس دور کے حالات کو دیکھ کر ظنِ غالب یہی ہے کہ یزید کم از کم حضرت معاویہؓ کے عہد میں شراب نہیں پیتا تھا اور حدِ شرعی اس وقت قائم ہو سکتی ہے جب کہ دو گواہوں نے پیتے وقت دیکھا ہو۔ایسا کوئی واقعہ کسی شیعہ روایت میں بھی موجود نہیں ہے۔

یزید کے بارے میں صحیح بات وہی ہے جو میں لکھ چکا ہوں۔قانونِ الٰہی کو بدلنے کا کوئی ثبوت کم از کم مجھے نہیں ملا۔

یزید ایک سلطان متغلب تھا۔شرعاً اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ پورا کنٹرول حاصل کر چکا ہو تو اس کے خلاف خروج نہ کیا جائے گا، اور اس کا غلبہ روکنا ممکن ہو تو روکنے کی کوشش کی جائے۔حضرت حسینؓ سمجھتے تھے کہ اس کا غلبہ روکنا ممکن ہے، اس لیے وہ روانہ ہو گئے اور دوسرے حضرات صحابہؓ کا خیال تھا کہ اب اس کے غلبہ کو روکنا استطاعت میں نہیں اور اس کو روکنے کی کوشش میں زیادہ خون ریزی کا اندیشہ ہے، اس لیے وہ خود بھی خاموش رہے اور حضرت حسینؓ کو بھی اپنے ارادے سے باز آنے کا مشورہ دیا۔

''سر داد نداد دست در دستِ یزید'' کوئی نقطۂ نظر نہیں ہے۔حضرت حسینؓ شروع میں یہ سمجھتے تھے کہ سلطان متغلب کا غلبہ روکنا ممکن ہے، اس لیے روانہ ہوئے اور اہل کوفہ پر اعتماد کیا، لیکن جب عبیداللہ بن زیاد کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو کوفیوں کی بدعہدی کا اندازہ ہوا۔اس وقت آپ کو یقین ہو گیا کہ اہل کوفہ نے بالکل غلط تصویر پیش کی تھی۔حقیقت میں یزید کا غلبہ روکنا اب استطاعت میں نہیں ہے۔اس لیے انھوں نے یزید کے پاس جا کر بیعت تک کرنے کا ارادہ ظاہر کیا مگر عبیداللہ بن زیادہ نے انھیں غیر مشروط طور پر گرفتار کرنا چاہا۔اس میں انھیں مسلم بن عقیلؓ کی طرح اپنے بے بس ہو کر شہید ہونے کا اندیشہ تھا۔اس لیے ان کے پاس مقابلہ کے سوا چارہ نہ رہا۔

[فتاویٰ عثمانی، جلد اوّل، فتویٰ نمبر ۴۰۴/۲۲ الف، ص ۱۷۹، ۱۸۰]

☆☆☆

اپنی ذمہ داریوں کا احساس

ابن الحسن عباسی*

حکیم الامت، مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ سے کسی شخص نے یزید کے متعلق دریافت کیا کہ اس پر لعنت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ حضرت نے جواب دیا کہ:

''اس شخص کے لیے جائز ہے جسے یقین ہو کہ وہ یزید سے بہتر ہو کر مرے گا۔''

سائل نے کہا: ''یہ مرنے سے پہلے کیسے ہوسکتا ہے؟''

حضرت نے فرمایا:

''بس مرنے کے بعد جائز ہوگا''

حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا:

''یزید کی مغفرت ہوگی یا نہیں؟''

آپ نے جواب دیا:

''یزید سے پہلے اپنی مغفرت کی فکر کرو۔''

خطیب الہند حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا:

''مردے سنتے ہیں یا نہیں؟''

حضرت نے سوال کو طرح دے کر ایک اہم ذمہ داری کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا:

''بھائی! ہماری بات تو زندہ بھی نہیں سنتے تم مردوں کی بات کرتے ہو۔''

امام شافعی رحمہ اللہ سے اہل صفین کے بارے میں پوچھا گیا۔ امام نے فرمایا:

''ہمارے ہاتھ جب ان کے خون سے محفوظ رہے، ہم اپنی زبانوں کو کیوں ان میں رنگیں کریں۔''

دوسروں کو اپنے حقوق کی ادائیگی کی طرف متوجہ کرنا یا ان سے اپنے جائز حقوق کے مطالبات منوانا بلاشبہ درست ہے اور ہر ایک کو اس کا استحقاق حاصل ہے لیکن اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مطالبہ کرنے والا خود اس پر نظر دوڑائے کہ

*مدیر ماہنامہ ''وفاق المدارس'' ملتان

کیا وہ اپنے ذمہ کے حقوق وواجبات بھی ادا کر رہا ہے؟ وہ صرف مانگنے کے بجائے کچھ دے بھی رہا ہے؟ وہ معاشرے کے بگاڑ کا حصہ بن کر، بگاڑ کی فریاد کر رہا ہے یا عضوِ صالح بن کر فساد کی طرف متوجہ کر رہا ہے؟

کسی مستشرق نے کہا تھا:

''مشرقی رویوں کا المیہ یہ ہے کہ ہر آدمی خود کوتاہی کے جوہڑ میں اتر کر اوروں کو احساس دلاتا ہے اور اپنے بار کو اپنے دوش پر اٹھانے کا بہت کم لوگوں کو احساس ہوتا ہے۔''

یہ رویہ شریعت کے مزاج کے برعکس ہے۔ قرآنی تعلیم تو یہ ہے:

''مومنو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ......''

اس کا حاصل یہی ہے کہ اصلاح کی فکر اور اصلاح کا آغاز خود سے کرنا چاہیے......

مغرب کی دنیوی ترقیوں کا ایک راز یہ بھی ہے کہ اس نے اسلامی تعلیم کے کئی زریں معاشرتی اصولوں کو اپنایا، اس نے فرد میں ملی اور انفرادی ذمہ داریوں کو اجاگر کیا۔ اپنے ملک وملت کے حوالے سے اس کے احساس کو زندہ کیا اور تربیت کا ایسا نظام وضع کیا جس میں ڈھل کر فرد کے اندر ملک وملت سے محبت لینے کے ساتھ ساتھ معاشرے کو کچھ دینے کی فکر، قانون کی پاسداری اور ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو ترجیح دینے کا رویہ پروان چڑھ جاتا ہے۔

جب تک ہم اپنے اندر انفرادی اور ملی ذمہ داریوں کا احساس اجاگر نہیں کریں گے، ذاتی خواہشات کو قومی مفادات پر قربان نہیں کریں گے، ملک وملت سے حقوق مانگنے اور وصول کرنے کے ساتھ انہیں ان کے حقوق دینے کی سعی نہیں کریں گے۔

دوسروں کی اصلاح کے نعروں کے ساتھ اپنی اصلاح، اپنی کوتاہیوں کی درستی کی فکر نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ہمارا معاشرہ آگے بڑھ سکتا ہے اور نہ ہم قوموں کی دوڑتی ہوئی زندگی میں بحیثیت ملک وملت کوئی بلند مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ ان احساسات کے ساتھ پوری قوم کی تربیت ہوگی تو آگے بڑھنے کی راہیں کھلیں گی۔

[مطبوعہ: ماہنامہ ''وفاق المدارس'' ملتان۔ جمادی الاوّل ۱۴۲۶ھ۔ جون ۲۰۰۵ء]

علماء حق کا ترجمان
المیزان
ناشران وتاجرانِ کتب
دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ
دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762

آیۃ الخیر مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
(بانی جامعہ خیر المدارس، ملتان)

یزید اور مسلکِ اہل سنت والجماعت

(''خیر الفتاویٰ'' جامعہ خیر المدارس ملتان کی روشنی میں)

سوال...... یزید کو بعض کافر کہتے ہیں بعض فاسق وفاجر۔ صحیح رائے کیا ہے؟

جواب...... یزید کے بارے میں مختلف باتیں کہی گئی ہیں لیکن اس کے کفر پر کوئی صحیح دلیل موجود نہیں۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم یزید نے دیا تھا یا نہیں......؟ آپ کی شہادت سے اس کو خوشی ہوئی تھی یا رنج......؟

اس کے بارے میں دونوں قسم کی روایات ملتی ہیں۔ حقیقت حال اللہ کو معلوم ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ محتاط پہلو اختیار کریں۔

(خیر الفتاویٰ جلد اوّل۔ ص ۴۹۰)　　　　الجواب صحیح: خیر محمد عفا اللہ عنہ

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ　　　　(مہتمم جامعہ خیر المدارس)

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالستار رحمہ اللہ
(سابق صدر مفتی جامعہ خیر المدارس' ملتان)

اگر ملوکیت سے مراد ولی عہد بنانا ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ولی عہد مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھ حضرات کے لئے یہ معاملہ سپرد فرمایا۔ اسی طرح پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد ولی عہدی سپرد فرمائی (کما فی البدایہ) لیکن حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی وفات سے یہ جگہ خالی ہوگی تو یزید کو ولی عہد مقرر کیا گیا پس یہ تو ایسی قابلِ ملامت بات نہیں۔

بادشاہی کوئی حرام چیز نہیں۔ قرآن کریم میں ہے ''ابعث لنا ملکاً نقاتل فی سبیل اللہ'' (سورۃ البقرۃ) ''وجعلکم ملوکاً'' (المائدہ) یزید کے لئے ظالم، جابر، فاسق، ملعون وغیرہ صفات کا اثبات بھی محل نظر ہے۔ خصوصاً حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حیات میں تو قطعاً یزید ایسا نہ تھا۔ (خیر الفتاویٰ جلد ا، ص ۴۸۴)

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

(مفتی خیر المدارس، ملتان۔ ۱۴/۷/۱۳۹۹ھ)

حضرت مفتی محمد عبداللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ
سابق صدر مفتی جامعہ خیر المدارس، ملتان

اہلِ سنت کا طریق، راہِ اعتدال کو اختیار کرنا ہے۔ نہ تو یزید پر لعنت کی جائے نہ ہی برا بھلا کہا جائے اور نہ سب و شتم کیا جائے۔ نہ ہی یہ کوشش کی جائے کہ اسے اپنے مرتبے سے بڑھا کر خلیفۂ راشد قرار دیا جائے اور نہ ہی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو باغی کہا جائے اور نہ ان کی تنقیص کی جائے۔ جیسا کہ بعض لوگ شیعہ کے خلاف ضد میں آ کر کہہ جاتے ہیں۔ سلامتی کی بات یہ ہے کہ صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں جو اختلافات ہوئے ان کو موضوعِ بحث نہ بنایا جائے اور نہ ہی ان میں کوئی رائے زنی کی جائے۔

محمد عبداللہ غفرلہ

(خیر الفتاویٰ، جلد اوّل، ص ۱۳۵)

☆☆☆

شہیدِ ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ
سابق نائب امیر عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت۔ پاکستان
سابق مدیر ماہنامہ ''بینات''۔ بنوری ٹاؤن، کراچی

یزید اور مسلک اہلِ سنت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اور مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں:

۱...... کیا یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قریبی عزیز تھے یا نہیں؟

۲...... کیا یزید پر لعنت جائز ہے؟

۳...... جو امام، یزید پر لعنت بھیجنے سے منع کرتا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب سے مستفید فرمائیں

بندہ فضل قیوم

جواب:

۱...... یزید کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خاندان میں رشتہ داری تھی۔

(یزید کی اہلیہ سیدہ اُمّ محمد' سیدنا جعفر طیار کی پوتی، سیدنا عبداللہ بن جعفر کی بیٹی اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کی بھتیجی تھیں)

۲...... اہلِ سنت کے نزدیک یزید پر لعنت کرنا جائز نہیں۔

یہ رافضیوں کا شعار ہے، قصیدہ بدء الامالی جو اہل سنت کے عقائد میں ہے اس کا شعر ہے: ؎

ولم یلعن یزیداً بعد موتِ

سوی المکثار فی الاعزاء غال

اسکی شرح میں علامہ علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ یزید پر سلف میں سے کسی نے لعنت نہیں کی۔ سوائے رافضیوں، خارجیوں اور بعض معتزلہ کے جنہوں نے فضول گوئی میں مبالغہ سے کام لیا ہے اور اس مسئلہ پر طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں:

''فلاشک ان السکوت اسلم ،والله اعلم ''

اس لیے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ نہ تو یزید پر لعنت کی جائے نہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں مدح وتوصیف کی جائے۔

۳...... جو امام، یزید پر لعنت کرنے سے منع کرتا ہے وہ اہلِ سنت کے صحیح عقیدہ پر ہے اور اس کے پیچھے نماز بلاشبہ صحیح ہے۔ جو لوگ ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے وہ اہل سنت کے مسلک سے ہٹے ہوئے ہیں۔ واللہ اعلم

(ماہنامہ ''بینات'' کراچی۔ اگست ۱۹۸۱ء، ص ۶۲، ۶۳)

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر خالد شبیر احمد*

آسمانوں سے اترتی روشنی اچھی لگی
وجد میں ڈوبی ہوئی وہ چاندنی اچھی لگی

ہر گلی کے موڑ پر تھی کہکشاں سایہ فگن
شہر طیبہ کی مجھے تو ہر گلی اچھی لگی

جس کی خوشبو سے معطر ہوگئی ساری فضا
دل کے آنگن میں وِلا کی ہر کلی اچھی لگی

بام و در کی روشنی سے جان و دل روشن ہوئے
شہر طیبہ کی ہوا کی تازگی اچھی لگی

ہر قدم پہ رحمتیں اور برکتیں تھیں ہم قدم
ہر قدم پہ گنگناتی زندگی اچھی لگی

رشک کی نظروں سے دیکھا چاند تاروں نے جسے
اس سراپا ناز کی تابندگی اچھی لگی

مسجد و محراب و منبر میں عجب سا کیف تھا
مجھ کو اپنی روح کی وارفتگی اچھی لگی

ہاں عقیدت کی فضا میں سسکیاں بھرتی ہوئی
صحن نبوی میں نمازِ بندگی اچھی لگی

تھے زمیں پر پاؤں میرے آسمانوں پر نصیب
روح میں اتری ہوئی اک بے خودی اچھی لگی

میں سراپا عجز بن کے رہ گیا تھا جب وہاں
مجھ کو اپنے اشک اور شرمندگی اچھی لگی

روضۂ اقدس پہ نظریں جم کے میری رہ گئیں
گنبدِ خضریٰ کی مجھ کو سادگی اچھی لگی

جب کھڑا تھا ہاتھ باندھے میں مواجہ پر وہاں
مجھ کو خالدؔ التجا و عاجزی اچھی لگی

☆☆☆

*نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

منشورِ مجلسِ احرارِ اسلام

پروفیسر خالد شبیر احمد

دل و نظر کی وسعتوں کو ذوقِ اعتبار دو
اٹھو اور اٹھ کے زندگی کو صبحِ نَو بہار دو

روش روش پہ زندگی کے اتریں وہی قافلے
چمن چمن مہک اٹھے کلی کلی نکھار دو

پھر جنوں کے ہر قدم پہ دانشیں نثار ہوں
ہر اہلِ دل کو پھر وہی شعور دو وقار دو

عداوتوں کو روند ڈالو پیار کے شعار سے
محبتوں سے دل کے تم دیار کو سنوار دو

نہیں ہے یہ جہاں فقط امیر ہی کی عیش گاہ
سو گھر میں ہر غریب کے مسرتیں اتار دو

ہر طرف سے آ رہی ہے یہ صدا ہی رات دن
مرے وطن کی سرزمیں کو چین دو قرار دو

چلو گرا دو راستے کی ہر فصیلِ دشمنی
وطن کو سرخوش سرفروش شہسوار دو

حکومتِ الٰہیہ کی دل میں ہے جو آرزو!
بقائے دین کی غَرض سے دیں پہ جان وار دو

جہاد ہی ہے شاہراہ منزلِ مراد کی
سو عزمِ نو کو پھر وہی پیامِ ذوالفقار دو

خرابیٔ حیات کا ہے خالد اِک یہی علاج
آدمی کو دارِ مشکلات سے اتار دو

گیت

میجر (ر) محمد سعید اختر

پیار میں کس نے کب یہ جانا
ہارا کون اور جیتا کون
مرنے کی امید نہ ہوتی
اس دکھ درد میں جیتا کون
گر نہ ہوتی پیار کی مرہم
ان زخموں کو سیتا کون
علم کی حُرمت پیش نہ ہوتی
زہر پیالہ پیتا کون
کون سنے گا رام کتھا اب
راون کون اور سیتا کون
گوتم گیان کی باتیں کیسی
ارجن کو دے گیتا کون
سسّی پنّوں ہیر اور رانجھا
ان کی سنے کویتا کون
کوئی نہ جانے اس کی حکمت
راندہ کون چہیتا کون
بنا محمد عرش پہ اخترؔ
خُم وحدت کے پیتا کون

بابری مسجد کا فیصلہ؟
ہائی کورٹ نے اڑائی پھر ایک بار انصاف کی دھجیاں

ابوحمزہ (بھارت)

بیسویں اور اکیسویں صدی میں ناانصافی پر مبنی کسی فیصلہ کا دنیا کے کسی بھی ملک اور خطہ میں کسی بھی عدالت یا سپریم کورٹ کا صادر ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں کیوں کہ بسیار کوششوں کے بعد یہود کو ان صدیوں میں دنیا بھر میں اپنے شکنجے گاڑنے کا موقع ہاتھ آیا ہے اور دنیا کے اکثر خطوں میں زندگی اور معاشرے کے تمام شعبوں پر ان کو کافی اثر رسوخ حاصل ہے۔ قرآن کے اعلان کے مطابق یہود و ہنود کا گٹھجوڑ ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ شدید عداوت کا حامل ہوا کرتا ہے۔ **لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین اٰمنوا لیھود و الذین اشرکوا** ۔کہ آپ ضرور بالضرور مؤمنوں کے لیے یہود کو سب سے زیادہ سخت عداوت والا پائیں گے اور مشرکوں کو۔

تاریخ اس بات پر شاہد عدل ہے کہ عہد نبوی میں صلی اللہ علیہ سے لے کر عہد حاضر تک۔ ہر زمانہ میں اسلام کے خلاف ان کا اتحاد پایا جاتا رہا ہے اور آج بھی پایا جا رہا ہے۔

آپ کو تعجب ہوگا بابری مسجد کے عنوان پر تحریر کیے جا رہے اس مضمون میں آخر یہود و مشرکین کے اتحاد کی یہ بات بے جوڑ معلوم ہو رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بابری مسجد کی جگہ رام جنم بھومی کا اصل مسلہ اٹھانے والا ایک یہودی ہے، فیصلہ کے دوسرے دن گجراتی ہندی مراٹھی اخبارات بابری مسجد کی معلومات سے بھرپور تھے۔ ایک اخبار نے اس کی تاریخی معلومات فراہم کی اور تحریر کیا ۱۷۶۶ء میں ایک یہودی پیشوا جوزف ٹا ئفنتھلر نے سب سے پہلے اس جگہ کو ہندوؤں کے مقدس مقام کے نام سے متعارف کروایا اور پھر ہوتے ہوتے اسے رام جنم بھومی قرار دیدیا گیا؛ اچھا مضحکہ خیز امر یہ ہے کہ ہندوؤں نے بہت سے مقامات کو رام جنم بھومی قرار دیا ہے تو کیا رام ایک بار سے زائد مرتبہ پیدا ہوئے یا ایک ہی بار میں مختلف مقامات میں پیدا ہوئے۔

بہر حال ان کے عقائد کی ویسے بھی کوئی ٹھوس تو کیا بنیاد ہی نہیں، نہ عقلی طور پر قابل فہم ہے اور نہ کوئی نقلی دلیل ان کے پاس ہے؛ بس ہم تو اللہ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے کہ اسلام و ایمان کی دولت عظیم سے ہمیں مالا مال کیا۔ **الحمد للہ**

الذی ھدانا لھذا و ما کنا لنھتدی لو لا ان ھدانا اللہ!

ہٹلر نے اپنی ایک کتاب میں عجیب بات تحریر کی ہے اس نے لکھا کہ میں چاہتا ہوں یہودیوں کو چن چن کر دنیا سے ختم کردوں اس لیے کہ معاشرے میں جتنی اخلاقیاں اور جتنے فتنے اور فساد کے عناصر ہیں اس میں اصل ہاتھ یہودی کا ہوتا ہے۔ (المجتمع عربی مجلّہ)

اتفاق سے میں نے جس دن اخبار میں بابری مسجد مسئلہ کی ابتدا کی تاریخ پڑھی اسی دن کویت سے شائع ہونے والے عربی کے سب سے مشہور و مقبول مجلّہ المجتمع میں ہٹلر کا قول بھی پڑھا تو فوراً اس پر گویا ایک دلیل مل گئی۔ اس کے بعد میں نے مصر کے مشہور مؤرخ عبدالوہاب المسیری مرحوم کی معرکۃ الآراء کتاب ''موسوعۃ الیھود و الیھودیۃ الصھیونیۃ'' کی ورق گردانی کی تو ہندوستان میں یہود کی تاریخ بھی مل گئی۔ موصوف نے ''الیھود فی الھند'' کے عنوان کے تحت رقم کیا ہے کہ:

''۱۹۶۱ء میں کیے گیے مردم شماری کے اعداد شمار میں بتایا گیا کہ ہندوستانی یہودیوں کی تعداد ۵۹۳ء ہے جس میں سے ۱۴۶۰۰ ہندوستان میں آباد ہیں اور ۲۳ ہزار ہندوستانی یہود اسرائیل میں آکر آباد ہوگئے ہیں۔

ہندوستان میں مقیم یہودیوں کی کل چار قسمیں ہیں: (۱) یہود بنی اسرائیل (۲) یہود کوچن (۳) یہود منی پور (۴) بغدادی یہود۔

یہود بنی اسرائیل کوکن میں مقیم تھے مگر ۱۸ ویں صدی عیسوی کے اوائل بمبئی منتقل ہوئے۔ ۱۷۶۹ میں بمبئی میں سب سے پہلا یہودی معبد بنایا گیا، ۱۸۳۳ء تک دو ثلث یہود بنی اسرائیل بمبئی پہنچ گئے مگر حاخامی یہودیوں سے یہ لوگ مدتِ دراز سے کٹ چکے تھے اور ہندوانہ ثقافت میں رنگ گئے ان کے نام عادات واطوار سب ہندوانہ ہوگئی یہاں تک کہ انہوں نے ہندو مذہب ہی قبول کرلیا اور تلمود سے بھی نابلد ہوگئے اور مراٹھی زبان بول نے لگے ساتھ ہی تمام ہندوانہ تعلیمات پر عمل پیرا ہوگئے تا آں کہ ان کے نزدیک بیوہ عورتوں سے شادی کرنا، گائے کا گوشت کھانا سب حرام قرار پایا۔ حالاں کہ تورات میں ایسی کوئی تعلیم نہیں ہے۔

گویا اس وقت جو مراٹھا سیاست میں سرگرم ہے وہ اصلاً یہودی ہیں یا ان کے ہم نوا، اسی لیے ان کی مسلمانوں سے عداوت بھی بڑی سخت ہے۔

عبدالوہاب المسیری مرحوم آگے تحریر فرماتے ہیں: اور یہود کوچن تو ان کا تعلق یہودیوں کے قدیم مشہور قبیلے منسّی سے ہے اور یہ لوگ مالا بار کے ساحل کے راستہ سے کوچن پہنچے اس وقت جب ہیکل کو ڈھا دیا گیا ان کے ہندو راجاؤں سے بھی گہرے مراسم رہے اور کسی زمانہ میں ہولندا سپانیا اور حلب کے یہود بھی ان کے ساتھ آکر بس گئے اور جب انگریز ہندوستان پر

قابض ہوئے تو انگریزوں کے ساتھ بھی انہوں نے تعلقات استوار کیے مگر یہود بنی اسرائیل کی طرح یہود کوچن ہندوانہ تہذیب میں رنگ گئے اور مالایالام زبان بولنے لگے البتہ انگریزی زبان سے بھی وابستہ رہے مگر عبرانی زبان کو بہ دستور اپنی عبادتوں میں استعمال کرتے رہے شرقی اور عربی یہود کی رسومات اختلاط کی وجہ سے ان میں رچ بس گئے گویا شرقی غربی ہندی اس طرح تین تین طرح کی رسومات اور عادات ان میں سرایت کر گئے، سیاست اور تجارت میں بھی کافی اثر ورسوخ حاصل ہوا اور ہے۔

یہود منی پور۔ یہ اصلاً چین کے کائیفنج قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں مغلوں کے زمانہ میں یہ لوگ اس علاقہ میں آباد ہوگئے، یہ لوگ اپنے دین سے بالکلیہ طور پر کٹ چکے تھے چند یہودی رسومات کے علاوہ اکثر وثنی اور مسیحی رسومات ان میں جگہ پکڑ گئے یہاں تک کہ دیگر ہندوستان یہود ان کے جانتے بھی نہیں تھے۔

بغدادی یہود۔ یہ اپنے آپ کو اصل یہود گردانتے ہیں ۱۷ویں صدی میں بغداد سے ہندوستانی منتقل ہوئے یہ انتہائی متمول اور کارخانوں اور فیکٹریوں کے مالک رہے مگر ان کی بڑی تعداد یورپ کی طرف چلی گئی۔ (موسوعۃ الیھود و الیھودیۃ والصھیونیۃ: ۸۷-۸۹)

مرحوم عبدالوہاب المسیر ی نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس موضوع کو اٹھایا ہے۔ بندہ نے اس کا خلاصہ قائین کے نظر کیا۔

اب آیئے ہم اس تاریخی معلومات کے بعد ایک بار پھر اپنے موضوع کی طرف لوٹتے ہیں میں بات چھیڑ دی تھی اخیری چند دہائیوں مین دنیا بھر کے عدالتی فیصلوں کی تو آیئے ہم دنیا کی عدالتوں سے اسلام مخالف ناانصافی پر مبنی فیصلوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

یورپ کے اکثر ممالک میں عدالت نے برقعہ پر پابندی عائد کی حالاں کہ جمہوری اعتبار سے بھی یہ ناانصافی ہے کیوں کہ جمہوریت میں ہر ایک کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی ہونی چاہیے۔

برطانوی عدالت کا زبردستی یہودیوں کی فلسطین آباد کاری کے بارے میں ناانصافی پر مبنی فیصلہ۔

اسرائیل جیسی ناجائز ریاست کو تسلیم کرنا

فلسطین میں مسجد اقصیٰ پر ناجائز قبضہ۔

یورپی ممالک میں مسجد کے میناروں کی تعمیر پر پابندی۔

غرضیکہ یہودی پوری دنیا میں سرگرم ہے اور اسلام مخالف فیصلے کروانے میں اس کو بڑی مہارت حاصل ہے۔

سیکولرزم، جمہوریت آزادی، مساوات اخوت اور بھائی چارگی، اشتراکیت، اشتمالیت، وجودیت، ارتقائیت،

جنسیت، اجتماعیت، تجربیت، عقلانیت، انسیت، علمیت، روشن خیالی، سرمایہ داریت، وضعی قانونیت، قومیت، علاقائیت، اتحاد ادیان کے نام سے جتنی بھی تحریکیں یورپ سے اٹھ کر پوری دنیا میں گمراہی اور ناانصافی کا ننگا ناچ' ناچ رہی ہے ان سب کے پیچھے یا تو براہِ راست یا بالواسطہ یہودیت زدہ عیسائیت یا یہودیت وصہیونیت ہی کا ہاتھ ہوتا ہے۔

ہندوستان جیسے کثیر المذہب جمہوری ملک میں بھی محض عقیدے اور اکثریت کے دل کے بہلاوے کے لیے تاریخ اور حقیقت سے روگردانی کرنا اور ناانصافی پر مبنی ایسا فیصلہ !!!! بڑے افسوس کی بات ہے اور یہ کوئی پہلا فیصلہ نہیں آزادی کے بعد اسلام مخالف ایسے بہت سے فیصلے ہندوستانی عدالتیں سنا چکی ہیں جو درحقیقت جمہوریت کے میز پر ایک زوردار طمانچہ اور تھپڑ ہے اور تعجب تو اس پر ہے ک کچھ سابق ججوں نے بھی اسے صحیح فیصلہ قرار دیا ہے اور یہاں تک کہنے کی جرأت کرڈالی کہ عقیدے کے پیش نظر کیا جانے والا فیصلہ بھی انصاف ہی پر مبنی جانا جائے گا۔ این چہ بولہی است۔ تعجب ہے جہاں کی عدالتوں ہی سے ایسے فیصلے صادر ہو وہاں انسان آخر کس سے انصاف کی امید باندھ سکتا ہے؛ مگر یہ بات یاد رہنی چاہیے ہمیشہ جیت حق ہی کی ہوتی ہے اگر چہ یہ فیصلہ ہمارے لیے انتہائی تکلیف دہ مگر دوسری جانب یہ بھی دیکھنے میں آیا بہت سے غیر مسلم تعلیم یافتہ لوگ بھی مسلمانوں کی حمایت میں کھڑے ہوگئے اور اس فیصلے کو سراسر بے بنیاد اور ناانصافی پر مبنی قرار دیا۔

الحمدللہ اس بار ہمارے مسلمانوں نے جذبات میں نہ آ کر صبر وتحمل سے کام لیا یہ بھی ایک اچھا پہلو ہے ہمیں اپنا حق مانگنا چاہیے مگر اس کے لیے سڑکوں پر اتر آنا اور احتجاج کرنا ٹائر جلانا وغیرہ سرکاری ونجی املاک کو نقصان پہنچانا ہے۔ یہ سب اسلام میں ناجائز ہے الحمدللہ امت مسلمہ ہندیہ نے اس بار صحیح معنی میں اسلامی تعلیمات پر عمل کیا اللہ آئندہ بھی ایسی توفیق مرحمت فرمائے۔

اب سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے تو جیسا کہ فیصلہ میں گنجائش ہے کہ سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹا سکتے ہیں تو ہمیں اس کی تیاری شروع کردینی چاہیے، مگر افسوس کہ اب تک اپیل کرنے کے لیے نعرے لگا رہے ہیں اقدام نہیں ہو رہا ہے تو جلد از جلد اقدام کر کے اس فیصلے کا انتظار کرنا چاہیے۔ دیکھنا ہے وہاں کیا ہوتا ہے انصاف ملتا ہے یا ناانصافی ؟؟

بہرحال بابری مسجد سے دست بردار تو کسی صورت میں نہیں ہونا ہے کیوں کہ فقہی شرعی حکم یہ ہے کہ ایک بار مسجد تعمیر ہونے کے بعد قیامت تک اس میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔

خدانخواستہ اگر وہاں بھی ناانصافی ہاتھ آئے تو پھر ہمیں براہ راست حکومت کو میمورنڈم اور اگر وہاں بھی نہیں تو انٹرنیشنل عدالت میں جانا ہوگا مگر ہار بہرحال ماننی ہی نہیں ہے اس طریقے سے اس کو بچانا ہے آخر کار ہماری کوشش کو دیکھ کر اللہ ضرور ہمارے حق میں فیصلہ صادر فرمائیں گے۔

چناب نگر کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی تیاری شروع

سیف اللہ خالد

۷سوا یکڑ شہری رقبے پر قبضہ کر کے ہر قادیانی کو مسلح کر دیا۔ اپنی چار سیکورٹی فورسز اور عدالتی نظام کے ذریعے شہر کا نظم ونسق چلاتے ہیں۔ پراسرار دیو ہیکل عمارتیں تیزی سے تعمیر کی جارہی ہیں۔ تلاشی اور راستوں کی بندش سے مسلمان پریشان۔ قادیانیوں کو دی گئی زمین کی پیمائش کرنے کا مطالبہ کر دیا۔

چناب نگر (سابق ربوہ) کو قادیانی اسٹیٹ بنا کر اردگرد کے مسلمانوں کے خلاف جارحانہ کارروائیوں کا سلسلہ دراز ہو گیا۔ ہر قادیانی کے لیے اسلحہ لائسنس جاری کروالیا گیا۔ قادیانی جماعت نے چناب نگر کے ڈھائی سوا یکڑ سرکاری رقبے سمیت ۷سوا یکڑ شہری رقبے پر قبضہ کر لیا ہے، ان کی بڑی عبادت گاہیں قبضہ کی گئی زمین پر قائم ہیں۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے مسلمانوں نے چناب نگر میں قادیانیوں کو دیے گئے رقبے کی پیمائش کا مطالبہ کر دیا ہے۔

پنجاب کے حساس ضلع جھنگ کے پڑوس میں نئے بننے والے ضلع چنیوٹ کی تحصیل چناب نگر میں قادیانی جماعت نے اپنی گرفت مزید مضبوط کر لی ہے۔ پہلے مرحلے میں شہر میں داخلے کے راستے بند کرنے کے بعد اب شہر کو چاروں طرف سے بند کر کے شہر کے اندر مختلف بلاکس کو ایک دوسرے سے الگ کر کے قلعہ بندیاں کی جارہی ہیں۔ گزشتہ دنوں چناب نگر کے ایک دورے میں انکشاف ہوا کہ شہر میں واقع دو سرکاری تعلیمی اداروں کا راستہ بھی قادیانی جماعت نے بند کر دیا ہے۔ گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول اور گورنمنٹ جامعہ گرلز کالج میں سے اوّل الذکر کی پرنسپل ایک قادیانی خاتون ہے جب کہ کالج کی پرنسپل قادیانیت سے تائب ہونے والی مسلمان خاتون ہیں۔ یہ دونوں تعلیمی ادارے دارالضیافت روڈ پر قادیانی عبادت گاہ ”مبارک“ کے قریب واقع ہیں۔ قادیانی جماعت نے سڑک پر بیریئر لگا کر اور سیمنٹ کے بلاک رکھ کر ان دونوں اداروں کا راستہ بند کر دیا ہے جس سے طالبات کو دو سے تین کلومیٹر کا چکر کاٹ کر مین روڈ سے کالج جانا پڑتا ہے۔

اس حوالے سے بات چیت کرتے ہوئے گرلز کالج کی ایک استاد نے امت کو بتایا کہ معاملہ سیکورٹی کا نہیں بلکہ نومسلم کالج پرنسپل کو سزا دینے کا ہے، جس نے مرزائی جماعت کی حکم عدولی کرتے ہوئے کالج کے سالانہ فنکشن میں مرزائی خواتین کے بجائے مسلمان خواتین ڈی سی او اور ڈی پی او کی بیگمات کو مہمان خصوصی کے طور پر بلایا تھا۔ چونکہ چناب نگر کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی تعلیمی ادارے میں مسلمان کو مہمان خصوصی بنایا گیا، اس لیے یہ کالج عتاب کا شکار ہے۔

شہر سے گزرتے ہوئے انتہائی خوف وہراس کے ماحول کا احساس ہوتا ہے، ہر گلی محلے میں داخلی راستے پر مستقل

نوعیت کے بیریئر لگائے جا رہے ہیں اور اس شدید جبر کے ماحول سے خود قادیانی بھی پریشانی کا شکار ہیں۔ مرکزی بازار کے ایک قادیانی رہنما نے امت سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ سیکورٹی کے نام پر قادیانی جماعت نے جس طرح رویہ اختیار کر رکھا ہے اس نے پورے شہر کو پریشان کر دیا ہے۔ مشاہدے میں آیا کہ شہر میں مختلف وردیوں میں لوگ گشت کر رہے تھے، جن کے بارے میں بتایا گیا کہ اس شہر میں پولیس اور عدالت کے بجائے قادیانی جماعت کی ۴ سیکورٹی فورسز اور ان کی اپنی عدالت کا حکم چلتا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ چناب نگر میں قادیانی جماعت کی ۴ فورسز کے درمیان معاملات کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ خدام الاحمدیہ فورس گلی محلے کی سطح پر پہریداری سے لے کر چھوٹے موٹے تنازعات میں لوگوں کی پکڑ دھکڑ اور نچلی سطح پر انٹیلی جنس نظام کو منظم کرتی ہے۔ اس کے بعد حفاظت مرکز فورس ہے، جس کے پاس جدید ترین گاڑیاں، اسلحہ اور مواصلاتی نظام موجود ہے۔ یہ فورس شہر کے چہار اطراف ناکوں کے علاوہ شہر میں مسلح گشت کا بندوبست کرتی ہے اور اس کا بھی اپنا انٹیلی جنس نیٹ ورک ہے۔ یہ فورس کسی بھی سڑک کو کھولنے اور بند کرنے کے فیصلے کی مجاز ہے اور اکثر بے سبب سڑکیں بند کرتی اور کھولتی رہتی ہے۔ اس کے گشت کرتے ہوئے دستے کسی بھی وقت کسی بھی شخص کی تلاشی لینے کا اختیار رکھتے ہیں۔ اس سے اوپر صدر عمومی فورس ہے۔ جو قادیانی جماعت کے صدر کا ذاتی دستہ خیال کیا جاتا ہے۔ یہ فورس، خدام الاحمدیہ اور حفاظت مرکز فورس کی کنٹرول سے باہر رہتے ہوئے کسی بھی معاملے کو کنٹرول کرتی ہے۔ ان سب سے بالاتر امور عامہ فورس ہے، جو شہر کے مجموعی نظم و نسق اور سیکورٹی کی ذمہ دار ہے۔ اس کا اپنا انٹیلی جنس نیٹ ورک ہے اور یہ شہر کے ساتھ اردگرد کی مسلمان آبادیوں میں بھی وارداتیں کرنے سے باز نہیں آتی۔

چناب نگر اور اردگرد کے علاقوں میں کیا صورت حال ہے، اس کا اندازہ ڈی پی او چنیوٹ کے دفتر میں ہونے والی ایک میٹنگ میں قادیانی جماعت کے ناظم عمومی اور مرکزی ترجمان سلیم الدین کی گفتگو سے لگایا جا سکتا ہے۔ چناب نگر پولیس کے ایک ذمہ دار نے ''امت'' کو بتایا کہ ڈی پی او آفس میں ایک تنازع کے سلسلے میں میٹنگ میں سلیم الدین نے مسلمان فریق کو دھمکی دی اور کہا کہ ''ہمیں ایزی نہ لیں۔ ہم اب نہ صرف پوری طرح مسلح ہیں بلکہ جارحانہ عزائم بھی رکھتے ہیں۔ ہمارے ساتھ معاملات ہماری شرائط پر ہوں گے۔ اگر ہمارے خلاف کوئی کارروائی ہوئی تو یاد رکھیں چناب نگر کا ہر قادیانی مسلح ہے اور یہ اسلحہ ہم نے گھروں میں سجانے کے لیے نہیں رکھا۔'' ذرائع کے مطابق اس دھمکی آمیز گفتگو کے بعد پولیس حکام نے اپنے ذرائع سے ریکارڈ چیک کیا تو معلوم ہوا کہ سلیم الدین کی بات غلط نہیں تھی۔ قادیانی جماعت نے قریباً ہر شہری کے نام پر اسلحہ حاصل کر رکھا ہے، ان میں بعض لائسنس ڈی سی او آفس کے ذریعے معمول کے طریقہ کار کے مطابق جب کہ زیادہ تر ارکان پالیمنٹ اور مختلف بیوروکریٹس وغیرہ کے کوٹے پر وفاقی وزارت داخلہ سے حاصل کیے گئے ہیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق قادیانی جماعت کے پاس اس بڑی تعداد میں ہتھیار اور ان کی ۴ سیکورٹی فورسز علاقے میں امن کے لیے ایک مستقل خطرہ ہیں۔

دوسری طرف ریونیو حکام کے مطابق قادیانی جماعت نے چناب نگر کے تقریباً سوا ایکڑ شہری رقبے پر جبراً قبضہ کر رکھا ہے اور اس کی مرکزی عبادت گاہ اقصیٰ، دفتر عمومی، عبادت گاہ مہدی، عبادت گاہ بلال اور بلال مارکیٹ پوری کی

پوری ناجائز قبضہ کر کے بنائی گئی ہے۔ ریونیو ریکارڈ کے مطابق چناب نگر کا کل رقبہ ۲۰۶۸ ایکڑ تھا، جس پر ۵۳۱ ایکڑ پہاڑ تھے، جن میں سے ۲سوا یکڑ رقبے پر واقع پہاڑ ختم ہو چکے ہیں اور اب یہ جگہ ہموار ہوگئی ہے۔ یوں ۲۰۶۸ ایکڑ میں سے صرف ۳۳۳ ایکڑ رقبہ نا قابل رہائش اور پہاڑ پر مشتمل ہے۔ قادیانی جماعت کو صرف ۱۰۳۶ ایکڑ رقبہ لیز پر دیا گیا تھا۔ جس کے بارے میں بعض ذرائع کا کہنا ہے کہ لیز بھی بہانہ ہے وہ لیز تو بہت پہلے ختم ہو چکی ہے۔ اس ۱۰۳۶ ایکڑ میں سے ۸۶ کنال رقبہ تھانہ کے لیے، ۳۳ ایکڑ اراضی مسلم کالونی کی خاطر اور ۵۳۹ کنال جگہ کالج کے لیے منہا کر لی گئی۔ یوں قادیانیوں کے پاس جائز یا ناجائز ۹۵۷ ایکڑ رہائشی جگہ باقی بچی، مگر بر سر زمین صورت حال یہ ہے کہ قادیانی ہر خالی جگہ کو اپنی لیزڈ زمین قرار دے کر قبضہ کرتے چلے جا رہے ہیں اور اس وقت دریائے چناب سے لے کر چونگی نمبر۳ تک چناب کا ۲۰۶۸ ایکڑ رقبہ ان کے قبضے میں ہے۔ اس میں سے صرف ۳۳ ایکڑ مسلم کالونی، ۵۰ ایکڑ کے قریب سرکاری جگہ، پہاڑ کاٹنے والے مزدوروں کے قبضے میں اور ۳۳۳ ایکڑ پر پہاڑ ہیں، باقی ہر جگہ قادیانیوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔

قادیانیوں کا طریقہ واردات یہ ہے کہ ہر خالی جگہ، یہاں تک کہ پہاڑ کٹنے سے خالی ہونے والی جگہ پر بھی ان کا مختار عام عبید اللہ پہنچ جاتا ہے اور اسے لیزڈ جگہ قرار دے کر کسی نہ کسی قادیانی کو الاٹ کر دی جاتی ہے۔ ایسی ہی ایک کارروائی ۲ ہفتے قبل مسلم کالونی کے مسلمانوں نے دارالعلوم شرقی محلّہ میں پہاڑ کی جگہ قبضے کی کوشش ناکام بنا کر پولیس کو بلوالیا اور مسلمانوں کے دباؤ پر پولیس کو مختار عام عبید اللہ کو گرفتار بھی کرنا پڑا جو چند گھنٹے بعد رہا ہو گیا۔

چناب نگر میں ایک اور تشویش ناک امر منظوری اور نقشے کے بغیر بننے والی پراسرار دیوہیکل عمارتیں ہیں جن کا مصرف اور حیثیت کسی کو معلوم نہیں اور ان کی تعمیر زور و شور سے جاری ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر مقامی مسلمانوں نے کمشنر کو درخواست دی ہے کہ قادیانیوں کو ماضی میں دی گئی ۱۰۳۶ ایکڑ اراضی کی پیمائش کر کے اس کی حد مقرر کی جائے کہ وہ کہاں سے کہاں تک ہے تاکہ ان کے ناجائز قبضے کی راہ روکی جا سکے۔

یہ امر شاید عمومی طور قارئین کے لیے دلچسپی کا حامل ہوگا کہ چناب نگر شہر میں کوئی گھر کوئی مکان کسی شخص کی ملکیت نہیں ہے۔ بلکہ مقامی قادیانی بھی اپنے گھروں کے مالک نہیں۔ ساری زمین کی مالک قادیانی جماعت ہے اور دفتر مختار عام کے ذریعے گھر اور دکانیں قادیانیوں کو عارضی بنیادوں پر دی جاتی ہیں۔ قادیانی جماعت کے مرکز دار الخلافہ میں امت کے ذرائع نے انکشاف کیا کہ بہت سے مجبور لوگ ایسے ہیں جو محض گھر چھن جانے کے خوف سے قادیانیت چھوڑنے سے ڈرتے ہیں۔ اگر حکومت آج تمام رہائشی لوگوں کو مالکانہ حقوق عطا کر دے تو لوگوں کی بہت بڑی تعداد اسلام قبول کر سکتی ہے اور ناجائز قابض قادیانیوں کے زیر قبضہ قریباً ے سوا یکڑ قیمتی اراضی فروخت کر کے کروڑوں روپے کا ریونیو اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔ علاقے کے سروے کے دوران لوگوں سے بات چیت میں یہ امر سامنے آیا کہ مقامی مسلمان قادیانی سیکورٹی فورسز اور دفتر مختار عام کے قبضہ گروپ سے تنگ ہیں، اگر حکومت نے فوری طور پر کوئی پیش بندی نہ کی تو اس کے خلاف علاقے میں بڑے پیمانے پر احتجاج شروع ہو سکتا ہے۔

(مطبوعہ ''روزنامہ امت'' کراچی، ۲۹؍اکتوبر ۲۰۱۰ء)

مرزائی سربراہوں کی رنگین زندگیاں اور ان کی خوفناک اموات

سید منیر بخاری*

میں پیدائشی قادیانی تھا۔جس کا مجھے دکھ ہے۔ میں نے اپنی زندگی کے ۵۵ سال قادیانی ماحول میں گزارے جس کا مجھے پچھتاوا ہے، پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو مجھے اپنی گزری ہوئی زندگی ایک خوفناک اژدھے کی مانند دکھائی دیتی ہے جس نے زندگی کی تمام خوصورتیوں کو نگل لیا ہو۔

مجھے بچپن سے ہی جھوٹ سے شدید نفرت ہے اور قادیانیت کی چونکہ بنیاد ہی جھوٹ پر ہے اس لیے مجھے قدرتی طور پر قادیانیت سے نفرت تھی۔ میں نے کبھی بھی قادیانیت کی تبلیغ نہیں کی۔ نہ ہی کسی الزام لگنے پر قادیانیت کا دفاع کیا۔ کیونکہ بطور قادیانی جتنا اندر سے قادیانیت کو میں جانتا تھا کوئی مسلمان تو اس کا عشرِ عشیر بھی نہیں جانتا۔ پھر بھی میں ''روایتی قادیانی'' کی سی زندگی گزار رہا تھا۔ یہ ''روایتی قادیانی'' کون ہیں؟ یہ دراصل عام قادیانی میں جو مرزا صاحب اور ان کے جانشینوں کی جعلی نبوتوں خلافتوں اور حماقتوں کو اچھی طرح سے جانتے ہیں لیکن پھر بھی ان کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے۔ خاموشی سے زندگی گزارے چلے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں ایسے مرزائیوں کی کثرت ہے۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی ان کے نام نہاد خلفاء اور قادیانیوں کی ام المؤمنین (معاذ اللہ) اور چھوٹی آپا اور بڑی آپا کو اپنی نجی محفلوں میں ننگی گالیاں دیتے ہیں لیکن جماعت کے عہدیداروں کے سامنے ان کا احترام کرتے ہیں۔اس طرح یہ ایک دوہری زندگی گزار رہے ہیں جو کہ بجا طور پر منافقت کی زندگی ہے۔ان کے اعصاب اس دوہری اداکاری سے ٹوٹ چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب خاتم الانبیاء محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مجھے قادیانی زندگی کے عذاب سے نکالا جس کے لیے میں اللہ عزوجل کا بے شمار شکر ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ باقی قادیانیوں کو بھی اس مصیبت سے نکالے۔ آمین یہ قادیانی بے چارے بے حد مجبور ہیں۔ان کے آپس میں رشتے ہیں جنھوں نے انھیں مجبور کر رکھا ہے کہ خاموشی سے جماعت احمدیہ کے اندر ہی زندگی گزاریں۔بعض نے تو مجبوری کی بنا پر جماعت احمدیہ کو نہ چھوڑنے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔مثلاً میں نے اپنے ایک قریبی رشتہ دار قادیانی کو ڈنمارک کے محمد اسلم علی پوری صاحب کا مضمون پڑھنے کے لیے

*امیر مجلس احرار اسلام جرمنی (سابقہ قادیانی)

دیا تو اس نے کہا ہم نے جماعت نہ چھوڑنے کا اور جماعت کے خلاف مضامین نہ پڑھنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ سچ کا تو سامنا کرو۔ کہنے لگا کہ ہم سچے ہیں یا جھوٹے ہم بہرحال یہ جماعت نہیں چھوڑیں گے۔ ہمارا جینا مرنا رشتہ داری سب کچھ جماعت کے اندر ہی ہے ہم کہاں جائیں؟ میں نے کہا کہ تمہیں خوف ہے کہ سچ پڑھ لو گے تو جھوٹ بھاگ جائے گا ضمیر ملامت کرتا رہے گا۔ میں یہ منافقانہ زندگی گزارتے تنگ آچکا تھا۔ آخر خدا تعالیٰ کو مجھ پر ترس آگیا اور اس نے مجھے جماعت احمدیہ سے نکلنے کا راستہ دکھایا۔ جب میں نے جماعت احمدیہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا تو اپنے قادیانی دوستوں اور رشتہ داروں کو اپنے اس فیصلہ سے آگاہ کیا تو انھیں بھی مشورہ دیا کہ وہ بھی قادیانیت چھوڑ کر اسلام کے دامن میں پناہ لے لیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ بڑی جرات کا کام ہے ہمارے ماں باپ، بہن بھائی بیویاں بیٹیاں داماد اور سب رشتہ دار دوست احمدی ہیں ہم ان سب کو چھوڑ کر احمدیت سے نکلنے کی جرأت نہیں کرسکتے۔ میں نے کہا کہ تم منافقت کی زندگی گزار رہے ہو اسی سے تو یہ زیادہ آسان ہے کہ ایک دفعہ ہمت کر کے جماعت احمدیہ کو خیر باد کہہ دو اور حقیقی زندگی گزارنا شروع کردو۔ لیکن وہ یہ جرأت نہ کرسکے اور جب میں نے احمدیت یعنی قادیانیت چھوڑی تو وہ مجھ پر رشک کرتے تھے۔ کیونکہ وہ قادیانیت کے چنگل میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں وہ جھوٹ کو سچ کہنے پر مجبور ہیں۔ وہ جماعت کو چندے ادا کرنے سے تنگ ہیں اس مہنگائی کے دور میں غریبوں سے زبردستی چندہ لینا کہاں کی شرافت ہے؟

شرافت کی جبیں پر ہے پسینہ!

میں نے اپنے قادیانی دوستوں کو جب مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی اور جھوٹی نبوت کے بارے میں لٹریچر بھیجا تو انھوں نے مجھے کہا ہمیں لٹریچر دے کر کیا آپ نے ہمارے وارنٹ نکلوانے ہیں؟ میں نے انھیں کہا کہ کیا تم مرزا غلام احمد قادیانی کو سچا سمجھتے ہو؟ تو وہ مرزا صاحب اور ان کے متعلقین کو ننگی گالیاں دینے لگے۔ میں ان لوگوں کا نام نہیں لینا چاہتا وگرنہ ان کے لیے مشکلات کھڑی ہو جائیں گی ان کا ناطقہ بند کردیں گے مجھے ان پر ترس آتا ہے وہ میری تحریریں پڑھ کر مسکراتے ہیں۔

الفاظ کے پردے میں ہم جن سے مخاطب ہیں وہ جان گئے ہوں گے کیوں نام لیا جائے۔ جماعت احمدیہ کے بعض سادہ دل لوگ بڑوں کی بددعا اور لعنتوں سے بھی ڈرتے ہیں کیونکہ جماعت احمدیہ کے راہنماؤں کا وطیرہ ہے کہ وہ شروع سے ہی اپنے مخالفوں کو موت سے ڈراتے ہیں۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے زندہ رکھے جسے چاہے اپنے ہاں بلا لے۔ اس لیے وہ کسی ایسی موت کی دھمکی سے نہیں ڈرتے اور اسے ان کی دماغی بیماری سے تعبیر کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے بڑے جماعت چھوڑ کر چلے جانے والوں اور جماعت کے اندر رہ کر ان کی مخالفت کرنے والوں کے لیے بددعائیں کرتے ہیں لعنتیں بھیجتے ہیں اور دنیا میں ان کے ذلیل وخوار ہونے کی پیشگوئیاں کرتے رہتے ہیں اور کرتے چلے آئے ہیں۔ جب کہ ختم نبوت کی حفاظت کرنے والے ہمیشہ سرخرو ہوتے ہیں اور یہ ذلیل وخوار!

مرزا غلام احمد قادیانی نے امام مہدی، مسیح موعود نبی رسول کرشن ہونے اور اس طرح دوسرے مختلف

دعوے کیے۔ یہ بیمار ذہنیت کا آدمی تھا جو خود کو حاملہ ہو جانے اور حضرت عیسیٰ کی روح اپنے اندر نفخ ہونے کا دعویٰ کرتا رہا۔ (کشتی نوح مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۵۰ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا قادیانی کا ایک صحبت یافتہ قاضی یار محمد لکھتا ہے کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی (مردانہ) طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے کے لیے اشارہ کافی ہے۔'' (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴، از قاضی یار محمد)

جب سے یہ کائنات تخلیق ہوئی ہے۔ گھٹیا سے گھٹیا ذہنیت کے کسی شخص نے بھی خالق کائنات اللہ وحدہ لاشریک کی پاک ہستی پر ایسا گندا، گھناؤنا، کفریہ اور شرمناک الزام نہیں لگایا۔ ہوسکتا ہے یہ شیطان ہو جس نے مرزا صاحب کے ساتھ یہ جنسی ڈرامہ کھیلا ہو۔ مرزا صاحب کے گندے خیالوں اور گندی حرکتوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے خوفناک عذاب سے دیا اور دنیا ہی میں اپنی نجاست کے ڈھیر پر اس نے آخری سانس لیا۔ (سیرۃ المہدی، جلد اصفحہ ۱۱، از مرزا بشیر احمد ولد مرزا غلام احمد، روایت نمبر ۱۲)

کاش مرزائی مرزا صاحب کے خاتمہ کے حالات پڑھ کر ہی کانوں کو ہاتھ لگالیں اور قادیانیت کو خیر باد کہہ دیں!

مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ہونے کے بعد ان کے پہلے گدی نشین حکیم نورالدین تھے جن کو قادیانی جماعت ''خلیفہ اول'' کے نام سے پکارتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے بیٹے کی روایت کے مطابق حکیم نورالدین انتہائی گندے شخص تھے جو مدتوں نہیں نہاتے تھے۔ یہ ''بدبودار قادیانی خلیفہ گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں جا رہا تھا کہ خدا تعالیٰ نے گھوڑے کو حکم دیا کہ خلیفہ اوّل کا خاتمہ کر دو۔ وہ خلیفہ بحکم الٰہی اس گھوڑے کے بدکنے سے اس نیچے گرنے لگا تو اس کا پاؤں رکاب میں پھنس گیا گھوڑا سرپٹ دوڑتا رہا اور نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والی جماعت کے خلیفہ کی ہڈیاں چٹخاتا رہا۔ جب گھوڑا رکا تو قدرت اپنا حساب پورا کر چکی تھی زخموں نے گنگرین (ناسور) کی صورت اختیار کر لی اور خلیفہ اوّل نورالدین بسترِ مرگ پر ایڑیاں رگڑتے رگڑتے عذابِ الٰہی دنیا میں جھیلتے ہوئے ملک عدم کو سدھار گئے۔ بعد میں خاندان پر بھی مصائب کا پہاڑ ٹوٹا۔ حکیم نورالدین کے دردناک انجام کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود جسے قادیانی جماعت ''خلیفہ ثانی'' کے نام سے جانتی ہے جانشین ہوا خلافت پر جھگڑا ہوا مولوی محمد علی لاہوری کو خلافت نہ ملی مرزا قادیانی کی بیوی نے ریشہ دوانیوں سے اپنے نوجوان بیٹے کو زبردستی خلیفہ بنوا دیا۔ یہ عیاش اور لااُبالی جوان تھا جسے خلافت ملنے پر مرزا قادیانی کے وفادار ساتھی مولوی محمد علی لاہوری احتجاجاً اس جماعت سے نکل گئے۔ اور اپنا لاہوری مرزائیوں کا گروپ تشکیل دے دیا۔ بشیر الدین محمود نے خلیفہ بنتے ہی ایسی گھناؤنی حرکتیں کیں کہ خود شرم بھی شرما گئی۔ ان کی قصرِ خلافت نامی رہائشگاہ دراصل ''قصرِ خباثت'' تھی جہاں عینی شاہدین کے مطابق صرف عقیدتوں کا خراج ہی بھینٹ نہیں چڑھا بلکہ مختلف حیلے بہانوں سے یہاں عصمتیں بھی لٹتی رہیں اس مقدس عیاش نے اپنے شکار گرفت میں لانے کے لیے نہایت دلکش پھندے لگا رکھے تھے اسے معصوم لڑکیوں کو رام کرنے کا ایسا سلیقہ آتا تھا کہ قصرِ خلافت کے عشرت کدے میں جانے والی بہت سی عورتیں اپنی عزت لٹا کر واپس آئیں۔ خلیفہ ثانی مذہب کی آڑ میں عصمتوں پر ڈاکے ڈالتا رہا۔ چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں مختلف حیلوں

بہانوں سے اس عیاش خلیفہ نے عصمتیں لوٹیں اور ظلم پہ ظلم کرتا رہا۔ اس خلیفہ کی رنگین داستانوں کے قادیانی جماعت کے اپنے ہی لوگوں کے تبصرے حلفی بیانات مباہلے اور قسمیں موجود ہیں۔ خدائے برتر ایسے ظالم انسان کو کبھی معاف نہیں کرتے چنانچہ احمدی جماعت کے اس خلیفہ ''ثانی'' جسے قادیانی ''فضل عمر'' بھی کہتے ہیں کی زندگی کا خاتمہ بھی انتہائی دردناک حالات میں ہوا۔ اسے زندگی کے آخری بارہ سال میں بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑتے مرتے دیکھ کر لوگ کانوں کو ہاتھ لگاتے تھے۔ اس کو فالج ہوگیا تھا اس کی شکل وصورت جنونی پاگلوں کی سی بن گئی تھی۔ وہ سر ہلاتا رہتا منہ میں کچھ ممیاتا رہتا اس کے سر کے زیادہ تر بال اڑ چکے تھے۔ پھر بھی انھیں کھینچتا رہتا، داڑھی نوچتا رہتا۔ وہ اپنی ہی نجاست ہاتھ منہ پر مل لیا کرتا تھا۔ بہت سے لوگ ان واقعات اور حالات کے عینی شاہد ہیں۔ اس ''خلیفہ ثانی'' نے ایک بیان میں اعلان کیا کہ جماعت احمدیہ میں اٹھانوے فیصد منافق ہیں جس کی بنا پر جماعت کو ان کے پاگل ہونے کی افواہ اڑانی پڑی۔ ایک لمبا عرصہ اذیت ناک زندگی بستر پر گزارنے کے بعد جب یہ شخصیت دنیا سے رخصت ہوئی تو اس کا جسم بھی عبرت کا نمونہ تھا۔ ایک لمبا عرصہ تک ایک ہی حالت میں بستر پر لیٹے رہنے کی وجہ سے لاش اکڑ کر گویا کہ مرغ کا چرغہ بن چکی تھی۔ ٹانگوں کو رسیوں سے باندھ کر بمشکل سیدھا کیا گیا۔ چہرے پر گھنٹوں ماہرین سے خصوصی میک اپ کروایا گیا۔ جسم کی کافی دیر تک صفائی کی گئی اور پھر عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لیے مرکری بلب کی تیز روشنی میں لاش کو اس طرح رکھا گیا کہ چہرے پر مصنوعی نور نظر آئے لیکن قادیانی تو ساری باتوں سے واقف تھے۔ خدا تعالیٰ ایسے حقیقی انجام اور مصنوعی نور سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے، آمین۔

قادیانی جماعت کے خلیفہ دوم کی تدفین کے بعد اس کے عزیز واقارب اور پوری جماعت احمدیہ نے سکھ کا سانس لیا۔ پھر موروثی وراثت اور چندوں کے نام پر لوٹ مار کا سلسلہ جاری رکھنے کے خاطر انھی کے بڑے بیٹے مرزا ناصر احمد گدی نشین ہوئے۔ یہ حضرت گھوڑوں کی ریس کے بڑے شوقین تھے۔ ان کے اس شہنشاہی شوق نے چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں گھڑ دوڑ کے دوران ایک غریب شخص کی جان بھی لے لی۔ خلیفہ مرزا ناصر احمد نے ۷۸ سال کی عمر میں فاطمہ جناح میڈیکل کی ایک ۲۷ سالہ طالبہ کو یہ کہتے ہوئے اپنے عقد میں لے لیا کہ ''آج دولہا اپنا نکاح خود ہی پڑھائے گا'' اس ۷۸ سالہ بوڑھے دولہا نے اپنے از کار رفتہ اعضاء میں جوانی بھرنے کے لیے کشتوں کا استعمال شروع کر دیا اور کشتوں کے راس نہ آنے پر خود ہی کشتہ ہوگیا۔ اس کا جسم پھول کر کپا ہوگیا اور آناً فاناً خدائے قہار کے قہر کی گرفت میں آ کر کشتوں ہی کی آگ میں جھلس کر ملک عدم کو سدھار گیا۔

آنجہانی مرزا ناصر احمد کا چھوٹا بیٹا مرزا لقمان شادی شدہ تھا اس کا ایک بیٹا تھا۔ مرزا طاہر احمد نے اپنی گدی نشینی کا پروگرام ترتیب دیا تو اس سودے بازی میں اپنی بیٹی کا رشتہ بہت پہلے مرزا لقمان سے کر دیا اس کی پہلی بیوی کو طلاق دلوائی گئی اور اس سے اس کا بیٹا چھین لیا۔ جب مرزا ناصر احمد کی موت کے بعد مرزا طاہر احمد گدی نشین ہوا تو ان کے بڑے سوتیلے بھائی مرزا رفیع احمد خلافت کو اپنا حق سمجھتے ہوئے میدان میں آ گئے۔ ان کی بات نہ مانی گئی تو وہ اپنے حواریوں سمیت سراپا احتجاج بن گئے اور سڑکوں پر آ گئے۔ لیکن انھیں بزور قوت اپنے گھروں میں دھکیل دیا کر ''خلافت'' پر قبضہ کر لیا گیا۔ مرزا

طاہر احمد جماعت کے چوتھے خلیفہ آمرانہ مزاج کے حامل تھے۔ ان کی شروع سے یہ عادت تھی کہ وہ کسی کی بات نہیں مانتے تھے ان کی فرعونی عادات نے نہ صرف مرزا طاہر بلکہ پوری قادیانی جماعت کو دنیا بھر میں ذلیل کیا۔ اپنی زبان درازی ہی کی وجہ سے وہ پاکستان سے بھاگ کر لندن اپنے آقاؤں کے ہاں پناہ گزین ہوئے۔ ان کے دور خلافت میں بھی کسی شخص کی عزت محفوظ نہیں تھی وہ جب چاہتے اور جسے بھی چاہتے پل بھر میں ذلیل کر دیتے۔ انھوں نے نظریں ملا کر بات نہ کرنے کا حکم دے رکھا تھا۔ قادیانی لڑکیوں کو سدا سکھی رہنے کی دعا دینے والا یہ خلیفہ دس لاکھ کا حق مہر لکھوانے کے باوجود اپنی بیٹی کو طلاق سے نہ بچا سکا آخر مرزا لقمان کی پہلی بیوی نے طلاق لینے اور بچہ چھیننے پر بددعا دی ہوگی! مرزا طاہر احمد ہومیو پیتھک ڈاکٹر کہلوانے کے شوقین تھا اور اس کا یہی شوق انسانوں کے لیے مصیبت کا باعث بن گیا۔ مرزا طاہر احمد چاہتے تھے کہ عورتیں صرف ''احمدی لڑکے'' ہی پیدا کریں جن میں ذات پات یا نسل کا کوئی لحاظ نہ ہو۔ قادیانیوں کو ''نرنسل'' پیدا کرنے کی گولیاں دیتے رہے جن میں مردانہ طاقت بند ہونے کا دعویٰ کیا جاتا۔ شاید قدرت ان کے ان ہتھکنڈوں پر ہنس رہی تھی دوسروں کو لڑکے دینے والا یہ ڈاکٹر (ہومیو پیتھک) اپنی بیوی کو لڑکا نہ دے سکا اور ان کے اپنے ہاں تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ جن سے دنیا حقیقت جان گئی۔ خلیفہ طاہر احمد نے اپنی عمر کے آخری چند سالوں میں اس دیدہ دلیری سے جھوٹ بولے کہ کراماً کاتبین بھی ان کے جھوٹ لکھتے ہوئے حیران ہوتے ہوں گے وہ جھوٹ کی انتہا پر پہنچتے ہوئے ایک روز بیس کروڑ احمدیوں کی جماعت کا خلیفہ ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے۔ ان کے ذہنی توازن کا یہ حال تھا کہ امامت کے دوران عجیب و غریب حرکتیں کرتے رہتے۔ کبھی باوضو نماز پڑھاتے تو کبھی بے وضو ہی پڑھا دیتے۔ رکوع کی جگہ سجدہ اور سجدہ کی جگہ رکوع۔ کبھی دوران نماز ہی یہ کہتے ہوئے گھر کو چل دیتے کہ ٹھہرو! ابھی وضو کر کے آتا ہوں۔ غرضیکہ اپنے پیشروؤں کی طرح گرتے پڑتے اٹھتے بیٹھتے لیٹتے روتے مرزا طاہر احمد کی بھی بڑی مشکل سے جان نکلی پھر پرستاروں کے دیدار کے لیے جب لاش رکھی گئی تو چہرہ سیاہ ہونے کے ساتھ ساتھ لاش سے اچانک تعفن اٹھا اور ان پرستاروں کو فوراً کمرے سے باہر نکال دیا گیا اور لاش بند کر کے تدفین کے لیے روانہ کر دی گئی۔ لوگوں نے یہ مناظر براہِ راست ٹی وی پر دیکھے۔ کافی لوگ اس کے گواہ ہیں۔

میں اپنے قادیانی دوستوں اور رشتہ داروں سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ نے تو اپنے روحانی سربراہوں کی حیات اور اموات کو دیکھا ہے پھر قادیانی چنگل سے کیوں نہیں نکل جاتے؟ مجھے آپ لوگوں سے ہمدردی ہے کیونکہ میرا اور آپ کا ۵۵ سال کا ساتھ رہا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ جس طرح اس نے قادیانیت سے نکلنے میں میری غیبی مدد فرمائی ہے اس طرح باقی قادیانیوں کی بھی مدد فرمائے اور وہ منافقت کی زندگی چھوڑ کر حقیقی زندگی گزارنا شروع کر دیں۔ آمین یارب العالمین

......☆......☆......☆......

زبان میری ہے بات اُن کی

ساغر اقبالی

☆ پابندی کے باوجود ڈھاکہ میں قائم پاکستانی سفارت خانہ شراب کا مقرر کردہ کوٹہ استعمال کراتا ہے (بنگلہ دیشی سفارت کار)
یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود
☆ عاصمہ جہانگیر سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی صدر بن گئیں (ایک خبر)
چراغِ خانہ ہی بن کر نباہ لیتی تو اچھا تھا — بہت کچھ بن کے بھی تو پھر وہی عورت کی عورت ہے
☆ حج کرپشن، عمارتیں کرایہ پر لینا وزیر نہیں، کمیٹی کا کام ہے (وزیر مذہبی امور حامد سعید کاظمی)
وزیر تو صرف وزارت کے ہلارے لینے کے لیے ہوتا ہے
☆ بدنیت تو ہوسکتا ہوں، کرپشن نہیں کرسکتا (حامد سعید کاظمی)
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔
☆ پارلیمنٹ وہ کام کردکھائے گی جو کسی پارلیمنٹ نے نہیں کیا (گیلانی)
غریب کے لیے جینا دوبھر کردیا جائے گا
☆ مشرف کا پینا پلانا کسی سے چھپا نہیں (جنرل (ر) خواجہ ضیاء الدین)
جتنے شراب زادے ہیں اسلام کے خلاف — ان بزدلوں کی ہر کہیں توہین چاہیے
☆ جی ایس ٹی سے مہنگائی میں اضافہ نہیں، کمی ہوگی (قمر زمان کائرہ)
گلا گھونٹنے سے بندہ مرے گا نہیں، صحت بحال ہوگی
☆ امریکہ نے آسیہ کو پناہ دینے کی پیشکش کردی (ایک خبر)
ڈاکٹر عافیہ کو قید کی سزا سنادی۔
☆ قانون توہین رسالت بدلنے کے لیے کمیٹی قائم (ایک خبر)
سوروں کا لشکر، درندوں کی ڈار — بدلنے چلی ہے خدا کا نظام
☆ امریکہ کا ساتھ چھوڑ دیں تو امن کی گارنٹی کون دے گا؟ (قمر زمان کائرہ)
یا ناصر امریکہ یا حافظ امریکہ
☆ قانونِ توہینِ رسالت کالا قانون ہے (گورنر سلمان تاثیر)
کالی عینک، کالی کار، کالی شکل، کالا کردار، تبرّا ہے بے شمار، لعنتِ خدائے قہار و جبار

ادارہ

اخبارالاحرار

عاصمہ جہانگیر کو اپنے منصب کے غلط استعمال کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا: ختمِ نبوت کانفرنس، ہارون آباد

ہارون آباد (۲۸ر نومبر) انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ کے زیر اہتمام خانقاہ خاکوانی ھارون آباد میں تین روزہ ''ختمِ نبوت کورس'' کے اختتام پر مولانا ناصر الدین خاں خاکوانی کی زیر صدارت منعقدہ ایک روزہ عظیم الشان ''ختمِ نبوت کانفرنس'' کے مقررین نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ عاصمہ جہانگیر نے سپریم کورٹ بار کے صدر بننے کے بعد اپنے اس منصب کو آئین کی اسلامی دفعات کے خاتمے یا قادیانیت کو پرموٹ کرنے کے لئے استعمال کیا تو سخت مزاحمت کی جائے گی اور دینی جماعتیں ملک کے نظریاتی و اسلامی تشخص کی پرامن جدوجہد کو ہر حال میں جاری رکھیں گی مقررین نے انتباہ کیا کہ حکومت امتناع قادیانیت ایکٹ کے عملی نفاذ کے تقاضے پورے کرے اور چناب نگر (ربوہ) میں سکیورٹی کے نام پر قادیانی راج کو ختم کرے ورنہ ہولناک کشیدگی جنم لے گی جس کی ذمہ داری قادیانیوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں پر عائد ہوگی کانفرنس کی دونشتوں سے انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ پاکستان کے امیر مولانا محمد الیاس چنیوٹی (ایم پی اے)، قاری محمد رفیق وجھوی، مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ، جمعیت علماء اسلام (س) کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی اور کئی دیگر مقررین نے خطاب کیا۔

☆☆☆

شاتمۂ رسول آسیہ مسیح کو سرکاری پروٹوکول فراہم کرنے پر دینی جماعتیں سراپا احتجاج

لاہور (۲۶ر نومبر) توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجرمہ آسیہ کی سرکاری پروٹوکول میں رھائی گورنر پنجاب اور حکومت کی طرف سے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرموں کی حوصلہ افزائی کے خلاف ملک بھر میں ''یومِ احتجاج'' منایا گیا متحدہ تحریکِ ختمِ نبوت، تحریک حرمتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مجلس احرارِ اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، جماعتِ اسلامی، انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ، اہلسنت والجماعت، پاکستان شریعت کونسل، جمعیت علماء پاکستان اور کئی دیگر جماعتوں کی طرف سے اجتماعات نماز جمعۃ المبارک میں سخت احتجاج اور احتجاجی مظاہروں کی اطلاعات موصول ہوئیں ہیں مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری، پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، تحریک حرمتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کنونیئر مولانا امیر حمزہ، جمعیت علماء اسلام (س) کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی، عبداللطیف خالد چیمہ، قاری محمد رفیق وجھوی، سید محمد کفیل بخاری، قاری محمد یوسف احرار، ڈاکٹر محمد فرید احمد پراچہ، مولانا محمد امجد خان، مولانا محمد مغیرہ، قاری شبیر احمد عثمانی، حافظ محمد عابد مسعود اور متعدد دیگر رہنماؤں نے مختلف مقامات پر اپنے خطابات اور بیانات میں گورنر پنجاب کے قانون تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کی شدید مذمت کی اور سخت تنقید کا نشانہ بنایا سید عطاء المھیمن بخاری نے دارِ بنی ھاشم ملتان میں

بڑے احتجاجی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس، منصب رسالت وختم نبوت کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کرکے کفر والحاد کے حامیوں اور گستاخان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بند باندھیں گے، مولانا زاہدالراشدی نے مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں خطاب کرتے ہوئے کہاہے کہ آسیہ مسیح کے خلاف عدالتی فیصلہ کرنے کے بعد گورنر پنجاب کا رویہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ کن لوگوں کی نمائندگی کررہے ہیں یہ طرز عمل نظام عدل پر مکمل عدم اعتماد ہے مولانا عبدالرؤف فاروقی نے جامع مسجد خضریٰ سمن آباد لاہور میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آسیہ مسیح کوسزا عدالت نے دی گورنر پنجاب سرکاری وسائل سے توہین رسالت کی ترغیب دے رہے ہیں، عبداللطیف خالد چیمہ نے کہاہے کہ وفاقی وزیر اقلیتی امور شہباز بھٹی کون ہوتے ہیں جن کو ۲۹۵۔سی جیسے قانون میں ترمیم کرنے والی کمیٹی کا سربراہ بنایا گیا ہے یہ عیسائی مسلم لاء کے حوالے سے مکمل جاہل ہے اس کو مسلمانوں کے مذہبی عقائد اور دینی جذبات ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ملک بھر میں نماز جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں قراردادوں کے ذریعے پنجاب حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس حساس اور اہم مسئلہ پر اپنی پوزیشن واضح کرے، وفاقی وزیر اقلیتی امور شہباز بھٹی سے وزارت کا قلمدان واپس لیا جائے امتناع قادیانیت ایکٹ پر مؤثر عمل درآمد کیا جائے ایک قرارداد میں کہا گیا کہ یہ قانون ضیاء الحق کا نہیں قرآن وحدیث سے ماخوذ ہے اور اسمبلی سے منظور شدہ ہے اس قانون کو کالا قانون کہنے والوں کے دل ودماغ سیاہ ہوچکے ہیں ان کے دلوں پر مہریں لگ گئیں ہیں اور وہ گستاخان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید وحمائت اور حوصلہ افزائی کرکے دینی غیرت کا جنازہ نکال رہے ہیں مختلف مقررین نے کہاہے کہ بھٹو مرحوم نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا مگر بھٹو کی سیاسی کمائی کھانے والی موجودہ پیپلز پارٹی قادیانیوں اور گستاخوں کو نواز رہی ہے متعدد مقررین نے کہاہے کہ صدر ضیاء الحق مرحوم کی مجلس شوریٰ میں رکن کے طور پر بیٹھنے والے آج وزیراعظم کے منصب پر متمکن ہیں اور مرکز وپنجاب میں ضیاء الحق کی باقیات کثرت میں موجود ہیں مقررین نے یہ بھی کہاہے کہ وفاقی وزیر قانون بابر اعوان کا یہ کہنا کہ ''جب تک میں حکومت میں ہوں ۲۹۵۔سی کے قانون کو کوئی ختم نہیں کرسکتا'' کا ہم خیر مقدم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بابر اعوان اور ہم بے شک دنیا میں رہیں یا چلے جائیں ان شاء اللہ تعالیٰ اس قانون کو کوئی ختم نہیں کرسکے گا بلکہ اس قانون کو ختم کرنے والے ختم ہوجائیں گے وہ اپنے پیشوا حکمرانوں کے انجام سے کوئی سبق حاصل کریں علاوہ ازیں متحدہ تحریکِ ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے کنونیئر عبداللطیف خالد چیمہ نے کہاہے کہ سرکاری طور پر یہ بات صریحاً الزام ہے کہ آسیہ مسیح کے رشتے دار روپوش ہوگئے ہیں حالانکہ وہ اُسی گاؤں میں اپنی معمول کی زندگی گزار رہے ہیں۔

☆☆☆

قانون تحفظ ختم نبوت کو چھیڑا گیا تو مقابلہ کیا جائے گا: مجلس احرار اسلام

ملتان (۲۶ر نومبر) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ قانونِ توہینِ رسالت کو ختم یا غیر مؤثر کیا گیا تو ملک میں لاقانونیت، انارکی اور خانہ جنگی ہوگی۔

وہ دارِ بنی ہاشم ملتان میں احتجاجی اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔انھوں نے کہا کہ قانون ہی جرم کے راستے میں رکاوٹ ہے۔قانون باقی رہے گا تو اس پر عمل بھی ہوگا۔انھوں نے کہا کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا'' جو

انبیاء کو گالی دے اسے قتل کر دو' فرمانِ نبوی قانونِ شریعت ہے۔ حکمران امریکا سے نہیں اللہ سے ڈریں۔ قانونِ توہینِ رسالت کو ختم یا بدلنے والے نیست و نابود ہو جائیں گے۔ تحفظِ ناموسِ رسالت کے لیے ہر مسلمان مرنے کے لیے تیار ہے۔

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ آسیہ کیس کو غلط رنگ میں پیش کر کے عوام کو دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ آسیہ نے مقدمہ درج ہونے سے پہلے بھی جرم کا اقرار کیا اور بعد میں بھی۔ مقدمے کا اندراج ڈی پی او کے حکم پر ہوا۔ تفتیش کے دوران بھی آسیہ نے جرم کا اعتراف کیا لیکن گورنر سلمان تاثیر جھوٹ بول کر اسلام اور وطن کی نمک حرامی کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ قانونِ توہین رسالت کے نفاذ کے طریقۂ کار کو بہتر بنانے کے لیے علماء کی رہنمائی میں کمیٹی بنائی جائے۔ ہم شہباز بھٹی کی سربراہی میں کمیٹی مسترد کرتے ہیں۔

☆☆☆

شاتم رسول آسیہ کو رہا کرنا دین دشمنی ہے: سید عطاء المہیمن بخاری

(ملتان نیوز رپورٹر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری، سیکرٹری جنرل عبد اللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری، قاری محمد یوسف احرار اور مولانا محمد مغیرہ نے کہا ہے کہ رات کے اندھیرے میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کیس میں سزا یافتہ آسیہ بی بی کو اسلام آباد منتقل کر کے بیرون ملک بھجوانے کی کوشش میں مشغول حکمران وبال بد کا شکار ہو کر خود ڈوبنے کا سامان مہیا کر رہے ہیں۔ مجلس احرار اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ آسیہ بی بی اگر بے گناہ تھی تو قانونی و عدالتی راستہ اختیار کیا جاتا اور ہائی کورٹ میں اپیل کی جاتی۔ سرکاری نگرانی میں خفیہ انداز میں جیل سے نکالنا پاکستان کے نظام عدل کی صریحاً توہین، دین دشمنی اور آئین سے غداری ہے۔ (روزنامہ اسلام، ۲۴ر نومبر)

☆☆☆

امت مسلمہ توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں تبدیلی برداشت نہیں کرے گی۔ مجلس احرار اسلام

کراچی (پ ر) وفاقی وزیر اقلیتی امور شہباز بھٹی اور گورنر پنجاب سلمان تاثیر توہین عدالت کے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار اسلام کراچی کے رہنماؤں مولانا احتشام الحق احرار، مفتی فضل اللہ الحمادی، مفتی عطاء الرحمٰن قریشی، مفتی جمال عتیق، مولانا عبد الغفور مظفر گڑھی، قاری علی شیر قادری احراری اور ابو محمد عثمان احرار نے کہا ہے کہ یہود و نصاریٰ کے دباؤ پر قانون توہین رسالت میں تبدیلی کی باتیں کرنے والے بزدل اور قومی مجرم اور ملک و ملت کے غدار قادیانیوں کی سرپرستی کر رہے۔ امریکی اشارہ پر ملک میں افراتفری پھیلانے کے درپے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت کذاب و دجال سامراج کے نوکر اور غلام ہیں۔ ڈالر کا حصول ان کا مذہب ہے۔ جمہوریت کی چھتری کے نیچے سانپ اور بچھو اور حشرات الارض پل رہے ہیں۔ کرپشن، غبن، دھوکہ، مکر و فریب کے بادشاہ زرداری اور ان کے اتحادی نظریہ پاکستان کی کھلے عام دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ ملعون آسیہ کو ملک سے فرار کرانے کی کوشش اسلام سے غداری کا ارتکاب اور آئین کی توہین ہے۔ (روزنامہ اسلام، ۲۲ر نومبر)

☆☆☆

امریکہ، یورپ بے جامداخلت بند کریں توہین رسالت قانون کے خاتمہ سے انارکی بڑھے گی: مجلس احرار اسلام

گستاخ رسول آسیہ کو رہا کیا گیا تو ملک گیر تحریک شروع کریں گے: سید عطاء المہیمن بخاری

لاہور (پ ر، سٹاف رپورٹر) مجلس احرار اسلام پاکستان اور تحریک تحفظ ختم نبوت نے پاکستان میں عیسائیوں سے امتیازی سلوک کے حوالے سے پوپ بنی ڈکٹ کے بیان کو مسترد کیا ہے اور قانون توہین رسالت کو ختم کرنے کے حوالے سے وفاقی وزیر اقلیتی امور شہباز بھٹی کے بیان پر شدید ردعمل ظاہر کیا ہے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری اور سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ امریکہ و یورپ پاکستان کے مذہبی و اندرونی معاملات میں جارحانہ مداخلت کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ۲۹۵ سی اور تحفظ ختم نبوت جیسے قوانین پوری ملت اسلامیہ کے عقیدت اور جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ یہ قوانین نہ تو امتیازی ہیں اور نہ ہی کسی اقلیت کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اس قسم کے قوانین کے خاتمے کا مقصد یہ ہوگا کہ لوگ قانون کو ہاتھ میں لے کر خود مجرموں کو سزا دینے لگیں گے اور ملک میں انارکی بڑھے گی۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد مغیث، قاری محمد یوسف احرار اور میاں محمد اویس نے کہا ہے کہ وفاقی وزیر اقلیتی امور کا یہ کہنا کہ حکومت نے توہین رسالت قانون میں ترمیم کا تہیہ کر لیا ہے ملک کو لاقانونیت کی طرف لے جانے اور انارکی کو فروغ دینے کی شعوری کوشش ہے۔ انھوں نے کہا کہ قانون کا اطلاق اپنی جگہ پر ہے اور اگر غلط استعمال کی بات ہے تو تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۰۲ سمیت دیگر قوانین کا کیا غلط استعمال نہیں ہوتا؟ انھوں نے کہا کہ کبھی دفعہ ۳۰۲ سمیت دیگر دفعات کے غلط استعمال کی وجہ سے کسی نے ان قوانین کے خاتمے کا مطالبہ کیوں نہیں کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ کچھ اور ہے۔ انھوں نے کہا کہ غازی علم الدین شہیدؒ کا کردار زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ (روزنامہ خبریں، ۲۱ر نومبر)

☆☆☆

۲۹۵ سی اور تحفظ ختم نبوت جیسے قوانین پوری ملت اسلامیہ کے عقیدے اور جذبات کے ترجمانی کرتے ہیں، یہ قوانین ہرگز امتیازی ہیں نہ کسی اقلیت کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں: سید عطاء المہیمن بخاری

محض ایک مفروضہ پر قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ختم کرنے کا مقصد مسلمانوں کے ایمان اور عقیدے سے کھیلنے والی بات ہے، ایسا ہرگز نہیں ہونے دیں گے: پروفیسر خالد شبیر احمد، سید کفیل بخاری

ملتان (نیوز رپورٹر) مجلس احرار اسلام نے میں عیسائیوں سے امتیازی سلوک کے حوالے سے پوپ بنی ڈکٹ کو مسترد کیا ہے اور قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کے حوالے سے وفاقی وزیر اقلیتی امور شہباز بھٹی کے بیان پر شدید ردعمل ظاہر کیا ہے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری اور سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ امریکہ ہمارے مذہبی و اندرونی معاملات میں بے جا مداخلت کر رہا ہے انھوں نے کہا کہ ۲۹۵ سی اور تحفظ ختم نبوت جیسے قوانین پوری ملت اسلامیہ کے عقیدے اور جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ یہ قوانین نہ تو امتیازی ہیں نہ ہی کسی اقلیت کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں۔ محض ایک مفروضہ قائم کر کے مسلمانوں کے ایمان اور عقیدے سے کھیلنے والی بات

ہے۔انھوں نے کہا کہ اس قسم کے قوانین کے خاتمے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ قانون کو ہاتھ میں لے کر خود سزا دینے لگیں اور ملک میں انارکی بڑھے۔مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد منیر، قاری محمد یوسف احرار، اور میاں محمد اویس نے کہا ہے کہ وفاقی وزیر اقلیتی امور کا یہ کہنا کہ ''حکومت نے توہین رسالت (الف) قانون میں ترمیم کا تہیہ کرلیا ہے'' ملک کو لاقانونیت کی طرف لے جانے اور انارکی کو فروغ دینے کی ناپاک کوشش ہے۔انھوں نے کہا کہ قانون کا اطلاق اپنی جگہ پر ہے انھوں نے کہا کہ قانون کا اطلاق اپنی جگہ پر ہے اور اگر غلط استعمال کی بات ہے تو تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۰۲ سمیت دیگر قوانین کا کیا غلط استعمال نہیں ہوتا؟ انھوں نے کہا کہ کبھی دفعہ ۳۰۲ سمیت دیگر دفعات کے غلط استعمال کی وجہ سے کسی نے ان قوانین کے خاتمے کا مطالبہ کیوں نہیں کیا۔معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ کچھ اور ہے۔انھوں نے کہا کہ غازی علم الدین شہیدؒ کا کردار زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔(روزنامہ اسلام، ۲۱ر نومبر)

☆☆☆

حکومت دینی کام کرنے والوں کے لیے مشکلات پیدا کررہی ہے: ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن پاکستان

لاہور (۲۱ر نومبر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری، سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ، قاری محمد یوسف احرار، سید محمد کفیل بخاری اور میاں محمد اویس نے لاہور میں روحانی اصلاحی ''مرکز سراجیہ'' (گلبرگ لاہور) پر پولیس چھاپے اور عملے کو ہراساں کر کے مرکز سراجیہ کے تقدس کو پامال کرنے کے واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اس کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کرائی جائیں اور اصل وجوہ کو بلا تاخیر سامنے لایا جائے احرار رہنماؤں نے کہا ہے کہ حکومت عالمی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے دینی اداروں اور تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے کام کرنے والوں کو ریاستی جبر کا نشانہ بنا رہی ہے علاوہ ازیں ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن نے بھی مرکز سراجیہ پر غیر قانونی اور بلا جواز چھاپے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے شہری و انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے تعبیر کیا ہے فاؤنڈیشن کے چیئرمین چوہدری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے اپنے بیان میں الزام عائد کیا ہے کہ حکومت انسانی فلاح و بہبود اور دینی کام کرنے والوں کے لیے مشکلات پیدا کررہی ہے انھوں نے انسانی حقوق کے حوالے سے کام کرنے والی تمام تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ جانبداری ترک کر کے خالص انسانی و شہری حقوق کی بنیاد پر غیر جانبداری سے اپنی آواز بلند کریں اور سرکاری انتظامیہ اور پولیس کے ظلم کا شکار ہونے والوں کے حق میں آواز بلند کریں دریں اثنا متحدہ تحریک ختم نبوت نے بھی مرکز سراجیہ پر چھاپے کو فسطائی ہتھکنڈہ قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے۔

☆☆☆

برطانوی عدالت میں قادیانیوں کو شکستِ فاش: تحریکِ تحفظِ ختم نبوت کے کارکنوں کی ایک اہم کامیابی

لاہور (۲۱ر نومبر) متحدہ تحریک ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر نے برطانیہ میں ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی تنظیموں اور اداروں کے بارے میں لندن کی ایک عدالت میں قادیانیوں کی طرف سے لگائے جانے والے الزامات سے بریت کو عالمی سطح پر تحریک ختم نبوت کی بڑی کامیابی قرار دیا ہے اور کہا کہ عالمی سطح پر تحریک ختم نبوت کے پرامن کام کو اس فیصلے سے تقویت ملے گی یاد رہے کہ ساؤتھ ایسٹ لندن کے پراسیکوشن سروس کے سامنے گزشتہ دنوں قادیانی

جماعت کی جانب سے ایک پٹیشن پیش کی گئی تھی جس میں مؤقف اختیار کیا گیا تھا کہ ٹوٹنگ اسلامک سنٹر کے تحت ہونے والے مذاکرے میں برطانوی ختم نبوت کے قائدین نے جو تقاریر کیں وہ قادیانی جماعت کے خلاف نفرت پھیلانے کے زمرے میں آتی ہے جو برطانوی قانون کے مطابق ہیٹ کرائم ہے قادیانی جماعت کی جانب سے اس حوالے سے ٹوٹنگ اسلامک سنٹر میں کی جانے والی تقاریر کی آڈیو ویڈیو کلپس سمیت دیگر مواد بطور ثبوت فراہم کیا گیا تھا اور استدعا کی گئی تھی کہ لندن میں کام کرنے والی ختم نبوت تنظیموں کو ہیٹ کرائم کے قانون کے تحت قادیانیوں کے خلاف سرگرمیوں سے روکا جائے اوران پر پابندیاں عائد کی جائیں بعدازاں کراؤن پراسیکوشن سروس سی پی ایس کے بینچ نے فراہم کردہ تمام شوائد کا جائزہ لینے کے بعد فیصلہ دیا ہے کہ یہ معاملہ ہیٹ کرائم کی زد میں نہیں آتا یادر ہے کہ لندن سمیت برطانیہ کے مختلف شہروں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ختم نبوت اکیڈمی انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ لندن ختم نبوت ایجوکیشن سنٹر برمنگھم اور احرار ختم نبوت مشن گلاسگو سمیت متعدد ادارے اور تنظیمیں برطانوی قانون کے دائرے میں مسلسل کام کررہے ہیں یہ تنظیمیں اپنے اجتماعات وبیانات میں مسلسل زور دیتی آرہی ہیں کہ مسلمان نئی نسل کو اسلامی تعلیمات اور تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت سے آگاہ کرنے کیلئے ضروری اقدامات کریں اور نئی نسل کے ایمان وعقیدے کو محفوظ بنانے کیلئے اپنی کوششیں جاری رکھیں مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہدالراشدی، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کے امیر مولانا محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے جمعیت علماء اسلام (س) کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی نے برطانوی عدالت کے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے مستحسن قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ لندن کی عدالت میں شکست کے بعد اپنی متعینہ اسلامی وآئینی حیثیت کو تسلیم کرلیں اور پوری ملت اسلامیہ نے جو فیصلے کیے ان سے اعراض نہ برتیں نیز اسلام کا ٹائٹل استعمال کر کے اسلام اور مسلمانوں کے حقوق غصب نہ کریں متحدہ تحریک ختم نبوت کی مرکزی رابطہ کمیٹی کے کنوینئر عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ ہیٹ کرائم کے حوالے سے برطانوی عدالت میں قادیانیوں کو دلائل کی دنیا میں منہ کی کھانی پڑی ہے برطانوی عدالت نے ختم نبوت کی تنظیموں اور مسلم کمیونٹی کے خلاف قادیانی مقدمے اور دلائل کو خارج کر کے انصاف کے تقاضے پورے کیے ہیں جس سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ تحریک ختم نبوت سے وابستہ جماعتیں قانونی دائرے میں اپنا کام کررہی ہیں لندن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ختم نبوت کے عالمی مبلغ عبدالرحمٰن یعقوب باوا، ختم نبوت اکیڈمی لندن کے ناظم سہیل باوا، ختم نبوت ایجوکیشن سنٹر برمنگھم کے ڈائریکٹر مولانا امدادالحسن نعمانی، احرار ختم نبوت مشن برطانیہ کے صدر شیخ عبدالواحد سیکرٹری جنرل عرفان اشرف چیمہ نے عدالتی فیصلے پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم برطانوی قانون کے دائرے اور شہری حقوق کو ملحوظ رکھ کر تحریک ختم نبوت کے کام کو منظم کررہے ہیں اپنے مسلمانوں کے دین وعقیدے کو محفوظ رکھنا اور دنیا کو اسلام اور قادیانیت کے بنیادی فرق سے آگاہ کرنا اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں قادیانی عقائد اور گستاخیوں سے پوری دنیا کو باخبر کرنا ہماری ذمہ داری ہے جس سے ہم دستبردار نہیں ہوسکتے انہوں نے کہا کہ نفرت ہمارا مقصد نہیں بلکہ قادیانیوں کا وطیرہ ہے جو اپنے نہ ماننے والوں پر لعنتیں اور گالیاں بھیجتے ہیں۔

☆☆☆

علماء کرام نئی نسل کے ایمان کی حفاظت کے لیے عملی کردار ادا کریں: شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق

عید الاضحیٰ پر جانور کی قربانی ہر صاحب نصاب پر ضروری ہے، نئے دانشور شریعت کو مشورہ دے کر فکری ارتداد کا راستہ ہموار کر کے امت پر ظلم نہ کریں

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات ابدی ہیں، انھی میں حکمت وفلاح اور دنیا وآخرت کی نجات مضمر ہے، قرآن وسنت سے انحراف ناکامی وگمراہی ہے

اللہ کی مخلوق کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلا کر ایک اللہ کی غلامی میں لانے کے لیے حکومت الٰہیہ کے قیام کے نعرے سے متاثر ہوں، چیچہ وطنی میں خطاب

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) جامعہ خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق جالندھری نے کہا ہے کہ عید الاضحیٰ پر جانور کی قربانی ہر صاحب نصاب پر ضروری ہے نئے نئے دانشور شریعت کو مشورہ دے کر فکری ارتداد کا راستہ ہموار کر کے امت پر ظلم نہ کریں وہ مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی میں فلسفۂ قربانی کے موضوع پر ایک بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات ابدی ہیں۔ انھی میں حکمت وفلاح اور دنیا وآخرت کی نجات مضمر ہے۔ انھوں نے کہا کہ قرآن وسنت اور اسوۂ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے انحراف میں ناکامی وگمراہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ بعض دانشور اور کالم نویس اپنے کفر والحاد کو جدیدیت کے پردے میں ملفوف پیش کر کے نسلِ نو کو دین سے دور کر کے بیزاری پیدا کر رہے ہیں۔ ایسے میں تمام مکاتب فکر کے علماء ومفکرین کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ نئی نسل کے عقیدہ وایمان کو محفوظ بنانے کے لیے عملی اقدامات کریں۔ بعد ازاں علماء کرام، احرار کارکنوں اور شہریوں سے کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد صدیق جالندھری نے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا محمد علی جالندھری جیسے اکابر نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ ارتداد مرزائیہ کے سدباب کے لیے جو گراں قدر خدمات انجام دیں وہ ہماری قومی وملی تاریخ کا سنہری باب ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام برصغیر میں تحریک ختم نبوت کی بانی جماعت ہے اس جماعت کے رہنماؤں اور جفاکش کارکنوں نے ایثار وقربانی کی جو مثالیں قائم کیں وہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ انھوں نے کہا کہ اللہ کی مخلوق کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلا کر ایک اللہ کی غلامی میں لانے کے لیے ''حکومت الٰہیہ'' کے قیام کا جو نعرہ مجلس احرار اسلام نے بلند کیا میں نظریاتی طور پر اس سے اتنا زیادہ متاثر ہوں کہ اگر میں تدریسی زندگی اختیار نہ کرتا تو میں مجلس احرار اسلام میں شامل ہو جاتا انھوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ امت کے ۱۴ سو سالہ متفقہ عقائد کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو درست کریں اور اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اصلاحی بزرگوں سے اپنا تعلق جوڑیں۔ (روزنامہ اسلام، ۱۴ رنومبر)

☆☆☆

پاکستان کو ۹۹ء والی حالت تک پہنچانے کے ذمہ دار پرویز مشرف اور ان کی پالیسیاں ہیں: عبد اللطیف خالد چیمہ

کسووال (نامہ نگار) مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبد اللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ پاکستان کو ۱۹۹۹ء والی حالت پہنچانے کے ذمہ دار خود پرویز مشرف اور ان کی پالیسیاں ہیں۔ ایٹمی پھیلاؤ اور کشمیر پالیسی کے حوالے سے ان کے بیانات ملکی سلامتی کے لیے سوالیہ نشان ہیں؟ پرویز مشرف کے تازہ انٹرویو اور بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ لال مسجد میں شہید ہونے والوں کی صحیح تعداد بھی رفتہ رفتہ پرویز مشرف کو یاد آ جائے گی شہداء کا خون بے گناہی سر چڑھ کے بولے گا۔ (روزنامہ اسلام، ۱۲ رنومبر)

☆☆☆

قوم انتقام پر اتر آئی تو حکمرانوں کو خس وخاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گی: مولانا سید عطاء المہیمن بخاری

ملتان (نیوز رپورٹر) مجلس احرار اسلام ملتان کے امیر صوفی نذیر احمد، ناظم حاجی ثقلین، ناظم نشریات شیخ حسین اختر لدھیانوی نے حکومت سے قیمتوں میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے اوگرا کی طرف سے عوام پر پٹرول بم گرا دیا گیا ہے۔ پٹرول، ڈیزل، مٹی کا تیل فی لٹر مہنگا کر دیا گیا ہے جس سے ملک میں بڑھتے ہوئے افراط زر اور مہنگائی کے سمندر میں ایک ایسا شدید طوفان اٹھتا ہوا یقینی ہو گیا ہے جو عوام کی رہی سہی قوت خرید بھی ختم کر دے گا۔ حکومت ٹھنڈے دل سے جائزہ لے عوام کے لیے جسم وجان کا رشتہ رکھنا کس طرح ممکن ہو گا عوام خودکشیوں، چوریوں، ڈکیتیوں کے لیے مجبور ہیں۔ حکمرانو! خدا کے لیے عوام کے انتقام سے ڈرو، یہ بھوک کا انتقام تمھیں خس خاشاک کی طرح بہا لے جائے گا۔ حکمرانو! تاریخ سے سبق حاصل کرو اور مہنگائی کے جن کو بوتل میں بند کر دو۔ (روزنامہ اسلام، ۸ر نومبر)

☆☆☆

آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ہم مسلمان نہیں ہو سکتے: سید عطاء المہیمن بخاری

ملتان، بورے والا (پ ر + سٹی رپورٹر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ہم مسلمان نہیں ہو سکتے۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے کہ ہم قرآن وسنت کے احکامات کی بجا آوری والے مسلمان بن جائیں۔ ان خیالات کا اظہار انھوں نے مجلس احرار اسلام اور تحریک ختم نبوت بورے والا کے زیر اہتمام چک ۲۶۱ ای بی کی جامع مسجد میں منعقدہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس سے عبداللطیف خالد چیمہ اور صوفی عبدالشکور احراری نے خطاب اور حافظ محمد اکرم احرار نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔

دریں اثناء مولانا سید عطاء المہیمن بخاری نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کرپشن، غلط پالیسیوں اور قومی اداروں میں بدانتظامی کی وجہ سے عوام مہنگائی میں اضافے سے ''خودکشیاں'' کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ صوفی بزرگ عبداللہ شاہ غازیؒ کے مزار کے احاطے میں خودکش دھماکہ کی ذمہ دار قوتیں امریکی، صہیونی ایجنڈے اور مفادات کے لیے کام کر رہی ہیں۔ (روزنامہ خبریں، ۴ر نومبر)

☆☆☆

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

30 دسمبر 2010ء
جمعرات بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961

اشاریہ ''نقیبِ ختم نبوت'' (2010ء)

مرتب: محمد یوسف شاد

ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' نے جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء میں شہید سید محمد ذوالکفل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا تھا۔ اشاریے میں مذکورہ اشاعت شامل نہیں ہے۔ (م۔ی۔ش)

دل کی بات (اداریہ) :

عنوانات	مضمون نگار	ماہ	صفحہ
اٹھارہویں آئینی ترمیم: خدشات اور تقاضے	مدیر	اپریل	2
اٹھارہویں ترمیم کی منظوری	مدیر	مئی	2
شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمدؒ کا انتقال	مدیر	جون	2
نااہل قیادت اور اداروں کا تصادم	مدیر	جولائی	2
پاک افغان تجارتی معاہدہ اور امریکی سازشیں	مدیر	اگست	2
''مرے وطن کی سیاست کا حال مت پوچھو''	مدیر	ستمبر	2
ریاستی اداروں میں تصادم: انجام کیا ہوگا؟	مدیر	اکتوبر	2
ظلم رہے اور امن بھی ہو......؟	مدیر	نومبر	2
قانونِ توہینِ رسالت اور ہمارے حکمران	مدیر	دسمبر	2

شذرات:

عنوانات	مضمون نگار	ماہ	صفحہ
مولانا سعید احمد جلال پوری اور مولانا عبدالغفور ندیم کی شہادت	محمد عابد مسعود	اپریل	4
ڈاکٹر اسرار احمد کی رحلت/ لاہور میں علماء کا کامیاب اجلاس اور توقعات	محمد عابد مسعود	مئی	4
لاہور میں قادیانی عبادت گاہوں پر حملے/ چناب نگر میں علماء ختم نبوت کی تازہ ترین کامیابی	عبداللطیف خالد چیمہ	جون	3
قادیانی عبادت گاہوں پر حملے: پس منظر، پیش منظر	عبداللطیف خالد چیمہ	جولائی	3
فرانس 24 ٹی وی چینل کے عملے کی چناب نگر آمد			
ختم نبوت کورس/ چناب نگر میں مسلح قادیانیوں کا راج اور حالاتِ حاضرہ	عبداللطیف خالد چیمہ	اگست	3
۷/ستمبر: یوم تحفظ ختم نبوت	عبداللطیف خالد چیمہ	ستمبر	3
فیصل آباد اور کراچی میں قادیانیوں کی تازہ ترین دہشت گردی	عبداللطیف خالد چیمہ	اکتوبر	4
ایک اور جھوٹا مدعی نبوت			

	عبداللطیف خالد چیمہ	نومبر	3
فہمِ ختم نبوت خط کتابت کورس/مجلس احرار اسلام کی ماتحت شاخیں متوجہ ہوں			
قانونِ توہینِ رسالت اور گستاخ آسیہ	عبداللطیف خالد چیمہ	دسمبر	4
دین و دانش:			
اللہ اللہ	شاہ بلیغ الدین	اپریل	6
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی	مولانا عبداللطیف مدنی	مئی	5
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بحیثیت ایک خلیفۂ راشد	مولانا ابوریحان سیالکوٹی	مئی	10
سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہ	ارشاد الرحمٰن	مئی	17
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بحیثیت ایک خلیفۂ راشد (آخری قسط)	مولانا ابوریحان سیالکوٹی	جون	10
خلافتِ معاویہ پر ایک طائرانہ نظر	مہدی معاویہ	جولائی	8
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی	مولانا عبداللطیف مدنی	ستمبر	5
امیر المومنین خلیفہ راشد سیدنا علی رضی اللہ عنہ	سید عطاء المحسن بخاریؒ	ستمبر	8
سیرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک ورق	سید عطاء المحسن بخاریؒ	ستمبر	15
عید الفطر، صدقۃ الفطر	سید ابوذر بخاریؒ	ستمبر	21
جیون کیسے بتائیں؟	ادارہ	اکتوبر	7
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و منصب قرآن کریم کی روشنی میں	مولانا عبداللطیف مدنی	اکتوبر	8
شیخین سا جہاں میں کوئی معتبر کہاں	پروفیسر خالد شبیر احمد	اکتوبر	13
آگ سے بچ جائیے، آگ نہ کھائیے!	ابوطلحہ عثمان	دسمبر	8
شاعری:			
اے سرورِ کون و مکاں (نعت)	سید کاشف گیلانی	اپریل	33
غزل	عابد صدیق مرحوم	اپریل	34
غزل	محمد مختار علی	اپریل	35
ملزم ہیں مجرم تو نہیں	حبیب الرحمٰن بٹالوی	اپریل	36
ترا اسم ہے میری زندگی (حمدیہ)	ڈاکٹر اسلم انصاری	مئی	21
نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	پروفیسر خالد شبیر احمد	مئی	23
حمد باری تعالیٰ	داغ دہلوی	جون	17
نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	پروفیسر محمد اکرام تائبؔ	اگست	23
غزل	پروفیسر خالد شبیر احمد	اگست	24
منقبت سیدنا علی رضی اللہ عنہ/علیؓ: ایک جلوۂ مخفی	سید عطاء المحسن بخاریؒ	ستمبر	24

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	شورش کاشمیریؒ	ستمبر	25
چھوٹا سا سنسار	احفاظ الرحمٰن	ستمبر	26
غزل	پروفیسر خالد شبیر احمد	ستمبر	27
مناجات	سید ابوذر بخاریؒ	اکتوبر	18
نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	سید ابوذر بخاریؒ	اکتوبر	19
غزل	پروفیسر خالد شبیر احمد	اکتوبر	20
کیا ہے آخر زندگی؟	ذوالکفل بخاریؒ	نومبر	ٹائٹل
غزل	سعید اختر	نومبر	5
نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	پروفیسر خالد شبیر احمد	دسمبر	30
منشور مجلس احرارِ اسلام	پروفیسر خالد شبیر احمد	دسمبر	31
گیت	میجر (ر) محمد سعید اختر	دسمبر	32

افکار:

''دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا''	کاشف حفیظ صدیقی	اپریل	12
جمہوریت اور اقتدارِ اعلیٰ	پروفیسر خالد شبیر احمد	اپریل	23
اشتراکیت کے بعد سرمایہ داری کی پسپائی	مولانا محمد احمد حافظ	اپریل	29
مغرب کی دہشت گردی اور درندگی کا ایک باب	مولانا محمد عیسیٰ منصوری	مئی	24
یہ ہیں ہمارے ملک کے سیاست دان	پروفیسر خالد شبیر احمد	مئی	29
امتیازی قوانین کا خاتمہ مطلوب ہے!	عبدالرشید ارشد	مئی	32
کچھ ہونے والا ہے!	عبدالمنان معاویہ	جون	18
چناب نگر: مسلمانوں کے لیے نوگوایریا	سیف اللہ خالد	جولائی	36
عصرِ حاضر کا ٹرومین	خالد اختر کھوکھر	جولائی	39
داتا دربار اور بے بصیرت قیادت!	عبدالرشید ارشد	اگست	4
''تمھارے لیے تمھارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین''	ایوب حامد	اگست	8
ختم نبوت کی تہذیبی اساس	پروفیسر محمد اکرم	اگست	13
سیالکوٹ کا سانحہ	عرفان صدیقی	ستمبر	28
اسلامی ریاست میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ	پروفیسر خالد شبیر احمد	ستمبر	31
طرزِ حکمرانی	عرفان الحق	ستمبر	36
گرفت	عبدالمنان معاویہ	اکتوبر	21
سورج سر پر آن کھڑا ہے	نذیر احمد غازی	نومبر	6

''نئے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں''	پروفیسر خالد شبیر احمد	نومبر	9
پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	پروفیسر محمد حمزہ نعیم	نومبر	15
بابری مسجد کا فیصلہ، عدالت میں انصاف کی دھجیاں	ابوحمزہ	دسمبر	33
چناب نگر کو قادیانی ریاست بنانے کی تیاریاں	سیف اللہ خالد	دسمبر	37

الآثار:

احرار اور اقامتِ حکومتِ الٰہیہ	سید ابوذر بخاریؒ	اپریل	پسِ سرورق
عظمتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	سید ابوذر بخاریؒ	مئی	پسِ سرورق
ملک کی حفاظت	سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	جون	پسِ سرورق
صحابہ معیارِ حق	سید ابوذر بخاریؒ	جولائی	پسِ سرورق
اسلام اور پاکستان	سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	اگست	پسِ سرورق
پیامِ عید	سید عطاء المحسن بخاریؒ	ستمبر	پسِ سرورق
قلم قتلے	شورش کاشمیریؒ	اکتوبر	پسِ سرورق
دفاعِ صحابہ رضی اللہ عنہم	سید ابوذر بخاریؒ	نومبر	پسِ سرورق
ارشادِ گرامی سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما		دسمبر	پسِ سرورق

تحقیق:

سیدنا امیر معاویہؓ کیا سیدنا عثمانؓ کے وصی تھے؟	پروفیسر محمد حمزہ نعیم	اپریل	37
ایک امت، ایک آسمان پھر چاند ایک کیوں نہیں؟	پروفیسر محمد حمزہ نعیم	ستمبر	47
شہادت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ	مولانا ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	دسمبر	10
سازشِ قتلِ حسینؓ: پس منظر، پیش منظر	مولانا ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	دسمبر	14
سیدنا حسین ابن علی سلام اللہ ورضوانہ علیہما	مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ	دسمبر	18

مطالعۂ قادیانیت:

اکھنڈ بھارت: مرزائیوں کا عقیدہ	پروفیسر محمود الحسن قریشی	اپریل	39
قادیانی تحریک: پس منظر اور پیش منظر	زیڈ اے سلہری	مئی	38
قادیانی گروہ کی لندن بسوں پر اشتہاری مہم	مولانا محمد سہیل باوا	مئی	43
قادیانیوں کے متعلق دستوری فیصلے کو ری اوپن کرنے کی کوشش	مولانا زاہد الراشدی	جولائی	14
قادیانی مسئلہ: حقائق کیا ہیں؟	ڈاکٹر محمد عمر فاروق	جولائی	18
قادیانی ڈائریکٹر کا عجیب وغریب دعویٰ	محمد عطاء اللہ صدیقی	جولائی	23
مرزا قادیانی کی عملی حیثیت، اس کے بیٹے مرزا محمود کی نظر میں	مولانا محمد سہیل باوا	جولائی	29
قادیانی مسئلہ: چند گزارشات	قاضی محمد یعقوب	اگست	25

دامن کو ذرا دیکھ، ذرا بندِ قبا دیکھ!	محمد یاسر حبیب	اگست	31
جدید و قدیم مرزا غلام احمد قادیانی	پروفیسر خالد شبیر احمد	اگست	36
خطۂ کشمیر: قادیانی سازشیں	قاری عبدالوحید قاسمی	اگست	39
۷ ستمبر: یومِ تحفظ ختم نبوت	محمد عابد مسعود ڈوگر	ستمبر	41
قادیانی اسرائیلی گٹھ جوڑ سے الجزائر میں ارتدادی سرگرمیاں پھیلانے کی کوشش	الجزائری اخبار کی رپورٹ	اکتوبر	45
دورِ حاضر کے جدید ذرائع ابلاغ اور تحریک تحفظِ ختم نبوت کے جدید تقاضے	مولانا شاہ عالم گورکھپوری	نومبر	17
مرزائی سربراہوں کی رنگین زندگیاں اور اُن کی خوفناک اموات	سید منیر بخاری	دسمبر	40

شخصیات:

شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ	شاہ بلیغ الدینؒ	مئی	36
پروفیسر تاثیر وجدان مرحوم	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	ستمبر	38
آغا شورش کاشمیریؒ: ایک عہد ساز شخصیت	مولانا مشتاق احمد چنیوٹی	اکتوبر	25
جانشین امیر شریعت سید ابوذر بخاریؒ	سید یونس الحسنیؒ	اکتوبر	28
جانشین امیر شریعت سے وابستہ چند یادیں	مولانا ابوریحان سیالکوٹیؒ	اکتوبر	31
مولانا ابوریحان عبدالغفور سیالکوٹیؒ سے وابستہ چند یادیں	مولانا عبید اللہ	اکتوبر	41
حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ: ایک حق گو عالم دین	محمد احمد حافظ	نومبر	19
ترے خط کھول کر بیٹھا ہوا ہوں (بیاد: ذوالکفل بخاری شہیدؒ)	ڈاکٹر وحید الرحمٰن خان	نومبر	24
دھیمے لہجے کی وہ آواز...... (بیاد: ذوالکفل بخاری شہیدؒ)	سید خالد جاوید مشہدی	نومبر	27
”تمھاری یادیں بسی ہیں دل میں“ (بیاد: ذوالکفل بخاری شہیدؒ)	شعیب ودود	نومبر	29

گوشۂ امیر شریعتؒ:

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ	حبیب جالب	اگست	17
شاہ جی کی باتیں	قاضی محمد اسرائیل گڑنگی	اگست	20
سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ایک خطاب کا اقتباس	ابوسفیان تائب	اگست	21

گوشۂ خاص بیاد: مولانا خواجہ خان محمدؒ:

قافلۂ حق و صداقت کے میر کارواں	مولانا زاہد الراشدی	جون	20
ایک مشفق و محسن اور مربی کی رحلت	سید محمد معاویہ بخاری	اگست	23
وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے	مولانا محمد ازہر	اگست	33
خاموش لوگ بھی بلا کے خطیب ہوتے ہیں	خالد عمران	اگست	36
حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ اور خانقاہ سراجیہ	حافظ حبیب اللہ چیمہ	اگست	38

خواجہ خان محمد رحمتہ اللہ علیہ	رانا عبداللطیف	اگست	42
نابغۂ عصر حضرت اقدس خواجہ خان محمد رحمتہ اللہ علیہ	محترمہ انیس اختر	اگست	44
تذکرہ:			
تاریخ ہائے ولادت وشہادت سید محمد ذوالکفل بخاریؒ	ضیاء الرحمٰن جالندھری	اپریل	46
اقبالیات:			
اقبال اور قادیانیت	ڈاکٹر ایوب صابر	مئی	46
الافتاء:			
یزید پر لعنت کا مسئلہ، علماء احناف و دیو بند کی نظر میں	ادارہ	دسمبر	22
نقد و نظر:			
سجاد ظہیر کی مہم جوئی: چند مزید حقائق	شکیل عثمانی	اپریل	44
حضرت امیر شریعتؒ اور مجلس احرار اسلام	ڈاکٹر محمد عمر فاروق	نومبر	33
سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ کا مسلک	سید محمد کفیل بخاری	نومبر	40
انٹرویوز:			
عبداللطیف خالد چیمہ کا روزنامہ ''اُمت'' کراچی کو دیا گیا انٹرویو	احمد خان	اپریل	8
عبداللطیف خالد چیمہ کا ہفت روزہ ''تکبیر'' کراچی کو دیا گیا انٹرویو	احمد خان	جولائی	41
ختم نبوت اکیڈمی لندن کے امیر مولانا سہیل باوا کا انٹرویو	احمد خان	اکتوبر	47
انتخاب:			
بلا تبصرہ	روزنامہ ''پاکستان''	جون	8
طنز و مزاح:			
زباں میری ہے بات اُن کی	ساغر اقبالی	اپریل	47
زباں میری ہے بات اُن کی	ساغر اقبالی	مئی	53
زباں میری ہے بات اُن کی	ساغر اقبالی	جون	52
زباں میری ہے بات اُن کی	ساغر اقبالی	جولائی	45
زباں میری ہے بات اُن کی	ساغر اقبالی	اگست	49
زباں میری ہے بات اُن کی	ساغر اقبالی	ستمبر	49
زباں میری ہے بات اُن کی	ساغر اقبالی	اکتوبر	53
زباں میری ہے بات اُن کی	ساغر اقبالی	دسمبر	45
حسنِ انتقاد (تبصرۂ کتب):			

جون: محمد اسد خان ملتانی ۔فکرِ اقبال کا نمائندہ شاعر (مصنف: ڈاکٹر مختار احمد ظفر۔ص ۵۳

راجہ محمد عبداللہ نیاز (خطۂ ملتان کی تحقیقی اور قومی شعری روایت کا منفرد حوالہ) مصنف: ڈاکٹر مختار احمد ظفر۔ص ۴۳

ابلاغِ حق (مرتب: مولانا عبدالرشید انصاری) ص ۵۵

فلسفۂ اسمائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (مصنف: ڈاکٹر طاہر مصطفی) ص ۵۶

جولائی: نام، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل فرمائے (مصنف: الشیخ العلامہ عبداللہ ابراہیم، ترجمہ: مولانا شیر الرحمٰن۔ص ۴۶

تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت (پنجاب) (مصنف: محمد نذیر رانجھا) ص: ۴۷

قلم کے چراغ (ترتیب و تدوین: پروفیسر محمد اقبال جاوید) ص: ۴۸

احکام الحج/ حج اور سفرِ حج کی مسنون دعائیں/ احکام عمرہ (مؤلف: مولانا مفتی محمد طاہر مسعود) ص: ۵۰

ماہنامہ ''مسیحائی'' کراچی ۔ہادئ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نمبر (مدیر: مخدوم زادہ خیر الدین انصاری) ص: ۵۱

اللہ وحدہ لاشریک لہ اور خدا (مؤلف: رشید اللہ یعقوب) ص: ۵۱

اگست: شش ماہی ''عالمی السیرۃ'' (۲۳) (مدیر: سید فضل الرحمٰن) ص: ۵۰/عکسِ سیرت (ترتیب: سید فضل الرحمٰن) ص: ۵۱

ماہنامہ تعمیر افکار (اشاعت خاص، سیرت پارے) (مدیر اعلیٰ: حافظ حقانی میاں قادری) ص: ۵۱

اسلامی بینکاری، ایک تعارف (مصنف: ڈاکٹر محمود احمد غازی) ص: ۵۲

ستمبر: برصغیر کیسے ٹوٹا؟ (مرتب: عارف میاں) ص: ۵۰

نومبر: یادگار ملاقاتیں (حافظ محمد اسحاق ملتانی) ص: ۴۶

اکابرینِ وفاق المدارس پاکستان (مرتب: حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری) ص: ۴۶

مرج البحرین (مصنف: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ) ص: ۴۷

مسائلِ عیدین و قربانی (قرآن و حدیث کی روشنی میں) ص: ۴۷

ترحیم (مسافرانِ آخرت):

اپریل: حمید الدین المشرقی (قائد خاکسار تحریک) ۱۰/ جنوری ۲۰۱۰ء

جون: حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ ۔۲۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ مطابق ۵/ مئی ۲۰۱۰ء بروز بدھ

قاری عبدالرشید مرحوم (ملتان) ۲۹/ مئی ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ

جولائی: مولانا قاضی بشیر احمد رحمۃ اللہ علیہ (تنظیم اہل سنت پاکستان کے مرکزی رہنما) ۲۰/ جون ۲۰۱۰ء

اگست: پروفیسر تاثیر وجدان مرحوم (ملتان) ۱۵/ جولائی ۲۰۱۰ء، جمعرات

ستمبر: مولانا ابوریحان عبدالغفور سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ ۔۲۱/ شعبان ۱۴۳۱ھ مطابق ۳/ اگست ۲۰۱۰ء بروز منگل

مولانا قاضی عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ (جمعیت علماء اسلام۔س) ۱۴/ جولائی ۲۰۱۰ء

اکتوبر: حضرت مولانا محمد یوسف خان رحمۃ اللہ علیہ (پلندری، آزاد کشمیر) ۱۲/ ستمبر ۲۰۱۰ء

ماہنامہ مسیحائی کراچی

★ تحریک ختم نبوت کا مکمل آئینہ ★ تاریخی دستاویز اور معلومات کا خزینہ

★ قادیان میں مجلس احرار اسلام کا معرکہ ★ تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۳۴ء ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی مکمل تفصیلات ★ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی کارروائی ★ قومی اسمبلی میں پرندے کا معجزہ ★ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ملتِ اسلامیہ کی تاریخ ساز قربانیاں ★ قادیان سے اسرائیل تک اسلام دشمن سازشیں بے نقاب ★ اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف ★ ختم نبوت پر ایک محققانہ نظر ★ ظفر اللہ خان اور ڈاکٹر عبدالسلام کا حقیقی چہرہ ★ برصغیر اور مسلم دنیا کے نامور علماء، وکلاء اور معروف اہل قلم و دانش کی گراں قدر اور چشم کشا تحریروں کا گراں قدر مجموعہ

قیمت: ۴۵۰/ روپے ضخامت: گیارہ سو صفحات • مدیر اعلیٰ: مخدوم زادہ احمد خیر الدین انصاری

- ماہنامہ مسیحائی کراچی، B-197 بلاک A نارتھ ناظم آباد کراچی 74700 پاکستان
  فون نمبر: 36630641 21 92+ موبائل نمبر: 0332-23569913
- بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان 0300-8020384
- دفتر مجلس احرار اسلام، جامع مسجد بلاک 12، چیچہ وطنی 040-5482253

قارئین متوجہ ہوں!

قارئین کی طرف سے اکثر یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ ہمیں سالانہ چندہ ختم ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی اور رسالہ بند کر دیا گیا ہے۔ اس شکایت کے ازالے اور قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتا کے اوپر مدت خریداری درج کر دی گئی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ درج شدہ مدت کے مطابق اپنا سالانہ چندہ ارسال کر کے اگلے سال کی تجدید کرالیں۔ کئی قارئین کا زرتعاون سالانہ ستمبر ۲۰۱۰ء میں ختم ہو چکا تھا۔ اس کے باوجود پہلے نومبر ۲۰۱۰ اور اب دسمبر ۲۰۱۰ء کا شمارہ انھیں بھی ارسال کیا جا رہا ہے۔ اب اکثر قارئین کا دسمبر میں ختم ہو رہا ہے براہِ کرم دسمبر میں ہی اپنا سالانہ زرِ تعاون ۲۰۰ روپے ارسال فرما کر نئے سال کے لیے تجدید کرالیں۔ بصورت دیگر آئندہ شمارے کے لیے معذرت! (سرکولیشن منیجر)

''نقیب ختم نبوت'' کی ترسیل، شکایات اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095

سکول، کالج اور دینی مدارس کے طلباء و طالبات نیز تمام خواتین و حضرات کے لیے

ایک شاندار موقع

فہمِ ختمِ نبوت خط کتابت کورس

داخلہ جاری ہے

آغاز

یکم محرم الحرام ۱۴۳۲ھ
دسمبر ۲۰۱۰ء

- خط کتابت کے ذریعے گھر بیٹھے عقیدۂ ختم نبوت سے مکمل آگاہی اور منکرینِ ختم نبوت کے عقائد و نظریات سے واقفیت حاصل کریں۔
- داخلہ کے لیے سادہ کاغذ پر اپنا نام، ولدیت، تعلیم و پیشہ، فون نمبر اور ڈاک کا مکمل پتا لکھ کر ارسال کریں۔
- ایک لفافہ میں صرف ایک ہی درخواست بھیجیں۔
- کورس مکمل کرنے پر ایک خوبصورت سند، جبکہ نمایاں کارکردگی پر شرکاء کو خصوصی تحائف کتب دیئے جائیں گے۔

رابطہ دفتر مجلس احرار اسلام
0300-5780390
0300-4716780

مسجد سیدنا ابوبکر صدیقؓ، تلہ گنگ (غرب) ضلع چکوال (پنجاب)

بیاد مجدد بنی ہاشم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ــــــ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ معمورہ

بانی: سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ
قیام: 28 نومبر 1961ء

دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

خصوصیات

★ الحمدللہ مدرسہ معمورہ اپنے تعلیمی و فکری سفر میں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے
★ اس سال درجہ متوسطہ سے درجہ سادسہ تک داخلے ہوئے ★ دارالافتاء کا قیام عمل میں آیا
★ انگلش، عربی لینگویج کے لیے خصوصی کلاسز ★ میٹرک کا امتحان درجہ اولیٰ کے ساتھ
★ صرف و نحو کا، ماہر اساتذہ کی نگرانی میں اجراء ★ قیام و طعام، وظیفہ اور علاج کی سہولت
★ علمی، فکری، اخلاقی اور روحانی تربیت ★ تقریر و تحریر کی تربیت ★ لائبریری
★ ماہانہ مجلس ذکر ★ سالانہ ختم نبوت کورس ★ طالبات کے لیے جامعہ بستانِ عائشہ میں حفظ و ناظرہ قرآن، درسِ نظامی اور پرائمری، مڈل شعبوں میں تعلیم جاری ہے

تعمیری منصوبے

• دارالقرآن • دارالحدیث • دارالمطالعہ اور دارالاقامہ کے لیے 24 کمروں پر مشتمل دو منزلہ عمارت کی تعمیر شروع کی جارہی ہے۔ لاگت فی کمرہ تین لاکھ روپے ہے۔ صدقہ جاریہ میں حصہ لیں اور نقد و سامانِ تعمیر دونوں صورتوں میں تعاون فرما کر اجر حاصل کریں۔
نیز طلباء کی ضروریات کے لیے زکوٰۃ و عشر، صدقات اور عطیات سے تعاون فرمائیں۔

رابطہ
061 - 4511961
0300-6326621
majlisahrar@yahoo.com
majlisahrar@hotmail.com

ترسیل زر
بذریعہ بینک: چیک یا ڈرافٹ بنام سید محمد کفیل بخاری مدرسہ معمورہ
کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-3017 یو بی ایل کچہری روڈ ملتان
بذریعہ آن لائن: 2-3017-010 بینک کوڈ: 0165

الداعی الی الخیر ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری
مہتمم مدرسہ معمورہ ملتان

بیاد محدث بنی ہاشم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ بستانِ عائشہ

بانی

سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

قائم شدہ

1989

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

کی تعمیر شروع ہے

تین درس گاہیں، وضو خانہ اور طہارت خانے تعمیر ہو چکے ہیں۔ چھ درس گاہوں کی تعمیر باقی ہے۔

★ 1989ء میں دارِ بنی ہاشم کے رہائشی مکان میں ایک معلّمہ سے بچیوں کی دینی تعلیم کا آغاز کیا گیا۔

★ مدرسہ میں شعبہ حفظ و ناظرہ، ترجمہ قرآن و تفسیر اور فقہ کی تعلیم جاری ہے

مخیر حضرات

نقد رقوم، اینٹیں، سیمنٹ سریا بجری اور دیگر سامانِ تعمیر دے کر جامعہ کے ساتھ تعاون فرمائیں

تخمینہ

30,00,000
(تیس لاکھ روپے)

فی کمرہ لاگت

3,00,000
(تین لاکھ روپے)

نوٹ

اپنے عطیات، زکوٰۃ وصدقات جلد از جلد عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تاکہ جامعہ کا تعلیمی سلسلہ بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہ سکے۔ (جزاکم اللہ خیر)

ترسیل زر

بذریعہ بینک: چیک یا ڈرافٹ بنام سید محمد کفیل بخاری مدرسہ معمورہ

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-3017 یو بی ایل کچہری روڈ ملتان

بذریعہ آن لائن: 2-3017-010 بینک کوڈ: 0165

رابطہ

061 - 4511961
0300-6326621

الداعی الی الخیر ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری مہتمم جامعہ بستانِ عائشہ ملتان

تمام مسلمانوں کو اسلامی سالِ نو 1432ھ مبارک

37 سینتیسویں سالانہ

مجلسِ ذکرِ حسین رضی اللہ عنہ

بیاد

سبطِ رسول، پورِ بتول، ریحانۃ النبی

شہیدِ کربلا، قتیلِ سازشِ ابنِ سبا

سیدنا حسین ابن علی سلام اللہ ورضوانہ علیہما

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

10 محرم 1432ھ 11 بجے دن تا نمازِ عصر

بانی

ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

خصوصی خطاب

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی

آلِ نبی، اولادِ علی

سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

بارگاہِ حسینی میں
ہدیہ عقیدت و محبت
تاریخ و سیرت
کی روشنی میں
تذکار و افکارِ حسین رض
اور حقیقت حادثہ کربلا
بیان کریں گے

منظوم خراجِ عقیدت • حافظ محمد اکرم احرار • شیخ حسین اختر لدھیانوی

شعبہ نشرواشاعت تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوۃ شعبہ تبلیغ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

CARE کیئر

PHARMACY فارمیسی

Trusted Medicine Super Stores

سلیمی چوک
اعوان پلازہ
041-8540064

مدینہ ٹاؤن
سوساں روڈ
041-8543127

اقبال سٹیڈیم
بالمقابل سندباد
041-2605733

جناح کالونی
گلبرگ روڈ
041-2642833

فیصل آباد میں
پانچ برانچز
الحمدللہ

گلستان کالونی
نزد عزیز فاطمہ ہسپتال
041-2004509

اصلی اور معیاری ادویات کی مکمل ورائٹی کے ساتھ آپ کی خدمت کے لیے 24 گھنٹے کھلی ہیں

مستند کمپنیوں کی گارنٹیڈ ادویات کی مکمل رینج

سول یا الائیڈ ہسپتال جانے کی ضرورت نہیں فیصل آباد کا سب سے بڑا میڈیکل سٹور اب آپ کے علاقہ میں آپ کی خدمت کے لیے

24 گھنٹے کھلا ہے

ادویات کو قبل از وقت خراب ہونے سے بچانے کے لیے طبی معیار کے عین مطابق ائیر کنڈیشنڈ اور محفوظ صحت بخش ماحول

بجلی کے شدید بحران میں 24 گھنٹے جنریٹر کی سہولت کے ساتھ صرف کیئر فارمیسی پر ممکن ہے

Head Office: 1-Saint Mary's Park, Gulberg III, Lahore